فقر کا دنیا میں واحد ترجمان
ماہنامہ
سلطان الفقر
لاہور پاکستان
فروری 2018ء جمادی الاوّل جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ

مشائخ سروری قادری نمبر



سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے
سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام

سلطان العاشقین
حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جولوگ ہماری طرف آنے کی جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنی طرف آنے کے راستے دکھا دیتے ہیں۔ پ۲۱ سورۃ العنکبوت ۶۹

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے (الحدیث)

فقر کا دُنیا میں واحد ترجمان

ماہنامہ سُلطان الفقر لاہور پاکستان

شمارہ نمبر 07 | فروری 2018ء جمادی الثانی و رجب ۱۴۳۹ھ | جلد نمبر 12

فہرس



فیضانِ نظر

سلطان العاشقین
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس

مقامِ اشاعت اور پتہ برائے خط و کتابت

خانقاہ سلسلہ سروری قادری

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن

وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔

پوسٹل کوڈ 54790

Cell: +92 322-4722766

Tel: +92 42-35436600

sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

زرِتعاون

فی شمارہ 40 روپے | سالانہ چندہ 480 روپے

اس جریدے میں قرآنی آیات اور احادیث کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے تاہم اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو سہواً ہوگی اور اس کی نشاندہی پر ادارہ آپ کا شکر گزار ہوگا۔ ادارہ کا مضمون اور مراسلہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

پبلیشر ناصر حمید سروری قادری نے سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور کے زیرِ اہتمام آر۔ٹی۔ پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر سلطان الفقر ہاؤس 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہماری ویب سائٹس وزٹ فرمائیں:

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.tehreekdawatefaqr.com
www.sultanulfaqr.com
http://sultanulfaqr.tv
www.sultan-ul-faqr-digital-productions.com

www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com

الف اللہ چنبے دی بُوٹی میرے من وچ مرشد لائی ھُو

الف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خیالِ خواندن چندیں کتب چرا است ترا
الف بس است اگر فہم ایں ادا است ترا

ترجمہ: تجھ پر اس قدر کتابیں پڑھنے کی دھن کیوں سوار رہتی ہے؟ اگر تُو صاحبِ فہم ہے تو تیرے لئے ''علم الف'' (اسم اللہ ذات) ہی کافی ہے۔ (فرمانِ باھُوؒ)

شجرہ سروری قادری محض ناموں کی ایک فہرست نہیں ہے بلکہ ہر نام کی اپنی ایک خاص پہچان ہے۔ ان مشائخ سروری قادری میں سے ہر ایک نے فقر کی امانت کو نہ صرف احسن طریقے سے سنبھالا بلکہ اُسے اور بھی نکھار کر اپنے بعد آنے والے وارث کے حوالے کیا۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے کچھ ہستیوں کے کاندھوں پر یہ ذمہ داری بھی رکھی کہ وہ فقر کے پہلے سے طے شدہ نظام کو وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیل کریں۔ ان ہستیوں میں سلطان الفقر سوم غوث الاعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ، سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے نام سرِ فہرست ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان ہستیوں نے اپنے اپنے دور میں پہلے سے موجود فقر و تصوف کے نظام کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ آپؓ روزانہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طالبوں کو محض اپنی ایک توجہ سے اللہ تعالیٰ سے ملا دیتے تھے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے علم سے لوگوں کو آگاہ فرمایا اور اسم اَللّٰہُ ذات اور اسم محمدؐ کے ذکر و تصور اور مشقِ مرقوم وجودیہ کی راہ طالبانِ مولیٰ کو سمجھائی۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے اسمِ اعظم اسم اَللّٰہُ ذات کا علم صرف خاص الخاص لوگوں کو دیا جاتا تھا، آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس ترتیب کو یکسر بدل دیا اور اس کے فیض کو عام لوگوں کے لیے بھی جاری فرما دیا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فقر کی تعلیمات کا وہ خزانہ جو یا تو صرف سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہا تھا یا قلمی مسودات کی صورت میں تحریری طور پر بھی موجود تھا، کو کتب کی محدود دنیا سے نکال کر الیکٹرانک کتب (e books)، الیکٹرانک میگزین (e magzines) اور مشہور ویب سائٹس جیسے کہ وکی پیڈیا وغیرہ پر مضامین شائع کروا کے اور سماجی رابطے کے ذرائع مثلاً فیس بک (Facebook)، انسٹاگرام (Instagram) اور گوگل پلس (Google plus) وغیرہ پر لاتعداد پیجز (pages) بلاگز (blogs) کے ذریعے لوگوں تک پہنچانے کا انقلابی قدم اٹھایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کے فیض کو کسی ایک ذریعۂ ابلاغ تک محدود نہیں رکھا بلکہ ویب سائٹس، کتب، سوشل میڈیا کے ذریعے تعلیماتِ فقر کو دنیا بھر میں پھیلا دیا ہے تاکہ طالبانِ مولیٰ کی حق تعالیٰ کی طرف رہنمائی کی جا سکے۔ طالبانِ مولیٰ کے لیے دعوتِ عام ہے۔ یہ خاص شمارہ ''مشائخ سروری قادری نمبر'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر شائع کیا جا رہا ہے۔





حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے ابوالحسن بوشنجی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ تصوف (فقر و معرفت) موجودہ زمانے میں صرف ایک نام ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں اور گذشتہ زمانے میں ایک حقیقت تھی جس کا کوئی (مخصوص) نام نہ تھا، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہٗ اور سلف صالحین کے وقت میں لفظ صوفی تو بے شک نہیں تھا لیکن اس کی حقیقی صفات ان میں سے ہر ایک میں موجود تھیں اور آج کل یہ نام تو موجود ہے لیکن اس کے معنی موجود نہیں۔ اُس زمانے میں معاملاتِ تصوف سے آگاہی کے باوجود لوگ اس کے مدعی نہ ہوتے تھے لیکن اب دعویٰ ہے مگر معاملاتِ تصوف سے آگاہی مقصود ہے۔ (کشف المحجوب)

آج کل جب ہم اپنے اردگرد نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں جعلی پیروں، عاملوں اور دین میں بدعات و خرافات پیدا کرنے والے لوگوں کی بھرمار نظر آتی ہے اور ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے عام لوگ روحانیت، معرفت اور تصوف کو دین سے کوئی علیحدہ چیز یا بدعت سمجھتے ہیں جبکہ روحانیت دین سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس کی روح ہے۔ جس طرح ہر شے کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے بالکل اسی طرح اسلام کا بھی ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ اسلام کا ظاہری حصہ عباداتِ شریعت پر مشتمل ہے اور اس کا باطنی حصہ طریقت ہے جس کے ذریعے بندہ (طالب) اللہ تعالیٰ کی معرفت و دیدار پاتا ہے اور زہد و تقویٰ، اخلاقی پاکیزگی، دنیا سے بے رغبتی اور فکرِ آخرت جیسے اوصاف اس میں پروان چڑھتے ہیں اور وہ اخلاقِ ذمیمہ سے نجات پاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت بھی اسی طرز پر فرمائی کہ وہ عباداتِ شریعت کے ساتھ ساتھ توحید و توکل، زہد و تقویٰ، خوف و رجا جیسی صفات میں بھی کمال کو پہنچے۔ خلفائے راشدین کے دور تک عبادات اور روحانیت کا علم یکجا رہا لیکن لوگوں کی بڑھتی ہوئی مفاد پرستی، دنیا کی طلب اور امیر کی نافرمانیوں کے باعث یہ دونوں علوم علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور پھر کبھی یکجا نہ ہوئے۔ مشہور صوفی بزرگ ابوالقاسم القشیر ی رحمتہ اللہ علیہ ''رسالہ القشیر یہ'' میں لکھتے ہیں:

☆ ''جان لو، خدا تم پر رحم کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مسلمانوں کے لیے اُس زمانہ میں کوئی نام بڑی فضیلت والا سوائے صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نہیں رکھا گیا کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی اور فضیلت نہیں، تب ان کو صحابہ کہا گیا اور جب دوسرے زمانے والوں نے ان کو پایا تو جن لوگوں نے صحابہ کی صحبت حاصل کی ان کا نام تابعین رکھا گیا اور ان کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی نام نہ تھا، پھر ان کے بعد والوں کو تبع تابعین کہا گیا، پھر مختلف

قسم کے لوگ پیدا ہوئے اوران کے مراتب میں فرق پڑ گیا، تب ان خواص کو جن کی دین کے کام میں زیادہ توجہ تھی زاہد عابد کہا گیا، پھر بدعت ظاہر ہوگئی اور فرقوں کے مدعی پیدا ہوگئے۔ ہر ایک فریق نے دعویٰ کیا کہ ہم زاہد ہیں۔تب اہلِ سنت کے خاص لوگوں نے، جو خدا کے ساتھ اپنے نفسوں کی رعایت رکھنے والے اور اپنے دلوں کی غفلت سے حفاظت کرنے والے تھے، اس نام کو چھوڑ کر اپنا نام اہلِ تصوف رکھا اور دوسری صدی ہجری کے ختم ہونے سے پہلے ہی ان بزرگوں کے لیے یہ نام شہرت پا گیا۔ (روحِ تصوف، اردو ترجمہ الرسالۃ القشیریہ ص:27)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت شریف اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد۔7) ترجمہ: ”(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپؐ تو ڈرانے والے اور ہر قوم کے لیے راہِ راست دکھانے والے ہیں“ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ”میں ڈرانے والا ہوں“ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ”آپ رضی اللہ عنہ راہ بتانے والے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ سے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔“ اسی ضمن میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ راہِ معرفت اور سلاسلِ طریقت کے امام ہیں اور تا قیامت طالبانِ حق آپ رضی اللہ عنہ سے ہدایت پائیں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں ”اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دو ہی طریقے ہیں، ایک نبوت کا طریقہ ہے یہ طریقہ صرف انبیا کرام کے ساتھ خاص ہے کہ بغیر کسی وسیلہ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں اور یہ طریقہ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گیا ہے۔ دوسرا طریقہ ولایت ہے اور اس طریقے پر چلنے والے اللہ تعالیٰ تک بالواسطہ پہنچتے ہیں۔ یہ طریقہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجبا اور عام الاولیا کا ہے۔ اس طریقہ میں واسطہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور یہ منصب آپ رضی اللہ عنہ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں سرکارِ دو عالم نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے سر پر ہیں اور حضرت سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بھی اس مقام پر آپ رضی اللہ عنہ کے شریک ہیں اور میرے خیال میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی پیدائش سے پہلے بھی یہ مقام حاصل تھا۔ جس شخص کو بھی یہ فیض پہنچتا ہے اُنہی کی ذات کی وساطت سے پہنچتا ہے کیونکہ اس مبارک مقام کا مبدا، منتہی اور اس مقام کے دائرے کا مرکز ان کے ساتھ معلق ہے۔“

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوئی فضیلت حاصل نہیں بلکہ تمام صحابہ روشن ستارے اور ہدایت کے چراغ ہیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں ”اگرچہ تمام اکابرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روحانی فیوض و برکات اور رُشد و ہدایت سینہ بہ سینہ ایک عرصہ تک جاری رہی لیکن جن سلاسلِ طریقت کو حق تعالیٰ نے بقائے دوام کا درجہ عطا فرمایا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلاسلِ طریقت ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو روحانی سلاسل جاری ہوئے وہ جمع ہو کر آج سلسلہ نقشبندیہ کی شکل میں ظاہر ہیں اور باقی تین بڑے سلسلے یعنی سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاری ہیں۔“ (شمس الفقرا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چار خلفا ہیں، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور حضرت کمیل رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کا سلسلۂ روحانیت آئمہ اہلِ بیتؓ کے ذریعے جاری رہا۔ حضرت امام حسن بصریؒ کے بہت سے خلفا تھے جن میں سے حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ سے پانچ خانوادے (سلسلہ زیدیہ، سلسلہ عیاضیہ، سلسلہ اَدھمّیہ، سلسلہ ہبیریہ، سلسلہ چشتیہ) اور حضرت حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ سے نو خانوادے (سلسلہ عجمیہ، سلسلہ طیفوریہ، سلسلہ کرخیہ، سلسلہ سقطیہ، سلسلہ جنیدیہ، سلسلہ گاذرونیہ، سلسلہ طوسیہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ فردوسیہ) جاری

ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہٗ نے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی اجازت سے اُن تمام سلاسلِ طریقت وتصوف کا نظام قائم کیا جو ساری دنیا میں قرب و معرفتِ الٰہی کے لیے آج تک رائج ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ کئی سلاسل میں جاری مشائخ کا فیض بالکل بند ہو گیا اور کچھ میں بہت کم رہ گیا جس کے نتیجے میں اہلِ بدعت پیدا ہوتے چلے گئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کو امام الاولیا بنا کر بھیجا جنہوں نے تمام گمراہ باطنی سلاسل اور ظاہری مسالک کا خاتمہ کیا اور یوں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے چلے آرہے تمام سلاسل ایک بار پھر آپ رضی اللہ عنہٗ کی ذاتِ مبارکہ میں ایک جگہ جمع ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہٗ سے چار سلاسل جاری ہوئے قادری، چشتی، سہروردی اور نقشبندی۔ سلسلہ قادریہ آپ رضی اللہ عنہٗ کا اپنا سلسلہ ہے اور اسے فقر کی بدولت تمام سلاسل پر فوقیت حاصل ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں ''یوں تو ہر طالب کے نزدیک اس کا سلسلہ اعلیٰ و اولیٰ ہوتا ہے لیکن قادری طریقہ کے منسلکین نے ہمیشہ قادری طریقہ کی برتری کا دعویٰ زیادہ شدت سے کیا ہے۔ اس کی حقیقت کچھ بھی ہو لیکن دو باتوں سے انکار ممکن نہیں اوّل یہ کہ ہندوستان میں جن چار سلسلوں قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کو قبولیتِ عام حاصل ہوئی ان میں طریقہ قادریہ کو زمانی لحاظ سے اوّلیت حاصل ہے اور یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا اپنا طریقہ ہے جبکہ باقی طریقوں یا سلسلوں کے بزرگوں نے اُن سے فیض حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ عنہٗ خود فرماتے ہیں:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبٗ

ترجمہ: ''پہلوں کے آفتاب ڈوب گئے لیکن ہمارا آفتاب بلندیوں کے آسمان پر کبھی غروب نہ ہوگا۔''

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قادری را قرب قدرت باخدا
قادری را امید باشد بالقا

❁ یاد رہے کہ دوسرے ہر طریقے میں رنج ریاضت کی آفات ہیں لیکن طریقہ قادری میں تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے پہلے ہی روز غرق فنا فی اللہ کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔ قادری طریقہ آفتاب کی مثل ہے اور دوسرے طریقے چراغ کی مثل ہیں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❁ ہر خانوادہ (سلسلہ) کی انتہا قادری طریق کی ابتدا کو نہیں پہنچ سکتی خواہ تمام عمر ریاضت میں سرگردان رہے۔ قادری کی ابتدا لامکان اور فنا فی اللہ ہونا ہے اور قادری کی انتہا لاھوت اور بقاباللہ ہونا ہے۔ جو شخص فنا فی اللہ اور بقاباللہ کے مراتب پر نہیں پہنچا اُسے نہ ابتدا حاصل ہے نہ انتہا بلکہ وہ نفس کے تابع اور حرص و ہوا میں مبتلا ہے۔ سالہا سال کی ریاضت سے مشاہدۂ وصال میں ایک دم مستغرق رہنا بہتر ہے۔ (توفیق الہدایت)

آپ رحمتہ اللہ علیہ قادری سلسلہ کی شاخوں کے متعلق فرماتے ہیں:

❁ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک سروری قادری اور دوسرا زاہدی قادری۔ سروری قادری مرشد صاحبِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہوتا ہے اس لیے وہ جس طالبِ مولیٰ کو حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو اُسے پہلے ہی روز اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے، جس سے طالبِ مولیٰ انتالا یحتاج و بے نیاز اور مُتَوَکِّلْ اِلَی اللہ ہو جاتا

فرمان سلطان العاشقین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ کی محبت حاصل نہیں ہوتی۔ جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت نہیں وہ اللہ سے محبت نہیں کر سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کی تو اُنھیں اللہ کی محبت نصیب ہوئی۔

ہے کہ اُس کی نظر میں مٹی و سونا برابر ہوجاتا ہے۔زاہدی قادری طریقے کا طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اُس کے پیٹ میں طعام تک نہیں جاتا' بارہ سال کی ریاضت کے بعد حضرت پیرصاحب (محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز) اُس کی دستگیری فرماتے ہیں اور اُسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک بنا دیتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سروری قادری طالب کا مرتبہ محبوبیت کا مرتبہ ہے۔(کلید التوحید کلاں)

یعنی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فقر کا انمول تحفہ بابِ فقر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اہلِ بیتؓ اور وہاں سے حضرت امام حسن بصریؒ سے ہوتا ہوا سیّدنا غوث الاعظمؓ میں یکجا ہوا اور وہاں سے سلسلہ قادری جاری ہوا۔ جسے برصغیر میں اللہ تعالیٰ نے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے سروری قادری کے نام سے جاری کیا۔ اسے سروری قادری اس لیے کہا جاتا ہے کہ سروری کا مطلب سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت ہونا اور قادری کا مطلب ہے غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی اتباع کرنا یعنی سلسلہ سروری قادری کا مرید بالواسطہ آقا دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سیّد الاولیا کی بارگاہ میں منظور ہوتا ہے۔حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ سروری قادری کے طالب کی ابتدا دوسرے سلاسل کی انتہا کے برابر ہوتی ہے۔سروری قادری مرشد، مکمل و جامع فنا فی ذات فنا فی ھو ہوتا ہے۔جیسا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

عارف کامل قادری ہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر

ترجمہ: عارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔(رسالہ روحی شریف)

سروری قادری مرشد دو طرح کے ہوتے ہیں:

صاحبِ اسم

صاحبِ مسمّٰی

صاحبِ اسم قادری مرشد وہ ہوتا ہے جو مقامِ خلق پر ہوتا ہے یہ خلفا ہوتے ہیں اور یہ ساری عمر اسم اَللّٰہُ ذات نقش کرنے میں گزار دیتے ہیں۔

صاحبِ مسمّٰی قادری مرشد مسندِ تلقین و ارشاد پر ہوتا ہے یہ عارف باللہ، سمندرِ عشق میں غرق ھو میں فنا اور بقا کے بعد لایحتاج کے مقام پر ہوتا ہے اس کے متعلق حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسمّٰی آن کہ باشد لازوالی
نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی
بود غرقش بہ وحدت عین دانی
فنا فی اللہ شود سر نہانی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر، فکر و وصال کی گنجائش نہیں اس مقام پر پہنچ کر طالبِ مولیٰ فنا فی اللہ فقیر ہوجاتا ہے اور اس پر رازِ پنہاں ہوجاتا ہے۔(محک الفقر کلاں)

اور ایسے فقیر کامل کا مرید بھی جب طلبِ مولیٰ سے بیعت ہوتا ہے تو سروری قادری مرشد اس کو پہلے ہی دن تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے واصل باللہ اور مجلسِ محمدی کی حضوری سے نوازتا ہے۔

سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل امام مبین سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ سلسلہ سروری قادری کو سروری قادری اس لیے کہا جاتا ہے کہ سروری کا مطلب ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت ہونا اور قادری کا مطلب ہے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی اتباع کرنا یعنی ان کے طریقہ پر چلنا۔(شمس الفقرا)

❁ سروری قادری سلسلہ معرفت کا سمندر ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اور اسم اَللّٰہُ ذات میں غوطہ لگاتا ہے وہ عارف ہوجاتا ہے۔ اگر سروری قادری طریقہ کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو وہ خواہ بانصیب ہی ہو بے نصیب اور مردود ہوجاتا ہے۔ (سلطان العاشقین)

❁ سروری قادری طریقہ میں رنج ریاضت، چلہ کشی، حبس دم، ابتدائی سلوک اور ذکر فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا، تسبیح، جبّہ و دستار وغیرہ سے بیزار ہے۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ مرشد پہلے ہی روز سلطان الاذکار (ھُو) کا ذکر اور تصور اسم اَللّٰہُ ذات اور مشقِ مرقومِ وجودیہ عطا کر کے طالب کو انتہا پر پہنچا دیتا ہے جبکہ دوسرے سلاسل میں یہ سب کچھ نہیں ہے۔ (سلطان العاشقین)

تمام مشائخ سروری قادری کا سلسلہ سروری قادری کے افضل ہونے کا دعویٰ ہرگز کسی نفسانی تحریک کا نتیجہ نہیں ہے کیونکہ سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد پر وہی فائز ہوتا ہے جو فنا اور بقا کے تمام مراحل طے کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس قدر غرق ہو چکا ہو جہاں اس کا بولنا اللہ کا بولنا، اس کا دیکھنا اللہ کا دیکھنا، اس کا پکڑنا اللہ کا پکڑنا ہوتا ہے۔ لہٰذا فنا فی اللہ، فنا فی الرسول، فنا فی فقر اور فنا فی ھُو فقرا کامل کے لیے منفی خیالات دل میں رکھنا یا دل میں آنے دینا بھی کم عقلی، کم علمی اور حقیقت سے دوری کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت سلسلہ سروری قادری کی تمام سلاسل پر برتری ''فقر'' کی وجہ سے ہے۔ فقر کے متعلق سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فقر شاہے ہر دو عالم بے نیاز و باخدا
احتیاجش کس نہ باشد مدنظرش مصطفیٰؐ

ترجمہ: فقر ایک بادشاہ ہے جو خدا کے قرب میں ہونے کی بنا پر دونوں جہاں سے بے نیاز ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں کہ وہ ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدنظر رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

فقر سرِّ از رازِ وحدت حق نظر
فقر خاص الخاص از حق باخبر

ترجمہ: فقر وحدت کا راز ہے۔ فقر کی نظر ہمیشہ حق پر رہتی ہے۔ خاص الخاص فقر وہ ہے جو ذاتِ حق سے باخبر ہو۔ (محک الفقر کلاں)

❁ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ فقر کے متعلق فرماتے ہیں:

فقر دراصل اللہ تعالیٰ کے دیدار اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کا علم ہے۔ (شمس الفقرا)

❁ اور علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق اسلام کا دوسرا نام فقر ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

لفظ ''اسلام'' سے اگر یورپ کو کِد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے ''فقرِ غیور''

درحقیقت اسلام کی روح فقر ہے جو صرف سلسلہ سروری قادری میں موجود ہے۔ جس پر آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے)۔

سلسلہ سروری قادری باقی تمام سلاسل پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک قریب تر اور محبوب وہی ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں طالب اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور حاصل کر کے فقر کی منازل طے کرتا ہے تو مرشد کامل اکمل کے وسیلہ سے قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے اور اسی سے وہ حقیقت سے آشنا ہو کر اپنے نفس کے پردہ کو ہٹا کر عارف باللہ، فنا فی اللہ ہوتا ہے اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت اور قرب اس کا مقدر بن جاتا ہے۔

سلسلہ سروری قادری اب تک اس طرح سے جاری ہے:

1۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
2۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
3۔ حضرت امام خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہٗ
4۔ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ
5۔ حضرت شیخ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ
6۔ حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ
7۔ حضرت شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ
8۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ
9۔ حضرت شیخ جعفر ابو بکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ
10۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حرث بن اسد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

11۔ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ
12۔ حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ
13۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قرشی ہنکاری رحمتہ اللہ علیہ
14۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ
15۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ
16۔ حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر سیّد عبدالرزاق جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
17۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجبار جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
18۔حضرت شیخ سیّد محمد صادق یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ
19۔حضرت شیخ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمتہ اللہ علیہ
20۔حضرت شیخ سیّد عبدالفتاح رحمتہ اللہ علیہ
21۔حضرت شیخ سیّد عبدالستار رحمتہ اللہ علیہ
22۔حضرت شیخ سیّد عبدالبقاء رحمتہ اللہ علیہ
23۔حضرت شیخ سیّد عبدالجلیل رحمتہ اللہ علیہ
24۔حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
25۔سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ سروری قادری اس طرح سے ہے:

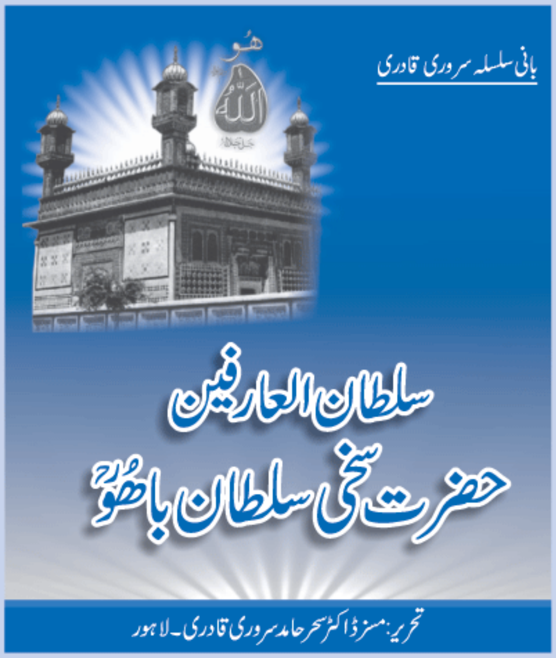
26۔سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
27۔سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ
28۔شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ
29۔سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ
30۔سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ
31۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ عہد حاضر میں سلسلہ سروری قادری کے مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جو ایک روشن چراغ کی مثل ہیں جنہوں نے اس ظلمت کے دور میں سلسلہ سروری قادری کی روح کو پھر سے تازہ و توانا اور منظم کیا اور اس میں رواج پا جانے والی بدعات کا خاتمہ فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس بیعت کے پہلے ہی روز طالبانِ مولیٰ کو ذکر و تصور اسم اَللّٰہُ ذات عطا کر کے معرفت و دیدار کی منازل طے کروا دیتے ہیں۔ آیئے اس دورِ حاضر کے مجدد، امامِ حق کی بارگاہ میں صدقِ دل سے طلبِ مولیٰ کے ساتھ حاضر ہو کر اپنے قلوب کو منور کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کامل ہستی کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

کلام در شان سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ

شاعر: حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ

سبحان اللہ سلطان صاحبؒ دا محل مقدس وادی
ھُو اَللّٰہ تے یَاھُو دی ہے سَدا نِدا منادی
وجدانی عرفانی دی واہ اس جا گُل آبادی
فیض رسانی دا ہے قبلہ روز ازل دا ہادی
بخشے لکھ ہا گنج الٰہی خاص جمعیت شاہ دی
اکسیر نظر تے قُلزم رحمت تعریف اس راہنما دی
سن فریاد نمانے دی یا اکمل مرشد ہادی
شان تیرے وچ ہردم ہے لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ آیا
چھتر لَوْلَاكَ لَمَا دا سر تیرے تے سایہ
خاص حضوروں عَالَم نوروں واحد اَحد جھلایا
کیا جاناں توں احمدؐ ہیں یا باھوؒ نام دھرایا
یا خود احدٗ صمد ہیں باھوؒ یا ھُو برقعہ پایا
مار مینوں تلوار فنا دی دے کر ڈھال بقا دی
سن فریاد نمانے دی یا اکمل مرشد ہادی



راہِ فقر اور راہِ سلک سلوک میں ایک ایسی ہستی جو روشن آفتاب کی مثل ہے اور جس کی چمک رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی وہ ہستی جو عین بعین قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہے وہ ہستی کوئی اور نہیں عارفوں کے سلطان حضرت سخی سلطان باھوؒ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ سلطان الفقر، سیّد الکونین، سلطان العارفین برہان الواصلین، حضرت سخی سلطان باھوؒ فقیر مالک الملکی اور مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ ہیں۔ فقرا میں فقیر مالک الملکی سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اور صاحبانِ تلقین و ارشاد میں مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سب سے آخری مرتبہ ہے۔ یہ مرتبہ سب مراتب کا جامع ہے اسکے بعد کوئی مرتبہ نہیں۔

دیدارِ الٰہی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے باطنی طریق پر آپؒ کی ذاتِ مبارکہ عارفین کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپؒ نے سلسلہ قادری کو سروری قادری کے نام سے منظّم فرمایا اور اپنی بہترین کتب کی صورت میں ایسا ورثہ طالبانِ مولیٰ کے نام کیا جو رہتی دنیا تک انکی رہنما رہیں گی۔

مصطفیٰ ثانی مجتبیٰ آخر زمانی

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ نے جس طرح دورانِ وعظ فرمایا تھا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ (ترجمہ: میرا یہ قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہے)۔ اسی طرح سلطان باھوؒ نے فرمایا:

''جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سر بلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمام خلقت، کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ' سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔'' (رسالہ روحی شریف)

مصطفیٰ اور مجتبیٰ دونوں کے لغوی معنی ''چنا ہوا'' کے ہیں لیکن یہ دونوں القاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؒ کو مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے کیونکہ آپؒ نے خود فرمایا جب گمراہی عام ہوگی تو آپؒ کی تعلیمات روشنی کا مینار ہوں گی۔

سلسلہ نسب اور اجداد

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم وجہہ اللہ سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ہر تصنیف کے آغاز میں نام مبارک کے ساتھ اعوان کا اضافہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کے اجداد وادیٔ سون سکیسر کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے اور وہیں مدفون ہیں۔

والدین

حضرت سلطان باھوؒ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت بازید محمدؒ تھا۔

حضرت بازید محمدؒ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ ڈھلتی عمر کے ساتھ آپ شاہی دربار چھوڑ کر اپنے علاقے میں چلے آئے اور ایک رشتہ دار خاتون حضرت بی بی راستیؒ سے نکاح فرمایا۔ آپؒ کی والدہ محترمہ ایک عارفہ کاملہ تھیں۔ وادئ سون سکیسر میں وہ جگہ اب تک محفوظ ہے جہاں آپ رحمتہ اللہ علیہا ایک پہاڑی کے دامن میں چشمہ کے کنارے اسم اَللّٰہُ ذات میں محو رہا کرتی تھیں۔ آپؒ اپنی والدہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

راستیؒ از راستی آراستی
رحمت و غفران بود بر راستیؒ

ترجمہ: راستیؒ راستی سے آراستہ ہے اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستیؒ پر۔

ولادت باسعادت

حضرت سخی سلطان باھوؒ کی برگزیدہ ہستی پردۂ کائنات پر یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقتِ فجر قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں جلوہ افروز ہوئی۔ آپؒ کی والدہ نے بحکمِ الٰہی آپ کا نام ''باھُوؒ'' رکھا۔

نام باھُوؒ مادر باھُوؒ نہاد
ز آنکہ باھُوؒ دائمی با ھُو نہاد

ترجمہ: باھُوؒ کی ماں نے نام باھو رکھا کیونکہ باھُوؒ ہمیشہ ھُو کے ساتھ رہا۔

آپؒ کا فرمان مبارک ہے ''اگر بائے بشریت حائل نبودے باھُوؒ عین یاھو است'' یعنی اگر بشریت کی 'با' درمیان میں حائل نہ ہو تو باھو عین یاھو ہے۔ آپؒ کی زبان مبارک الہامی ہے آپکا ہر حرف گویا لوحِ قرآنی ہے۔

لقب

''سلطان'' کا لقب آپکے نام کا حصہ ہے اسکی شرح کرتے ہوئے شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ انسانِ کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

''انسان کامل سے مراد قطبِ زماں ہے اور وہ اپنے وقت کا سلطان ہے۔'' (شرح فصوص الحکم الایقان)

سلطان الفقر ششم فرماتے ہیں ''ذکرِھو سلطان الاذکار ہے اور جو ھو میں فنا ہو جائے وہی سلطان ہے'' اور حضرت سخی سلطان باھُوؒ تو سلطانوں (عارفین) کے سلطان ہیں آپکے مقام کا کیا موازنہ۔ آپؒ عوام الناس میں ''حق باھُو'' کے نام سے معروف ہیں۔ جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں:

اَلْمُلَقَّبُ مِنَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ (حق کی طرف سے اسے (باھُوؒ کو) یہ لقب ملا ہے کہ وہ (باھو) حق کے ساتھ ہے۔'' یعنی بارگاہِ ایزدی سے آپ کو ''حق باھُو'' کا لقب عطا ہوا۔

مرتبہ سلطان الفقر

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ سلطان الفقر، آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج شریف میں حاصل ہوئے تحفۂ ''فقر'' کے سلطان کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ ''اے محمدؐ! میں نے سلطان الفقر کا مرتبہ آپ کو عطا کیا ہے اور آپ کے فقرا کو بھی، آپ کے اہلِ بیت کو بھی، آپ کے متقی اور صالح اُمتیوں کو بھی۔

سلطان الفقر نورِ حق کی ایک فنافی اللہ صورت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا دائمی قرب ووصال اور مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ بلاشبہ آپؒ سے بڑھ کر اسکا اہل کون ہوسکتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ سلطان الفقر کا نور آفتاب سے زیادہ روشن اور اس کی خوشبو کستوری وگلاب اور عنبر وعطر کی خوشبو سے زیادہ فرحت بخش ہے۔ جو شخص دورانِ خواب سلطان الفقر کی زیارت کر لیتا ہے وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس خوش نصیب کو باطن میں دستِ بیعت کر کے تلقین فرماتے ہیں۔ میرا یہ قول میرے حال کے عین مطابق ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

☆ جان لے جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی سے رونق بخشی، اس کے حسن و جمال بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اٹھے اور میم احمدی کا نقاب اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات اور ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنافی اللہ، بقاباللہ تصورِ ذات میں محو، تمام مغز بے پوست حضرت آدمؑ کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر رونما ہوئیں۔ (رسالہ روحی شریف)

یہ سات مبارک ارواح سلطان الفقر کے لازوال مرتبہ پر ازل سے فائز ہیں ان میں سے پانچ ناموں کا انکشاف آپ رحمتہ اللہ علیہ نے رسالہ روحی شریف میں کر دیا ہے۔ جب تک باقی دو ارواح پردہ ظاہر پر رونما نہیں ہو جاتیں قیامت نہیں آ سکتی۔ ان میں سے ایک روح سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی ہے۔

بچپن کی نورانیت

حضرت سخی سلطان باھُوؒ مادر زاد ولیٔ کامل ہیں۔ آپؒ ازل سے ہی دیدارِ الٰہی میں ہمہ تن مستغرق ہیں۔ ایسی نورانی ذات کے مقام و مرتبے کو احاطہ تحریر میں لانا گویا ناممکن ہے۔ بچپن سے ہی آپؒ کی چشم مبارک میں نورِ ازل چمکتا ہے اور پیشانی نورِ حق سے منور ہے۔ آپؒ رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے۔ جو ذات ابتدائے تخلیق سے ہی مالکِ کل جہاں کے دیدار میں محو ہو وہ خود بھی عشق اور اسکی نظر بھی عشق۔ اسی لیے آپؒ کی چشم مبارک کیمیا تھی کہ جس بے نصیب پر پڑتی وہ بانصیب ہو جاتا، جس مردہ دل پر پڑتی وہ دل یادِ الٰہی میں دھڑکنے لگتا اور جس کافر پر پڑتی وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ جب بھی آپؒ کے گھر سے باہر تشریف لانے کی منادی کرائی جاتی تو غیر مسلم اپنے گھروں، دکانوں اور فصلوں میں چھپ جاتے کیونکہ آپؒ کی نگاہِ کامل جس کافر پر پڑتی وہ مسلمان ہو جاتا اور جس بدنصیب پر پڑتی وہ مشاہدۂ حق تعالیٰ میں محو ہو جاتا۔

حصولِ علمِ ظاہری

آپؒ نے کسی بھی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ کئی دفاتر درکار ہیں آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مانند آپؒ بھی اُمّی تھے۔ آپؒ فرماتے ہیں ''ہمیں مکاشفات اور تجلیاتِ انوارِ ذاتی کے سبب علمِ ظاہری کے حصول کا موقع نہیں ملا اور نہ ہی ہمیں ظاہری ورد و وظائف کی فرصت ملی ہے''۔ مگر اس قدر استغراق کے باوجود آپؒ شریعتِ محمدی اور سنتِ نبویؐ پر اس قدر ثابت قدم رہے کہ زندگی بھر آپ سے ایک مستحب بھی فوت نہیں ہوا۔

تلاشِ حق۔ بیعت

حضرت سخی سلطان باھُوؒ اس قدر بلند پایہ ولیٔ کامل تھے کہ آپ 30 برس تک مرشد کی تلاش میں سرگردان رہے مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے پایہ کا مرشد نہ مل سکا۔ اسی تلاش میں آپؒ ایک دن نکلے کہ ایک گھڑ سوار سے ملاقات ہوئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو مجلس محمدی میں لے گئے جہاں اہلِ بیتؓ اور خلفائے راشدینؓ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ موجود ہیں۔ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازخود آپؒ کو دستِ بیعت فرمایا اور حضرت فاطمہؓ نے آپکو اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ آپؒ نے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے قدم چومے اور گلے میں انکی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدالآباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکمِ سروری و سرمدی ہے۔'' بعد ازاں آپؒ کو آقائے نامدار سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا۔ آپؓ رحمت اللعالمین حضرت محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔‘‘

رسالہ روحی شریف میں بھی آپؒ نے اپنی بیعت کا تذکرہ فرمایا۔ اس باطنی بیعت کے بعد آپؒ ظاہری مرشد کی تلاش میں سرگردان ہو گئے۔ آخر کار شاہ حبیب اللہ قادری کی طرف سے کئی آزمائشیں سر کرنے کے بعد آپؒ اپنے مرشد کامل حضرت شیخ عبدالرحمٰن جیلانی قادریؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق آپؒ کو سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی جانب سے باطنی تربیت کے بعد ظاہر میں حضرت شیخ عبدالرحمٰن جیلانی قادریؒ سے دستِ بیعت کا حکم ہوا۔ آپؒ نے اپنے مرشد کامل سے ایک ہی ملاقات میں اپنا ازلی نصیبہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی صورت میں پالیا۔

بطور آزاد فقیر

آزاد فقیر مصلحتوں اور آداب و رسوم کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہوتا ہے، آزاد فقیر کسی جگہ کا پابند ہو کر رہنے پر مجبور نہیں ہوتا اسکا فیض ہر حال اور ہر صورت جاری رہتا ہے۔ عام طور پر وہ سیر و سفر میں رہتے ہوئے فقر کی نعمت لوگوں میں بانٹتا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھوؒ بھی عوام الناس کو معرفت اور فقر کی تعلیم و تلقین کے لیے ہمیشہ سفر میں رہے۔ فرماتے ہیں:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا
ہر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا

ترجمہ: ’’میں رضائے الٰہی کی خاطر اپنے نفس کو رسوا کرتا ہوں اور رضائے الٰہی ہی کی خاطر ہر در سے بھیک مانگتا ہوں۔‘‘ (نور الہدیٰ کلاں)

منتقلی امانتِ الٰہیہ

کئی حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؒ کو اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں کوئی ایسا طالب نہ مل سکا جس کو آپ وہ امانت منتقل کر سکیں جس کو اٹھانے سے فرشتوں نے بھی انکار کر دیا تھا۔ محرمِ راز کے متعلق سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

الف اَللّٰہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہویوں، ناں گیا حجابوں پَردا ھُو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں، پر طالب ہویوں زَر دا ھُو
سَے ہزار کتاباں پڑھیاں، پر ظالم نفس نہ مَردا ھُو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باھُوؒ، ایہہ ظالم چور اندر دا ھُو

الف اَللّٰہ صحی کیتوسے جداں، چمکیا عشق اگوہاں ھُو
رات دیہاں دیوے تاہ تکھیرے، نِت کرے اگوہاں سُوہاں ھُو
اندر بھائیں اندر بالن، اندر دے وِچ دُھوہاں ھُو
باھُوؒ شوہ تداں لدھیوسے، جداں عشق کیتوسے سُوہاں ھُو

''میں 30 سال تک اس طالبِ حق کی تلاش میں رہا جسکو وہاں پہنچاؤں جہاں میں ہوں (یعنی امانت الٰہیہ منتقل کرسکوں) لیکن مجھے کوئی ایسا طالبِ حق نہ مل سکا۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو غرضی ھُو

اس بارِ امانت اور سلسلہ کو بعد از وصال آپؒ نے طالبِ حق سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کو منتقل فرمایا جو آپؒ کے وصال کے چوراسی (84) سال بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور آپؒ کے وصال کے ایک سو انتالیس (139) سال بعد آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر آپؒ کے مزار مبارک پر تشریف لائے اور امانتِ الٰہیہ اور نعمتِ فقر حاصل کی اس طرح سلسلہ سروری قادری جہاں پر رکا تھا وہیں سے شروع ہوگیا۔

وصال اور مزار مبارک

حضرت سخی سلطان باھوؒ نے تریسٹھ برس کی عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ سے دو میل کے فاصلے پر موجود ہے۔ آپکے مزار مبارک کی بے شمار کرامات مشہور و معروف ہیں۔

نام فقیر تنہاں دا باھوؒ، قبر جنہاں دی جیوے ھُو

تصانیف

سلطان العارفینؒ علم و فقر کا وہ خزانہ ہیں جو طالبانِ مولیٰ کے لیے تاابد ایک راہنما ہے۔ آپؒ نے 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے بتیس (32) دستیاب ہیں۔ یہ کتب رہتی دنیا تک کے طالبانِ حق کیلئے مشعلِ راہ ہیں۔ ابیاتِ باھوؒ پنجابی زبان میں ہے باقی تمام کتب فارسی میں ہیں۔ حضرت سلطان حامدؒ نے مناقبِ سلطانی میں کتب کی جو فہرست دی ہے وہ بہت کم ہے ان کتب کے لمبے عرصے تک پردہ اخفا میں رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپؒ یہ کیمیائے گنج نااہلوں سے دور رکھنا چاہتے ہوں یا پھر ان کے ظاہر ہونے کا ایک خاص وقت مقرر ہو اسی لیے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؒ کو آخری زمانے کی ہدایت کیلئے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کا لقب عطا فرمایا ہے۔ آپؒ کی تصانیف کی تو یہ شان ہے کہ کوئی بھی باوضو ہوکر صدقِ دل سے ان کا مطالعہ کرتا ہے تو آپؒ ازخود راہِ حق کی جانب اس کی راہنمائی فرماتے ہیں اور فیض کا ایک عمیق سمندر کتب سے قاری میں منتقل ہوجاتا ہے۔ آپؒ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں ''اگر کوئی ولی واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کیلئے مرشد کامل ثابت ہوگا اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اسکے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔''

فیضِ عظیم

حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا عظیم کارنامہ اسم اَللّٰہُ ذات اور اسم محمدؐ کے فیض کا عام کرنا ہے۔ اس سے پہلے یہ نعمت صرف خواص طالبانِ مولیٰ تک محدود تھی لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ نے گلی گلی کوچہ کوچہ پھر کر اس فیض کو لوگوں تک پہنچایا اور اس کے ساتھ ظاہری و باطنی پاکیزگی کے لیے مشقِ مرقومِ وجودیہ بھی عطا فرمائی۔ یہ مشق ایک طالب کی ظاہری اور باطنی صفائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ تک رسائی اور اس کا قرب مرشد کامل کے توسط سے مشق مرقومِ وجودیہ اور اسم اَللّٰہُ، اسم محمدؐ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

سلطان باھوؒ اور دورِ حاضر میں مجددِ دین

انسانیت کیلئے فقیر مالک الملکی اور مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ حضرت سخی سلطان باھوؒ کی خدمات بے مثال ہیں۔ آپؒ کے فیض کا سلسلہ وصال کے بعد بھی جاری و ساری ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان عالیشان ہے:

☆ ''جب گمراہی عام ہوجائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا،

فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور گروہوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔''

گمراہی کے اس دور میں جو برگزیدہ ہستی آپؒ کے نائب ہیں اور آپؒ کی روحانی راہنمائی میں آپ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑے ہیں وہ کوئی اور نہیں میرے مرشد کامل اکمل آفتابِ فقر شانِ فقر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں جنہوں نے آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو زمانے بھر میں عام کرنے کا علَم اٹھایا اور بلاشبہ اس عزم کو بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

رہا دنیا سے پرے فقر کے افکار کا موسم
ہواءِ عشق لائی ہے وہی اسرار کا موسم
سلطان نجیب ابھرا آفتابِ فقر کی مانند
نویدِ صبح آئی آ گیا دیدار کا موسم

آپ مدظلہ الاقدس دن رات طالبانِ مولیٰ کی راہِ حق پر راہنمائی کیلئے کوشاں ہیں۔ آپ نے سلسلہ سروری قادری کو اس طور سے منظم کیا کہ شاید ہی اسکی کوئی مثال موجود ہو۔ آپ نے اپنے زیرِ نگرانی سلطان العارفینؒ کی کتب کے نہ صرف تحقیق شدہ تراجم کروائے بلکہ انگریزی میں بھی متعدد کتابیں شائع کیں اور مزید شائع ہو رہی ہیں۔ کرۂ ارض پر دینِ اسلام کی حقیقت کا بول بالا کرنے کا جو علَم آپ نے اٹھایا ہے وہ تا قیامت طالبانِ مولیٰ کا راہنما ہوگا اور ایک بار پھر فقر کی تعلیمات پوری دنیا میں عام ہونگی۔ یہ تعلیمات نہ صرف کتب بلکہ سوشل میڈیا کے ذریعے بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچائی جا رہی ہیں اس مقصد کیلئے آپ مدظلہ الاقدس ملک بھر میں تبلیغی دورے بھی کرتے ہیں۔ بے شک آپ نے موجودہ دور کے فقیر کامل ہونے کا حق بخوبی ادا کیا جو تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں لائقِ تحریر ہے۔

چڑھ چناں تے کر رُشنائی، ذکر کریندے تارے ھُو
گلیاں دے وِچ پھرن نمانے، لعلاندے ونجارے ھُو
شالا مسافر کوئی نہ تھیوے، ککھ جنہاں توں بھارے ھُو
تاڑی مار اڈا ناں باھُوؒ، اساں آپے اُڈّن ہارے ھُو

مفہوم: اے میرے فقر کے چاند! تُو جلد طلوع ہو اور نگاہِ کامل سے اس دنیا کو جو ظلمت اور تاریکی میں ڈوب چکی ہے، نورِ الٰہی سے منور کر دے اور طالبانِ مولیٰ حق تعالیٰ کی طلب میں اس گمراہ دنیا میں بھٹک رہے ہیں اور تیرے جیسے ہادی کا انتظار کر رہے ہیں اور تیرے منتظر یہ طالبانِ مولیٰ جو معرفتِ الٰہی کے غواص اور جوہر شناس ہیں، در بدر تیری تلاش اور جستجو میں پھر رہے ہیں۔ یہ تو اِس دنیا میں مسافر ہیں اور حق تعالیٰ کی طلب میں عاجزی اور انکساری کی وجہ سے لوگوں میں بے قدر ے ہو رہے ہیں۔ اے باھُوؒ! یہ اہلِ دنیا ہم عالمِ ارواح کے باسیوں کو تنگ کر کے اِس دنیا سے جانے پر مت مجبور کریں ہم تو پہلے ہی اِس عالمِ فنا سے عالمِ بقا کو جانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں لیکن شریعت نے ہمارے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں۔

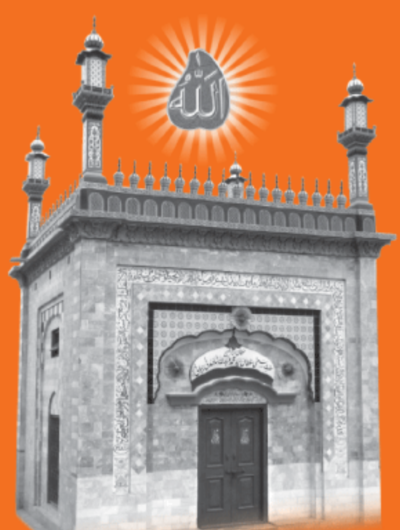
اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ حق پر استقامت عطا کرے اور ہمیں حضرت سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کو دورِ حاضر کے مرشد کامل اکمل کے زیرِ سایہ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

پڑھ پڑھ علم ملوک رجھاون، کیا ہویا اِس پڑھیاں ھُو
ہرگز مکھن مول نہ آوے، پھٹے دُدّھ دے کڑھیاں ھُو
آکھ چنڈورا ہتھ کے آئیو اِی، اس انگوری چنیاں ھُو
ہک دل خستہ رکھیں راضی باھُوؒ، لئیں عبادت وَرہیاں ھُو

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ



تحریر: ناصر مجید سروری قادری۔ اسلام آباد

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت امانتِ فقر یعنی امانتِ الٰہیہ ہے۔ صوفیا کرام کے مطابق امانتِ الٰہیہ سے مراد خود اللہ پاک کی ذات ہے جس نے اپنے آپ کو سب سے پہلے اسم اَللّٰہُ ذات کی صورت میں ظاہر کیا اور اپنی تمام تر قوتیں، تصرفات و تجلیات اور امر کُن کو فقط اسم اَللّٰہُ ذات کی کنہ میں جمع فرمایا۔ اسی امانت کو اٹھانے سے تمام مخلوقات نے عاجزی ظاہر کی اور انسان ہی اس امانت کے بوجھ کو اٹھانے کا اہل ثابت ہوا۔ انسانِ کامل ہی اس امانت کا حامل ہوتا ہے جو اپنے جیسے صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں ہوتا ہے جسے وہ امانت منتقل کی جا سکے۔ سلسلہ سروری قادری کے امام سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی حیاتِ مبارکہ میں تیس سال ایسے ہی گوہرِ نایاب کے متلاشی رہے لیکن اپنی زندگی میں ایسا طالب نہ پا سکے۔ امانتِ الٰہیہ کے حقدار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے ایک سو انتالیس (139) سال بعد دربار سلطان باھُوؒ پر پہنچے اور اپنا ورثہ امانتِ فقر کی صورت میں حاصل کیا۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی ولادت مبارک 29 رمضان المبارک 1186ھ (24 دسمبر 1772) جمعتہ المبارک کی شب مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپؒ کا شجرہ نسب انیس (19) واسطوں سے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؓ سے جا ملتا ہے۔ آپؒ سیّدنا غوث پاکؓ کی آل ہونے کے ساتھ ساتھ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مرشد سیّد عبد الرحمٰن جیلانی دہلویؒ کے پڑپوتے بھی ہیں۔

سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے والد محترم کا اسمِ گرامی سیّد عبد الرحیمؒ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیّدہ مومنہؒ ہے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب ستائیس (27) واسطوں سے حضرت امام سیّد تقی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ گویا سیّد محمد عبد اللہ شاہؒ نجیب الطرفین سیّد ہیں۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہؒ نے فقط بارہ سال کی عمر میں مکمل قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔ بچپن سے ہی آپؒ کی طبیعت میں بے چینی تھی جب تک قرآنِ پاک کی تلاوت یا عبادت میں مصروف رہتے، سکون محسوس کرتے لیکن جیسے ہی فارغ ہوتے بے چینی اور بے سکونی میں اضافہ ہو جاتا۔ آپؒ کے نانا سیّد زکی الدینؒ درویش صفت انسان تھے اور آپؒ سے خاص محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت و سیرت سے آپؒ کو نہ صرف آگاہ کیا بلکہ ہر وہ جگہ دکھائی جہاں سے آپ صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر ہوا۔ اپنے وصال سے ایک رات قبل بھی وہ آپؒ کو جنت البقیع میں لے کر گئے اور آپؒ کو سیّدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراؓ اور سیّدنا حضرت امام حسنؓ کے سپرد فرمایا اور عرض کی ''آپؓ کی آل ہے اور اس غریب الوطن کا نواسہ ہے میرے بعد اس کا خیال رکھنا۔'' پھر آپؒ کو لے کر بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے اور رو رو کر عرض کی ''اے آقا! یہ آپ کا نواسہ ہے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے کر رہا ہوں اس کو اپنی وراثت سے محروم نہ رکھنا۔''

یہاں پر غور طلب بات یہ ہے کہ وہ کونسی ایسی وراثت تھی جس کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نانا محترم سیّد زکی الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گڑگڑا کر دعا کی کہ آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نواسے کو اس وراثت سے محروم نہ رکھنا۔ وہ وراثت امانتِ فقر ہی تھی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فخر فرمایا اور جس کے حصول کے لیے انبیا علیہم السلام نے اُمتِ محمدیہ میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔ فقر دراصل معرفت، دیدار اور وصالِ الٰہی کی راہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ امانت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور وہاں سے امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ سے ہوتی ہوئی سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اور حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچی۔ فقرا کاملین کے نزدیک اصل حقیقت اور کامیابی فقرِ محمدی کا حصول ہے جس سے ایک طالبِ مولیٰ اپنے آپ کو مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے منظور ہو کر کامیابی یعنی وصالِ الٰہی تک پہنچتا ہے۔ جیسا کہ اقبالؒ نے فرمایا:

بہ مصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی، تمام بولہبی است

ترجمہ: تو خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ تک پہنچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی مکمل دین ہیں جو خود کو ان تک نہیں پہنچاتا اس کا دین ابولہب کا دین ہے۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے نانا کی دعا قبول ہوئی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں منظور ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نانا نے آپ کو گھر چھوڑا اور فجر کی نماز کے وقت اطلاع ملی کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نانا وفات پا گئے ہیں۔ نانا کی

فرمان سلطان العاشقین

* راہِ حق اِس وجہ سے نہ چھوڑیں کہ اس کے راہی کم ہیں، صراطِ مستقیم کا سفر تنہا ضرور کر دیتا ہے۔ مگر اس تنہائی میں عجیب سا لطف بھی ہوتا ہے۔
* زندگی میں سب لوگ دوست یا رشتہ دار بن کر نہیں آتے۔ کچھ لوگ ''سبق'' بن کر بھی آتے ہیں۔
* کبھی کبھار اچھے اور نیک لوگوں سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ برے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی انسان ہیں۔
* آپ جتنا ڈریں گے لوگ آپ کو مزید ڈرائیں گے۔ جب ڈرنا چھوڑ دیں گے تو لوگ آپ سے ڈرنے لگیں گے۔
* غلط بات پر خاموش رہنا چھوڑ دیں۔ آپ سے کوئی غلط بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔
* اگر نیتوں (باطن) کا اثر چہروں پر نظر آنے لگتا تو معاشرے کا ہر فرد نقاب کرنے پر مجبور ہو جاتا۔

وفات کے بعد سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو بہت صدمہ پہنچا کیونکہ سکون کی جو کیفیت ان کی صحبت سے حاصل ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ تلاشِ حق میں ویرانوں میں نکل جاتے، دیوانہ وار مدینہ منورہ کی گلی کوچوں سے دور نکل جاتے اور کئی بار اس سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں مبارک زخمی بھی ہو جاتے اور ایسی کیفیت میں لوگ آپ کو دیوانہ سمجھنے لگے کیونکہ وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی کیفیت سے نا آشنا تھے۔ والدین نے 25 برس کی عمر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نکاح آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ماموں کی بیٹی سے کروادیا۔ شادی کے بعد بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کیفیات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ 26 سال کی عمر میں 1212ھ (1798ء) میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہو گیا اسی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ازدواجی زندگی بھی برقرار نہ رہ سکی۔ اصل وجہ تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کا باطنی اضطراب تھا جو معرفتِ الٰہی کیلئے تڑپ رہا تھا۔ والد اور والدہ کے انتقال کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کاروبار میں دلچسپی نہ لی جس پر آپؒ کے ماموں محمد یعقوب قابض ہوگئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بے چینی کی حالت میں عبادت اور تلاوتِ قرآنِ پاک میں مشغول رہتے مگر دلی سکون حاصل نہ ہوتا۔ اس بڑھتی دیوانگی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کئی دن بھوکے پیاسے معتکف رہنے لگے۔ اسی بے چینی و اضطراب کی حالت میں نو (9) سال گزر گئے۔ ایک دن آپ رحمتہ اللہ علیہ جنت البقیع میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف عشق و دیوانگی کے عالم میں دیکھ رہے تھے کہ پیچھے سے ایک شخص نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دائیں کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا کیسے ہو عبداللہ؟ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے فرمایا کہ جا کر نانا (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے قدموں میں بیٹھ جاؤ اور جب تک وراثتِ فقر عطا نہ کریں مسجدِ نبویؐ سے باہر نہ نکلنا خواہ موت آ جائے۔ اسی وراثتِ فقر کے حصول کیلئے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مسجدِ نبوی میں خدمت شروع کر دی اور صرف اس غرض کے حصول کو اپنا مقصدِ حیات بناتے ہوئے خود کو وقف کر دیا۔ چھ سال کی عبادت گزاری کے بعد ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں دیدار کی نعمت عطا کی اور خدمت گزاری کا حاصل دریافت کیا جس کے جواب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے امانتِ فقر کی التجا کی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہند میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی طرف جانے کا اشارہ فرمایا۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد سیّد محمد عبداللہ شاہؒ شش و پنج میں مبتلا رہے کہ رشد و ہدایت کا منبع تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارکہ ہے تو پھر ہند جانے کا کیوں فرمایا؟ یہی سوچ کر خدمت و غلامی کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔ مزید چھ سال کی خدمت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوبارہ دیدار کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور دریافت کیا کہ غلام کیا چاہتا ہے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پھر وہی عرض پیش خدمت کی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا فقر سلطان باھُو سے ہی ملے گا اور تربیت کے لیے سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے سپرد کر دیا۔

یہاں پر غور طلب بات یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ رشد و ہدایت کا منبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل ذاتِ اطہر ہی ہے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے سے دور ہند کے علاقے میں کیوں بھیجا؟ دراصل راہِ فقر و سلوک میں ظاہری بیعت بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ بشرطیکہ وہ بیعت مرشد کامل اکمل حاملِ امانتِ الٰہیہ کے دستِ اقدس پر ہو جیسا کہ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راستہ چلو۔ ایک اور جگہ فرمایا ’ترجمہ: جس کا مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے۔‘‘ اسی مقصد کے حصول کے لیے آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اس وقت کے حاملِ امانتِ فقر، مرشد کامل اکمل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بھیجا جو طالبِ حق کے منتظر تھے۔ جن کی محرمِ راز کی دیرینہ تلاش کو تشنگی بخشنے کے لیے درِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فقر کے درخشاں ستارے نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے ہند کے سفر کا آغاز شاہِ بغداد امیر الاولیا سیّدنا غوث

الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے وسیلہ سے کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دو سال بغداد میں گزار کر شاہِ بغداد سے باطنی تربیت حاصل کی۔ جس کے بعد آپ رضی اللہ عنہٗ نے سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کو اپنے فرزند پیر سیّد عبدالرزاق جیلانیؒ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کا فرزند ہے اور انہیں آگے پہنچانا اب آپ کی ذمہ داری ہے اور سیّد محمد عبداللہ شاہؒ سے فرمایا کہ سروری قادری سلسلہ کے ہر شیخ سے ترتیب سے ملتے ہوئے ہمارے محبوب سلطان باھُوؒ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ وہی تمہاری منزل ہے اور وہیں سے تمہیں فقر ملے گا۔ اسی ترتیب کے تحت آپ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے تمام مشائخ کی باطنی تربیت سے سیراب ہوتے ہوئے اپنے مرشد کی حقیقت سے پہلے ہی روشناس ہو چکے تھے۔ اور اسی اسرارِ محبت کو تپتی آگ کی طرح اپنے دل میں لئے آپ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے دربارِ عالیہ میں 12 ربیع الاوّل 1241ھ بمطابق 24 اکتوبر 1825ء کو حاضر ہوئے جہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد اپنے طالبِ خاص اور مریدِ حق کی تلاش میں مزارِ اطہر سے باہر منتظر تھے اور فرمایا ''آیئے عبداللہ شاہ صاحب ہم تو آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے۔'' جب عاشق معشوق ہم نظر ہوئے تو اس منظر کا تصور عقل کے دائرہ سے باہر ہے۔ جب معشوق نے صورت مبارک کا دیدار کیا اور جلوۂ حق کی معرفت حاصل ہوئی تو مجذوبیت و دیوانگی کے عالم میں سلطان العارفینؒ کے گرد طواف کرنے لگے۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ نے اس شدت و دیوانگی کو دیکھ کر سیّد عبداللہ شاہؒ کو بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ جب سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نہ رکے تو حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنے دست اقدس ان کے گھٹنے پر مارے جس سے سیّد عبداللہ شاہؒ بیٹھ گئے اور ان ہاتھوں کے نشان نہ صرف ان کے گھٹنوں پر پڑ گئے بلکہ ان کی اولاد میں بھی یہ نشان گھٹنوں پر ظاہر ہوئے۔

منتقلی امانتِ الٰہیہ کے حصول کے بعد سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو نکاح کا حکم دیا اور ریاست بہاولپور کے شہر احمد پور شرقیہ تشریف لے جانے کا فرمایا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کے حکم پر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے احمد پور شرقیہ میں ڈیرہ لگایا اور اپنے وصال تک وہیں رہے۔

سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کو مجلسِ محمدی سے سلطان التارکین کا لقب عطا ہوا کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا سب کچھ ترک کر کے اپنے آپ کو بارگاہِ اقدس کے لیے وقف کر دیا تھا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تلاشِ حق کے لیے جن مشکلات کا سامنا کیا اور جس تڑپ، خلوص اور عشق سے عرصہ دراز تک حکمِ نبویؐ کے تحت مرشد کامل اکمل تک رسائی کا سفر کیا اور حصولِ فقر کے بعد اتباعِ مرشد میں عالمِ دنیا سے بے نیاز خلوت نشینی و ترکِ دنیا میں جو وقت گزارا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ چونکہ امانتِ الٰہیہ کے حامل اور امانتِ فقر کے وارث کے طور پر ازل سے منتخب شدہ تھے اس کے باوجود تلاشِ حق اور طلبِ مولیٰ میں آپؒ کی حیاتِ مبارکہ میں ایسے طوفان آتے رہے جو چند لمحات میں پہاڑوں کو بھی خس و خاشاک بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن کسی بڑی سے بڑی مصیبت و آزمائش چاہے وہ ظاہری ہو یا باطنی' نے آپؒ کو بال برابر بھی پیچھے نہیں سرکایا، بلکہ آپؒ کی مثال تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی اندھیری اور طوفانی رات جس سے ہر چیز اللہ کی امان مانگے' کو بڑی ہمت اور حوصلے سے چیرتے ہوئے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے۔ جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

دردمنداں دیاں آہیں کولوں، پہاڑ پتھر دے جھڑ دے ھُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں، بھج نانگ زمین وِچ وڑدے ھُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں، آسمانوں تارے جھڑ دے ھُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں باھُوؒ، عاشق مول نہ ڈردے ھُو

مفہوم: حق تعالیٰ کے عاشق نے عشق کی امانت کو قبول کر لیا ہے جس کو زمین اور آسمان کی کوئی شے بھی اٹھانے کو تیار نہ تھی۔ اُس امانت نے ان کی یہ حالت کر دی ہے کہ ان عاشقانِ حقیقی کی آہ سے پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں، سانپ دوڑ کر زمین میں گھس جاتے ہیں اور آسمان سے تارے ریزہ ریزہ ہو کر گر جاتے ہیں لیکن اس عاشقانہ آہ وزاری سے صرف عاشقِ ذات نہیں ڈرتے کیونکہ وہ خود دیدارِ ذات کے انوار و تجلیات کے مشاہدہ میں مصروف ہیں اور ہر لمحہ هَلْ مِنْ مَّزِيْد کا نعرہ بلند کرتے رہتے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جس آزمائش سے گزر کر ایک مرشد کامل اکمل تلقین و ارشاد کی مسند سنبھالتا ہے وہ ہر طالبِ حق کو اسی طریقے سے آزماتا ہے۔ اور جس شدت سے سلطان التارکین نے تلاشِ حق کی آپ رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی طرح اپنے طالبِ حق کے منتظر تھے۔ جو تلاش جلد ہی ختم ہوئی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ صاحب کو امانتِ فقر عطا کرنے کے بعد اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ آپؒ نے نو سال اپنے فرزند حقیقی کی باطنی تربیت کی۔ سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے وصال سے قبل پیر محمد عبدالغفور شاہؒ اپنے مرشد کی صحت یابی کی عرض کے لیے دربارِ عالیہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ میں حاضر ہوئے۔ ابھی حاضری دی ہی تھی کہ کسی نے عقب سے السلام علیکم کہا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مڑ کر

کلام در شان سلطان التارکین

حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ

شاعر: حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ

مجھے بھاتے ہیں یا حضرت اذکار تیرے
میرا ورد وظیفہ ہیں وہ خوش اسرار تیرے
جو حضرت مصطفیٰؐ کے ہیں تمام اطوار تیرے
جو حضرت غوث اعظمؓ کے ہیں سبھ آثار تیرے
نظارا خاص وجہہ اللہ وچ دیدار تیرے
جو اکبر حج ہوتا ہے مجھے دربار تیرے
یقین میں ایک گلبن ہوں کنوں گلزار تیرے
یہ ہیں گل پھل تیرے سبھ خار تیرے
کسی سے کچھ غرض نہیں ہم ہیں سرکار تیرے
اگر زاہد و عابد ہیں دِگر گناہ گار تیرے
محبت کے ہیں دلِ خموش میں بھڑکار تیرے
غلامی کے ہوئے حق سے ہمیں حقدار تیرے

دیکھا تو وہ آپ کے مرشد تھے جنہوں نے آپ کو پکڑ کر سینے سے لگایا اور امانتِ فقر منتقل فرمائی۔ دراصل ظاہری طور پر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ احمد پور شرقیہ میں موجود تھے لیکن امانتِ الٰہیہ کو منتقل کرنے کے لیے روحانی طور پر دربار سلطان باھُو پر حاضر ہوئے اور اس کے بعد ان کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال 29 رمضان المبارک 1276ھ بمطابق 20 اپریل 1860ء بروز جمعتہ المبارک ہوا۔

سلطان التارکین رحمتہ اللہ علیہ کو ظاہری دنیا میں زیادہ شہرت حاصل نہ ہوئی کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خود کو مخفی رکھا۔ مگر وقت کے ساتھ جب سلسلہ سروری قادری کو ظاہری طور پر سجادہ نشینی اور گدی نشینی کا برقعہ پہنایا گیا اور سلسلہ کے مشائخ کو مختلف سلاسل سے ظاہر کر کے بگاڑ کا شکار بنایا گیا تو عہدِ حاضر کے مجدد اور مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس سلسلہ کی حقیقت اور مشائخ سروری قادری کے مقام و مرتبہ سے سب کو آگاہ کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس ڈیوٹی کو اس خوبصورتی اور لگن سے نبھایا کہ اب رہتی دنیا تک سلسلہ سروری قادری اور ان کے مشائخ کی حقیقت سب پر واضح رہے گی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف دربار سلطان التارکین کو نئے سرے سے تعمیر کروایا بلکہ پوری دنیا کو آپؒ کی شان سے آگاہ کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات پر تحقیق کر کے اسے اردو اور انگریزی زبان میں شائع کروایا۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کا ہی کارنامہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا دربار جو سجادہ نشینوں اور نگرانوں کی عدم دلچسپی کا شکار تھا، اب لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے دربار پاک پر عرس مبارک کی عظیم الشان محافل منعقد کروا کر اہلِ علاقہ اور عوام الناس کو سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کی شان اور مرتبہ سے روشناس کروایا۔

اس لیے ہمیں اس چیز کی شدت سے ضرورت ہے کہ آپؒ کی سیرت کے پہلوؤں کو مدِنظر رکھ کر اپنا سب کچھ خاص طور پر مال و دولت اور اپنی ذات مرشد کامل کے توسط سے اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مرشد کے وسیلہ سے اپنی ذات میں فنا و بقا عطا فرمائے۔ (آمین)

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل



سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ

تحریر: انیلا یٰسین سروری قادری۔ لاہور

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات
علم مقام صفات، عشق تماشائے ذات

کائنات کا معرضِ وجود میں آنا عشق کی ابتدا ہے۔ حدیثِ قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِیْ اُعْرَفَ (ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا پہچانا جاؤں میں نے مخلوق کو تخلیق کیا تا کہ میری پہچان ہو) یہی ظاہر کرتی ہے کہ چاہے جانے کا جذبہ اس قدر شدت کا حامل تھا کہ اسے عشق کے نام سے تعبیر کیا گیا جس کے نتیجے میں نورِ محمدی کا اظہار ہوا جس کے آئینہ میں اپنے ہی جمال کا مشاہدہ کر کے اللہ پاک نے اسے محبوبِ ربّ العالمین کا خطاب دیا۔ عشق کا یہ خاص طریق فقرِ محمدی کا خاصہ ہے کہ دیدار کا یہ راستہ امتِ محمدیہ کے لیے فقر کی صورت میں ہی عطا ہوا۔ فقر کی اس امانت کے پاسدار باغِ نبوت کے پھول یعنی اہلِ بیتؓ، صحابہ کرامؓ اور فقرا کاملین ہیں جو تا قیامت امانتِ فقر کے اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ یہ احسانِ الٰہی ہے جو اس نے بنی نوعِ انسان کے لیے ہدایت کا نظام فقرِ محمدی کی صورت میں قائم کیا ہے۔

فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک ہے اور آپ کی اجازت سے ہی سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ اس پاک نعمت کو اس دل پر نازل فرماتے ہیں جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نعمتِ عظمیٰ (امانتِ فقر) کے لیے چُن لیتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے بانی اور امانتِ فقر کے حامل فقیر ہیں۔ آپ کے بعد یہ امانت سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل ہوئی جنہوں نے اس امانتِ فقر کو اپنے فرزندِ حقیقی سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل فرمایا۔ آپ کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی سلسلہ سروری قادری کے امام ہیں۔

ولادت باسعادت

حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ 14 ذوالحجہ 1242ھ (9۔ جولائی 1827ء) بروز سوموار نمازِ مغرب کے وقت چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خاں میں پیدا ہوئے۔

سلسلہ نسب

سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ قریشی ہاشمیؒ ہیں۔ 26 واسطوں سے آپؒ کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا سیّد الشہدا حضرت امیر حمزہؓ سے جاملتا ہے۔

آپؒ کے والد محترم پیر فضل شاہؒ سلسلہ چشتیہ کے بزرگ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے اور اکثر و بیشتر بڑی محبت وعقیدت سے آپؒ کی محافل میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک بار تشریف لے گئے تو خواجہ صاحبؒ نے پوچھا فضل شاہ صاحب ''گھر میں کوئی امید ہے۔'' عرض کیا ''یا حضرت اہلیہ امید سے ہیں'' حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ نے فرمایا ''تیرے گھر میں ایک ولیِ کامل پیدا ہونے والا ہے تجھے مبارک ہو۔''

تلاشِ حق۔بیعت

آپؒ بچپن ہی سے حسین وجمیل تھے۔نورِحق ازل سے ہی آپؒ کی پیشانی مبارک سے جھلکتا تھا۔ جوبھی آپؒ کے چہرۂ اقدس کو دیکھتا محبت سے دیکھتا رہ جاتا۔ جب آپؒ کی عمر مبارک 8 برس ہوئی تو شفیق والدمحترم کا وصال ہوگیا۔ والدہ محترمہ نے آپؒ کی تربیت پر بہت توجہ دی یہی وجہ تھی کہ آپؒ 18 سال کی عمر مبارک میں تمام دینی علوم حاصل کر چکے تھے۔جس قدر دینی علم بڑھتا جاتا تلاشِ حق کی تڑپ میں اسی قدر اضافہ ہوتا جاتا۔20 سال کی عمر مبارک میں والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد آپؒ کی بے چینی و بے قراری مزید بڑھ گئی۔ جب طبیعت میں تلاشِ حق کا غلبہ ہوتا تو آپؒ بے چینی کے عالم میں جنگلوں اور ویرانوں میں دور تک نکل جاتے۔ یہاں تک کہ آپؒ کے پاؤں مبارک زخمی ہوجاتے مگر بے چینی میں کمی نہ آتی۔اسی حالت میں ایک روز دِن کے وقت آپؒ ایک درخت کے نیچے آرام فرمارہے تھے کہ خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے دیدار سے مشرف ہوئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ احمد پور شرقیہ چلے جاؤ وہاں سیّد محمد عبداللہ شاہ جیلانیؒ تمہارا انتظار کررہے ہیں تم فقر کی امانت کے لیے منتخب ہو چکے ہو۔ اس وقت آپؒ کی عمر مبارک تقریباً 25 سال تھی۔ جیسے ہی نیند سے بیدار ہوئے تکمیلِ حکم کے لیے ریاست بہاولپور کے شہر احمد پور شرقیہ روانہ ہو گئے۔اس دِن جو چوٹی سے نکلے تو دوبارہ کبھی اس طرف کا رخ نہ کیا اور ساری عمر اللہ تعالیٰ کی راہ میں گزار دی۔آپؒ طویل مسافت طے کرنے کے بعد 8 شوال 1267ھ (5۔اگست 1851ء) بروز منگل احمد پور شرقیہ پہنچے۔حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کو دیکھتے ہی دل میں جو بے چینی اور بے سکونی عرصہ دراز سے بسیرا کیے ہوئے تھی ختم ہوگئی اور دِل نے گواہی دی کہ یہی وہ صورت ہے جس کی تلاش میں دربدر پھر رہا ہوں۔آپؒ نے آگے بڑھ کر قدم بوسی کی اور ادب سے زمین پر بیٹھ گئے۔حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ نے تمام احوال دریافت فرمایا آپؒ نے عرض کردیا۔نہ چاہتے ہوئے بھی آپؒ قدموں میں گر کر رونے لگے۔حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے آپ کو اٹھایا اور سینے سے لگا کر فرمایا کہ آج آرام کرلو کل صبح بات کریں گے۔

صبح جب آپؒ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حویلی کے کنویں پر پڑی مٹی ہموار کرنے کو کہا۔مٹی ہموار کرتے کرتے آپؒ کے ہاتھ لہولہان ہوگئے اور خون جاری ہوگیا۔مگر آپؒ زخمی ہونے کے باوجود کام کرتے رہے۔کچھ دیر بعد سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے آپ کو بلایا اور ہاتھ دیکھنے کے بعد کہا ''تمہارے ہاتھ تو بہت نرم و نازک ہیں۔تم نے انہیں اتنی تکلیف کیوں دی؟'' آپؒ نے عرض کیا ''حضور! اللہ تعالیٰ کی تلاش میں نکلا ہوں اگر اس دوران ہاتھ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑیں تو بھی کوئی پرواہ نہیں۔'' یہ سن کر حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے فرمایا ''تو صحیح انتخاب ہے اور جو انتخاب کرتے ہیں وہ ایسے ہی نہیں کر لیتے۔'' اس کے بعد فوراً مرہم منگوایا۔سیّد محمد عبداللہ شاہؒ مرہم ہاتھوں پر لگاتے جاتے اور فرماتے جاتے ''بڑے نازک ہاتھ ہیں، بڑے نازک ہاتھ ہیں، بڑے نازک ہاتھ ہیں۔یہی تو ہمیں چاہئیں۔'' مرہم کر کے پٹی باندھی اور تین روز بعد 11 شوال 1267ھ (8۔اگست 1851) بروز جمعۃ المبارک بیعت فرما کر اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرمایا جو سونے کا بنا ہوا تھا۔اس کے بعد آپؒ تمام تعلیم وتدریس، گھر بار بھول گئے اور مرشد کے در کے ہی ہو کر رہ گئے۔آپؒ نے 8 سال' گیارہ ماہ اور تقریباً 21 دن مرشد کے ساتھ گزارے۔

کچھ نادان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ کو سلسلہ چشتیہ سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ وہ یہ بات بغیر کسی تحقیق اور عقلی دلائل کے کرتے ہیں۔کیونکہ ایسے حضرات آپ رحمتہ اللہ علیہ کو چشتیہ سلسلہ کے بزرگ خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب کرتے ہیں۔مگر اس کا تذکرہ ان کے نسب یا خلفا کی کسی فہرست میں نہیں ملتا۔اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ایک سے زیادہ سلاسل سے خلافت کے قائل نہیں۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب

الرحمٰن مدظلہ الاقدس جو سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد امانتِ فقر کے حقیقی وراث ہیں، نے آپؒ پر لگی اس تہمت کو دور کیا۔ اس منسوب غلط روایت کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بڑی تحقیق اور واضح ظاہری و روحانی دلائل سے مجتبیٰ آخر زمانی میں مرتب کیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے اس تحفہ پر پیر محمد عبدالغفور شاہؒ نے دربار سے روحانی فیض کو دوبارہ جاری فرمایا۔

عشقِ مرشد

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

عشق آں شعلہ است کہ جوں بر فروخت
ہر کہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

ترجمہ: عشق ایسا شعلہ ہے جب بھڑک اٹھتا ہے تو معشوق (مرشد) کے سوا تمام چیزوں کو جلا دیتا ہے۔

سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ کا عشقِ مرشد بھی بے مثال تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپؒ تمام تعلیم و تدریس گھر بار بھول گئے اور مرشد کے در کے ہی ہو کر رہ گئے۔ آپؒ نے اپنے مرشد کی شان میں کئی منقبتیں تحریر فرمائی ہیں جن سے آپؒ کا اپنے پیارے مرشد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سے بے پناہ عشق و محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

ذیل میں آپؒ کی ایک منقبت کی شرح تحریر کی جا رہی ہے جو آپؒ نے اپنے مرشد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی شان میں تحریر فرمائی ہے:

نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھِڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ
شاہِ خوباں محبوباں دا ہادی ہے لاثانی
شمس قمر تے لیل قدر سبھ ویکھ رہن حیرانی
عارف کامل خاص مکمل صاحب عین عیانی
سَے مشتاق جمال اللہ تے جان کرن قربانی
نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھِڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ

مفہوم: سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کی شان اور اعلیٰ مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے مرشد کی ذات پاک نورِ حق تعالیٰ کی آماجگاہ ہے اور آپؒ کے اعلیٰ حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں میرا محبوب غوث الاعظم محبوبِ سبحانی سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی پاکیزہ اولاد پاک ہے۔ میرے مرشد کریم نورِ حق تعالیٰ کی تمام تر خوبیوں اور خوبصورتیوں کے پیکر ہیں اور صادق طالبانِ مولیٰ کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت کی راہ دکھانے والے ہادی ہیں۔ میرے مرشد کی ذات پاک میں نورِ حق تعالیٰ اس قدر ظاہر ہے کہ سورج، چاند، ستارے اور تمام مخلوقات حیرانی سے اس نور کو دیکھ رہی ہیں اور آپؒ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا صاحبِ تصرف فنا فی اللہ بقا باللہ فقیرِ کامل ہیں اور ھُو کے عین مظہر ہیں۔ میرے مرشد کی شان یہ ہے کہ آپؒ کی نگاہِ کامل عالمِ امر اور عالمِ خلق کی ہر شے سے واقف ہے اور سینکڑوں عشاق اور طالبانِ حق اس جمالِ الٰہی پر اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

سلک سلوک دے کھولے ہادی جانت دُرمعانی
کر کے جوش و خروش اوچھلے وجد دی طغیانی
ہن شہباز ہدایت دے کیا چال چلن مستانی
مارن جوڑ اناالحق نعرہ ذات اللہ وچ فانی
نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھِڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ

مفہوم: آپؒ فرماتے ہیں میرا محبوب معرفتِ حقیقی کی تمام راہوں سے واقف ہے اس لیے آپؒ طالبانِ مولیٰ پر راہِ فقر کے نایاب رازوں (رازِ حقیقی) کو کھول کر ان کی حق کی طرف ہدایت فرمانے والے ہادی ہیں۔ آپؒ کی نگاہِ کامل جس خوش نصیب پر پڑتی ہے وہ

عرفانِ نفس کے ذریعے عرفانِ حق کو پالیتا ہے اور دیدارِ الٰہی کی منزل پر پہنچ کر عشقِ الٰہی کے جوش وخروش سے فیض یاب ہو جاتا ہے۔ یہ حالت اس قدر شدید ہوتی ہے کہ طالبِ مولیٰ دیدارِ حق تعالیٰ کے بعد بے خود ہو جاتا ہے یعنی وہ اپنی ذات سے بیگانہ اور اللہ سے یگانہ ہو جاتا ہے۔ میرے مرشد جو آسمانِ ہدایت کے شہباز ہیں' سے فیض پانے کے بعد اس طالبِ مولیٰ کا طور طریق اور اندازِ زندگی ہی بدل جاتا ہے اور وہ ہر دم فنا فی ذاتِ حق تعالیٰ میں ہی غرق رہتا ہے اور اسی حالت میں فنا ہو کر انا الحق کا نعرہ بلند کرتا رہتا ہے۔

واہ واہ سیّد پاک مکرم وجہہ اللہ نورانی
وچ ادراک قدیم کیا پوہچن وہم خیال گمانی
کھولے لطفوں عارف کامل سبھے راز نہانی
سد حضور چا کشف کرائی اسم اعظم قرآنی
نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ

مفہوم: واہ میرے محبوب محترم و معزز سیّد محمد عبداللہ شاہؒ جو مکمل طور پر نورِ حق تعالیٰ کے مظہر ہیں یعنی میرے محبوب کا چہرہ اللہ کا چہرہ ہے۔ آپؒ کا مرتبہ و مقام جو حقیقتاً ذاتِ حق تعالیٰ کا مقام ہے ہر کسی کی طاقت یا دسترس میں نہیں آپؒ چاہیں تو اپنے کرم سے طالبانِ حق کو ایک ہی نگاہِ کرم سے معرفت و دیدارِ الٰہی کے تمام پوشیدہ رازوں سے آشنا فرما دیں۔ میرے محبوب نے مجھ پر بھی مہربانی فرمائی، آپؒ کی بابرکت صحبت نے میرے باطن کو روشن و منور کیا، میرے ہادی نے اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعے مجھے حضوریٔ حق کی نعمت عطا کی جس سے حجابات کے تمام پردے ہٹ گئے اور ہر دم دائمی مشاہدۂ حق حاصل ہوا۔

ہک طرفے وچ جس نوں چاہے سیر کھولے طبقانی
جے چاہے جھمکار اندر پہنچائے لامکانی
منزل اُس مقام پہنچائے نہیں جو وچ بیانی
کر گلزار دیدار کنوں سب راز جانا عرفانی
نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ

مفہوم: میرے مرشد اس شان کی ولی کامل ہیں کہ آپؒ جسے چاہیں اور جب چاہیں ایک ہی لمحہ میں زمین و آسمان کے چودہ طبقات کی سیر کروا سکتے ہیں۔ آپؒ چاہیں تو ایک پلک جھپکنے کی دیر بھی نہ ہو اور طالبانِ مولیٰ اپنی مراد لامکان یعنی عالمِ لاھوت تک پہنچ جائیں۔ میرا محبوب طالبانِ حق کو اس مقام (مقامِ ھاھویت) پر پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اے میرے پیارے مرشد کریم! مجھ پر بھی اپنی رحمت فرمائیں مجھے بھی اللہ کے دیدار و معرفت کے رازوں سے آگاہی عطا فرمائیں۔

خادم روز ازل تے کرو خاصہ گنج ارزانی
ہر دم دم وچ قدم قدم تے کرو فیض رسانی
قلب سقیم سلیم کرو ذرہ فیضوں دے درمانی
ظاہر باطن پہنچو ہادی کر امداد روحانی
نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ

مفہوم: اے میرے مہربان، میرے مرشد پاک، میرے محبوب یہ عاجز روزِ ازل سے آپؒ کا خادم ہے اور آپؒ سے التجا کرتا ہے کہ اس کو اپنی خاص الخاص عنایت یعنی اسرارِ الٰہی کے خزانوں کے راز کثرت سے عطا فرمائیں۔ اس خادم کو ہر سانس کے ساتھ قدم قدم پر فیضِ الٰہی سے نوازیں۔ اس غلام کے دِل کو جو کہ نفسانی خواہشات میں ڈوبا ہوا ہے' اپنی نگاہِ کرم کی دوا سے ایک ذرہ ہی عطا فرما کر ایسے قلبِ سلیم سے نواز دیجئے جو ہر وقت دیدارِ الٰہی و معرفت میں غرق رہے۔ اے میرے ہادی! میری ظاہر و باطن میں ہر دم مدد فرمائیں اور مجھے اپنی نورانی و روحانی مدد سے ہمیشہ نوازیں۔

شاد آباد کرو ایہہ دل سبھ فوج تُسے شیطانی
بخش تصرف کامل ہادی نور ویکھا جسمانی
نور اللہ کر آیا تجلّی جوڑ شکل شاہانی
پیر عبداللہؒ شاہ گُل کھڑیا باغوں شاہ جیلانیؒ

مفہوم: اے میرے محبوب! میرے دل سے تمام نفسانی و شیطانی

خرافات اور وسوسوں کے انبار کو دور فرما کر میرے دل کو اللہ تعالیٰ کے دیدار و معرفت سے شاد و آباد فرمائیں۔ اے میرے محبوب مجھے ظاہر و باطن کا کامل تصرف، جس سے مجھے ہر دم دیدارِ الٰہی کی نعمت ملے سے نوازیں۔ اے میرے پیارے مہربان و ہادی آپؒ مجھے نورِ الٰہی کو اپنی پیاری مجسم صورت میں دکھائیں اور نورِ حقیقی کے دیدار سے بہرہ مند فرمائیں۔ بیشک آپؒ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نور ہیں اور سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی پاکیزہ اولاد مبارک ہیں۔

آپؒ کے القاب

آپؒ کو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی بارگاہِ اقدس سے ''سلطان الصابرین'' کے لقب سے نوازا گیا۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ آپؒ کو باطن میں ''پیر محمدؒ'' کے لقب سے مخاطب فرمایا کرتے تھے۔ آپؒ کے محرمِ راز شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے بھی آپؒ کی شان میں لکھے گئے کئی اشعار میں اس لقب کا ذکر فرمایا ہے۔

ہے مظہر انوارؒ ''پیر محمدؒ'' سائیں
ہے مخزن اسرار ''پیر محمدؒ'' سائیں

سلطان العارفینؒ سے امانتِ فقر کے حصول اور ان کے سلسلہ سے تعلق کی وجہ سے آپؒ کو سخی سلطان اور قبیلہ ہاشم اور قریش سے نسبت کی وجہ سے آپؒ کو ہاشمی قریشی کہا جاتا ہے۔

آپؒ کا فقہی مسلک

آپؒ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے اور فقہ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پیروکار تھے۔

ازواج اور اولاد

آپؒ نے مُدرجبانہ میں دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی سے پیر محکم الدینؒ کی ولادت ہوئی جو آپؒ کی حیات میں ہی لاولد فوت ہوئے۔ ان کا مزار دربار حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ کے ساتھ ہی باہر مغرب کی جانب ایک کمرے میں واقع ہے۔ دوسری شادی سے پیر عبدالحقؒ اور پیر عبدالرزاقؒ کی پیدائش ہوئی جن سے اولاد کا سلسلہ چلا۔

منتقلی امانتِ الٰہیہ

وصال سے دو روز قبل 8 صفر 1328ھ (بمطابق 19 فروری 1910ء) بروز ہفتہ آپؒ اپنے محرم راز سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کو ہمراہ لے کر سلطان العارفینؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلطان العارفینؒ کی اجازت سے امانتِ فقر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کو منتقل فرمائی۔

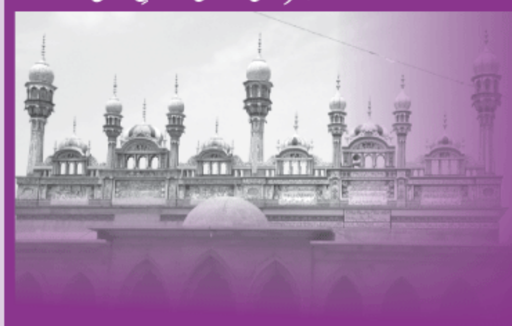
وصال مبارک

آپؒ 10 صفر 1328ھ بمطابق 21 فروری 1910ء بروز سوموار صبح کے وقت عالمِ فنا سے عالمِ بقا میں تشریف لے گئے۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ (ضلع جھنگ) سے مشرق کی جانب 13 کلومیٹر کے فاصلے پر مُڈ شریف میں ہے۔

میرے مرشد، ہادی، مجدد دین امامِ مبین سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سروری قادری کی انتھک محنت اور کوشش کی بدولت نہ صرف سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ بلکہ تمام مشائخ سروری قادری کے متعلق صحیح حقائق قارئین تک پہنچے۔ تفصیلی معلومات کے لیے مجدد دورِ حاضر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کا مطالعہ کریں اور فیض و برکتیں پائیں۔

استفادہ:
مجتبیٰ آخر زمانی (سلطان الفقر پبلیکیشنز رجسٹرڈ لاہور)
کلام مشائخ سروری قادری (سلطان الفقر پبلیکیشنز رجسٹرڈ لاہور)

سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل



شہبازِ عارفاں
حضرت سخی سلطان
پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ

تحریر: حافظ وقار احمد سروری قادری۔ لاہور

شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل ہیں۔ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ سے امانتِ فقر آپؒ کو منتقل ہوئی اس لحاظ سے آپؒ شجرہ فقر (جو آقا دو جہان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شروع ہوا) میں اٹھائیسویں نمبر پر ہیں۔ راہِ فقر کے لیے آپؒ کی خدمات نا قابلِ فراموش ہیں۔ آپؒ نے اپنے عارفانہ کلام کی صورت میں ایک وسیع علمی، ادبی اور فکری اثاثہ چھوڑا جو راہِ فقر کے طالبوں کے لیے بہترین توشہ ہے۔ آپؒ نے اپنے مرشد سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہؒ اور ان کے مرشد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی شان میں عارفانہ کلام لکھا جو وحدت، فنافی اللہ بقاباللہ اور دیدارِ الٰہی کا ایسا جامع درس ہے جس کے ایک ایک مصرعے کی شرح کرنے کے لیے کئی صفحات درکار ہیں۔ آیئے حضرت پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کی حیاتِ مبارکہ سے وہ موتی چننے کی کوشش کرتے ہیں جن کی بدولت انہوں نے راہِ فقر میں یہ مقام ومرتبہ حاصل کیا۔

آپؒ کا اسمِ گرامی محمد بہادر علی شاہؒ تھا۔ ایران کے شہر مشہد سے تعلق ہونے کی وجہ سے 'المشہدی' آپؒ کے نام کا حصہ بنا۔ حضرت امام بریؒ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا شاید اسی وجہ سے مختلف روایات میں پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کو حضرت بری امامؒ کی اولاد لکھا جاتا رہا ہے حالانکہ حضرت بری امامؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ خاندانِ سادات کے نسب کی وجہ سے 'سیّد' اور حضرت امام موسیٰ کاظمؒ کی اولاد پاک سے ہونے کی بدولت 'کاظمی' آپؒ کے نام کا حصہ بنا۔ آپؒ کا شجرہ نسب حضرت امام موسیٰ کاظمؒ سے ہوتا ہوا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔

شجرہ نسب

آپؒ کا قبیلہ ایران سے ہجرت کر کے اُس وقت کے ہندوستان اور موجودہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع راولپنڈی کے قریب آ کر آباد ہوا۔ آپؒ کے والدین راولپنڈی سے ہجرت کر کے پہلے چکوال اور پھر شورکوٹ (ضلع جھنگ) سے شمال مغرب کی جانب قصبہ ''حسُو والی'' میں آباد ہوئے۔ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کی ولادت باسعادت 16 اگست 1801ء بمطابق 5 ربیع الثانی 1216ھ بروز اتوار بوقتِ فجر قصبہ حسُو والی میں ہی ہوئی۔ آپؒ ازل سے فقر کے لیے منتخب شدہ تھے اس لیے بچپن ہی سے آپؒ کا رجحان دین کی طرف تھا۔ باقی بچوں کے برعکس آپؒ کی طبیعت دنیاوی مشاغل کی طرف

مائل نہ تھی۔ نورِ فقر بچپن ہی سے آپؒ کے چہرہ مبارک سے عیاں تھا جس کی بدولت آپؒ اپنے باقی بھائیوں سے منفرد اور نمایاں نظر آتے تھے۔ ان معاملات کو دیکھتے ہوئے آپؒ کے والد گرامی سیّد فتح علیؒ بھانپ گئے کہ یہ کوئی معمولی بچہ نہیں ہے۔ ضرور مستقبل میں اللہ پاک نے اس سے کوئی اہم کام لینا ہے کیونکہ سیّد فتح علیؒ خود بھی ایک صوفی منش، درویش صفت اور دیندار انسان تھے اور حضرت سخی سلطان باھُوؒ سے بہت عقیدت رکھتے تھے اس لیے اکثر دربار سلطان باھُوؒ پر حاضری دیا کرتے۔

جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی اہم کام لینا ہوتا ہے تو ان کو نفس، دنیا اور شیطان کے ہاتھوں ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ ابتدا سے ہی ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ لہٰذا پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کی ابتدائی تربیت کے لیے اللہ پاک نے کچھ اس طرح سامان فرمایا کہ آپؒ کے والد کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس بچے کو بھی دربار سلطان باھُوؒ پر لے جایا کریں۔ درحقیقت دربار سلطان باھُوؒ ہی پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کی ابتدائی درسگاہ تھی۔ جہاں سلطان باھُوؒ باطنی طور پر آپؒ کو خوب سیراب کرتے تھے۔ اس تربیت کی بدولت آہستہ آہستہ آپؒ کے سینے میں عشقِ حقیقی کی چنگاری سلگنے لگی یہاں تک کہ آپؒ 8 سال کی عمر کو پہنچ گئے۔ آپؒ کے والد نے سوچا کہ اب آپؒ کو باقاعدہ دینی تعلیم دلوانی چاہیے۔ دینی تعلیم وتربیت کے حصول کے لیے آپؒ کے والد نے آپؒ کو اپنے مرشد حضرت پیر مولانا محمد عبید اللہ ملتانیؒ کے پاس ملتان بھیجنے کا ارادہ کیا اور اس سے قبل سات دن دربار سلطان باھُوؒ پر قیام کیا۔

پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے تقریباً سترہ دن پیر مولانا محمد عبید اللہ ملتانی کی درسگاہ میں گزارے۔ ان سترہ دنوں میں انتہائی دلچسپ معاملات پیش آئے۔ مولانا محمد عبید اللہ نے جب ابتدائی قاعدہ آپؒ کے سامنے رکھا تو آپؒ نے پورا قاعدہ پڑھ کر سنا دیا یہاں تک کہ پورا قرآن پاک سنا دیا۔ استادِ محترم نے خیال کیا کہ شاید بچہ گھر سے قرآن حفظ کر کے آیا ہے لہٰذا انہوں نے درسِ نظامی کی تعلیم دینا شروع کی لیکن یہاں بھی وہی ماجرا تھا۔ مولانا صاحب جو کتاب سامنے رکھتے وہ آپؒ کو ازبر ہوتی۔ مولانا عبید اللہ بڑے حیران و پریشان ہوئے۔ اسی حیرانی میں مولانا صاحب نے آپؒ کے والد کو خط لکھا کہ آپ کا بیٹا تعلیم مکمل کر چکا ہے لہٰذا آپ آ کر اسے واپس لے جائیں۔ خط پڑھ کر آپؒ کے والد بہت رنجیدہ اور مایوس ہوئے اور سوچا کہ شاید اُن کا بیٹا استاد کے معیار پر پورا نہیں اترا، یا پھر کوئی کوتاہی کر بیٹھا ہے۔ اسی کشمکش میں جب ملتان پہنچے تو مولانا صاحب نے یکسر مختلف صورتحال سامنے رکھی۔ آپؒ کے والد بھی تمام ماجرا سن کر بہت حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہے جبکہ ان کے بیٹے نے تو ایسی کوئی تعلیم حاصل نہیں کی۔ والد محترم کے استفسار پر آپؒ نے یاد دلایا کہ ملتان آنے سے پہلے ہم سات دن تک سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے دربار پر قیام پذیر رہے تھے۔ اس دوران آپ نے حضرت سلطان باھُوؒ کی بارگاہ میں کرم ومہربانی کی دعا فرمائی تھی تو یہ اُسی دعا کا نتیجہ ہے کہ حضرت سلطان باھُوؒ نے سات دن میں مجھے علم لدنی عطا فرما دیا۔ یہ سن کر والد محترم آپؒ کو ملتان سے واپس دربار سلطان باھُوؒ پر لے آئے۔ حضرت سلطان باھُوؒ نے خواب میں آپؒ کے والد کو حکم دیا ''آپ اپنے بیٹے کو یہیں ہمارے پاس چھوڑ جائیں ہم اس کے نگہبان ہیں۔''

اس حکم کے بعد آپؒ کے والد نے آپؒ کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔

ذرا غور فرمائیں کہ جن علوم کے حصول اور پھر ان میں مہارت کے لیے سالہا سال درکار ہیں، سلطان باھُوؒ نے محض سات دن میں وہ علوم پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کو عطا فرما دیئے۔ سبحان اللہ!

آپؒ 8 سال کی عمر یعنی 1809ء میں دربار سلطان باھُوؒ پر قیام پذیر ہوئے اور اگلے 40 سال یہیں مقیم رہے۔ اس دوران آپؒ نے دربار پاک پر مختلف ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیئے جن میں زائرین کے وضو کے لیے پانی بھرنا، ان کو ٹھہرانے کا بندوبست کرنا، لنگر کی تقسیم اور دربار کی صفائی ستھرائی جیسے کام شامل ہیں لیکن اسی عرصہ میں جو سب سے اہم خدمت آپؒ نے سرانجام دی وہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی فارسی کتب کے نسخہ جات کی نقل کر کے انہیں محفوظ

کرنا ہے۔ان کتب میں شمس العارفین، گنج الاسرار، کلید التوحید کلاں، کلید التوحید خورد، عین الفقر، عقلِ بیدار اور نور الہدیٰ کلاں شامل ہیں۔

دربار پر قیام کے دوران آپؒ کا اہم معمول یہ تھا کہ آپؒ روزانہ ذکرو تصور اسم اَللّٰہُ ذات کیا کرتے تھے۔ذکروتصور اسم اَللّٰہُ ذات نے آپؒ کے سینے میں سلگتی عشقِ حقیقی کی دہکتی چنگاری کو الاؤ بنا دیا کیونکہ یہی وہ واحد عبادت ہے جس کے ذریعے انسان کا باطن پاک صاف ہوکر اس قابل بنتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب و دیدار حاصل کر سکے۔ جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک حدیث مبارکہ میں فرمایا:

☆ لِكُلِّ شَيْءٍ مُصْقِلَةٌ وَّ مُصْقِلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى

ترجمہ: ہر چیز کے لیے صیقل (صفائی کرنے والی چیز) ہے اور دِل کی صیقل اسم اَللّٰہُ کا ذکر ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

دل کر صیقل شیشے وانگوں باھُوؒ، دور تھیون کُل پردے ھُو

ترجمہ: اپنے دل کو آئینہ کی طرح پاک وصاف کر لے تو تیرے تمام حجابات دور ہو جائیں گے کیونکہ آئینہ جتنا صاف ہوتا ہے عکس اتنا ہی واضح نظر آتا ہے۔

پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ دربار سلطان باھوؒ پر مختلف ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ اور ذکروتصور اسم اَللّٰہُ ذات کی مشق کی پابندی بھی کرتے رہے۔جس کی بدولت باطن میں اعلیٰ منازل طے کرتے چلے گئے۔چالیس سال بعد یعنی 1849ء میں حضرت سلطان باھوؒ نے آپؒ کو اجازت دی کہ اب آپؒ اپنے گھر واپس تشریف لے جائیں اور ہر ماہ کی محفل میں شامل ہو جایا کریں۔ 1861ء تک یہی معمول رہا۔1861ء میں ایک روز دربار سلطان باھوؒ پر حاضری کے دوران آپؒ کو سلطان باھوؒ کی جانب سے حکم ملا کہ شورکوٹ جا کر پیر محمد عبد الغفور شاہؒ کے دستِ مبارک پر بیعت

<u>سی حرفی در شان</u>

سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان
پیر محمد عبد الغفور شاہ ہاشمی قریشی سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ

آ: آ میاں میرے دوستا، میرے پیر دا نور ظہور ویکھو
موضع مُڈ مشہور خبیث آہا، اج مُڈ شریف دا نور ویکھو
ظاہر عام نوں فیض دوا دا ای، باطن صادقاں دا کوہِ طور ویکھو
سلطان بہادر شاہؒ دریا ہے بخشش صحیح، صورت عبد تے معنے غفور ویکھو

خ: خوف نہیں طالباں صادقاں نوں، جیندا پیر اکمل دستگیر ہووے
چہرا پیر دا بدر منیر بھائی، طالب ویکھ کے روشن ضمیر ہووے
پیر پورا کرے تروٹاں ساریاں نوں ،ہر امر تے اوہ قدیر ہووے
سلطان بہادر شاہؒ ویکھے ہر حال تیرے، اوہ علیم، کلیم، بصیر ہووے

کریں۔لہٰذا آپؒ نے 2 اگست 1861ء بمطابق 25 محرم الحرام 1278ھ بروز جمعتہ المبارک شورکوٹ جا کر سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہؒ کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی[1]

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے اپنا بچپن' لڑکپن' جوانی سب کچھ اللہ کے نام پر وقف کر دیا۔اپنی ذاتی خواہشات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی کو عزیز رکھا اور وفا و استقامت سے اپنی زندگی کے 53 سال دربار سلطان باھوؒ پر گزار دیئے۔آپؒ نے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں جو سی حرفی لکھی اس کے ایک بیت میں کچھ یوں فرماتے ہیں:

عشق دا مکتب کھولیا ہے' سلطانؒ سوہنے عالیشان سائیں
داخل مکتب ہوون' جانن یکساں سود زیان سائیں
دَسّے الف وکھائے ہِک' صحیح استاد ہے اہلِ عرفان سائیں
سلطان بہادر شاہؒ مدارج طے ہوون' ہِک آن تے ہِک زمان سائیں

مفہوم: حضرت سخی سلطان باھوؒ نے طالبانِ مولیٰ اور سچے عاشقوں کے لیے عشق کا مدرسہ کھول رکھا ہے۔جو طالبانِ مولیٰ اس مدرسہء عشق میں داخل ہوتے ہیں حضرت سلطان باھُوؒ ان کی ایسی عالیشان تربیت فرماتے ہیں کہ ان طالبوں کی نظر میں دنیاوی نفع ونقصان کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہتی یعنی ان کے لیے سونا اور مٹی ایک برابر ہو جاتے ہیں۔سلطان باھوؒ اللہ پاک کی معرفت رکھنے والے صحیح استاد ہیں جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ذکر و تصور سکھاتے ہیں جس کی بدولت دیدارِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور طالب کو ایک ہی لمحے میں باطن کے درجات طے کروا دیتے ہیں۔

چونکہ حضرت پیر سیّد بہادر علی شاہؒ نے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی زیرِ نگرانی اور زیرِ تربیت باطن کی منازل طے کرنا شروع کی تھیں اور ایک طویل عرصہ آپؒ نے دربار پر گزارا اس لیے پیر بہادر علی شاہؒ آپؒ سے خاص محبت رکھتے تھے۔

دربار سلطان باھوؒ پر ہر رات ایک باطنی محفل سجا کرتی تھی جس میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کے تمام خلفا اپنے مراتب کے لحاظ سے ترتیب وار نشست فرما ہوا کرتے تھے۔اس لحاظ سے پیر بہادر علی شاہؒ سب سے آخری نمبر پر بیٹھتے۔ایک رات پیر بہادر علی شاہؒ حاضری کے لیے دربار شریف کی طرف روانہ ہوئے تو شدید آندھی اور طوفان نے آلیا۔ملاح نے اس طوفان میں کشتی دریا میں ڈالنے سے انکار کر دیا۔آپؒ ایک پکے اور سچے عاشق تھے تو یہ کیسے گوارا کرتے کہ محبوب کی محفل میں غیر حاضری لگ جائے۔پھر کیا تھا' آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر شدید طوفان میں دریا میں چھلانگ لگا دی اور دریا کی لہروں کو عشق کے چپّو سے چیرتے ہوئے پار کر کے دربار پر محفل میں پہنچ گئے۔

؎ تدوں فقیر شتابی بندا' جد جان عشق وِچ ہارے ھُو

یعنی فقیر تب ہی کامل ہوتا ہے جب عشق میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے اور ''لا'' کی تلوار سے خواہشاتِ نفس کا خاتمہ کر دیتا ہے۔اپنا گھر بار' مال ومتاع اور اپنی ہستی تک داؤ پر لگا دیتا ہے پھر اپنے آپ کو عشق کی آگ میں جلا کر فنا کر لیتا ہے۔بس تب ہی وہ مسلمان سے مومنین بن کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی رمز کا عارف اور کامل بنتا ہے۔

جب طالب اپنی طلب میں سچا اور کھرا ہو' میدانِ عشق کے تمام امتحان ثابت قدمی سے عبور کرتا چلا آ رہا ہو تو پھر اللہ پاک ایسے طالب کو خوب نوازتا ہے۔اُس رات پیر بہادر علی شاہؒ کو بارگاہِ سلطان العارفینؒ میں وہ مقام ملا جو قابلِ رشک ہے۔آپؒ آخری نشست سے ترقی کر کے پہلی نشست پر آ گئے۔سلطان باھوؒ نے آپؒ کو ''پیر صاحب'' کے لقب سے نوازا اور بعد ازاں آپؒ لوگوں میں ''حضور پیر صاحب'' کے نام سے مشہور ہوئے۔آپؒ حضرت سخی سلطان باھوؒ کی کسوٹی پر بطورِ طالبِ مولیٰ پورا اترے۔آپؒ کی انتہا درجے کی ثابت قدمی' وفا اور بے مثال عشقِ حقیقی کے پیشِ نظر سلطان العارفین نے آپؒ کو اپنا خزانۂ فقر نہ صرف عطا کیا بلکہ اس خزانے کا نگران بھی مقرر کیا۔حضرت سلطان باھوؒ نے آپؒ کو حکم فرمایا:

---

[1] روایت سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ جو انہوں نے اپنے مرشد حضرت سخی سلطان محمد عبد العزیزؒ سے سماعت کی۔

’’یہ خزانہ جو تمہیں عطا ہوا ہے یہ سلطان الفقر پنجم (یعنی میرا) کا خزانہ ہے جو تم نے سلطان الفقر ششم کو منتقل کرنا ہے۔ یہ معاملہ فقر کے مختارِ کُل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے منظور ہو چکا ہے اور پیرانِ پیر غوث الاعظمؓ اس پر مہر ثبت کر چکے ہیں۔‘‘ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے دریافت کیا کہ میں اُسے کیسے پہچانوں گا؟ سلطان العارفینؒ نے فرمایا’’میری اولاد میں ایک مردِ کامل پیدا ہو گا جو ختنہ شدہ اور ناف بریدہ ہو گا‘ اس کے گھر سلطان الفقر ششم کی ولادت ہو گی۔‘‘

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی بارگاہ سے آپؒ کو ’’شہبازِ عارفاں‘‘ کا لقب ملا۔

حاصلِ تحریر یہ کہ فقر میں کمال عشق سے حاصل ہوتا ہے۔ فقر دراصل ہے ہی عشق۔ علامہ اقبال کا یہ شعر آپؒ کی شخصیت کی بہترین عکاسی کرتا ہے:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

یہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک پہلو تھا جس میں آپؒ نے بطورِ طالب العلم اور طالبِ مولیٰ ایک تاریخ رقم کی۔ دوسرے دور میں آپؒ کی زندگی کا وہ پہلو نکھر کر سامنے آتا ہے کہ جب آپؒ مسندِ تلقین و ارشاد پر فائز ہوئے۔

آپؒ نے تقریباً 49 سال اپنے مرشد حضرت سخی سلطان پیر محمد عبد الغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ کی رفاقت اور صحبت میں گزارے اور ان کے وصال تک اُن سے جدا نہ ہوئے۔ اپنے مرشد کے وصال کے بعد آپؒ حسو والی سے ہجرت فرما کر کچھ عرصہ عارضی طور پر دیوا سنگھ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان مقیم رہے۔ جلد ہی آپؒ دیوا سنگھ سے مستقل طور پر موضع فرید محمود کاٹھیہ (شورکوٹ سے 14 کلومیٹر کے فاصلے پر جھنگ روڈ پر اڈہ قاسم آباد سے مشرق کی جانب 2 کلومیٹر) ہجرت فرما گئے۔ جب پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ موضع فرید محمود کاٹھیہ تشریف لائے تو لوگ دین اور معرفتِ الٰہی سے بے بہرہ‘ جہالت کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ لہٰذا آپؒ نے ایک جگہ ڈیرہ لگایا جو بعد میں ’’پیر دی بھنیڑی‘‘ کے نام سے مشہور ہوئی اور یہیں سے اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کا مشن شروع کیا۔ آپؒ کی دعوتِ حق پر لبیک کہتے ہوئے لوگ جوق در جوق نورِ معرفت سے مستفید ہونے لگے۔

سنتِ نبویؐ پوری کرنے کی خاطر آپؒ نے ایک نکاح بھی فرمایا مگر آپؒ کے معمولاتِ زندگی کی بنا پر بیوی سے نبھا نہ ہو سکا۔ آپؒ کی بیوی اور سسرال والوں کا اصرار تھا کہ راہِ فقر کو چھوڑ کر دنیاداری پر توجہ دیں‘ کوئی کام کاج یا کاشتکاری کریں۔ ان نادانوں کو کیا خبر تھی کہ جس دل سے دنیا نکل چکی ہو اور عشقِ حقیقی نے اپنے ڈیرے جما لیے ہوں وہاں اللہ پاک کی ذات کے سوا کوئی دوسرا نہیں سما سکتا۔

کاجل دارُو کرکرا سرمہ سہا نہ جائے
جن نین میں پی بسے دُوجا کون سمائے

مقامِ فنا فی ھُو پر فائز آپؒ کہاں اس دنیا‘ نفس اور شیطان مردود کے چنگل میں آنے والے تھے۔ آپؒ نے راہِ فقر کو چنا اور اپنے اور اللہ کے درمیان حائل ہر رکاوٹ کو دور کر کے اپنی تمام عمر تجرد میں گزار دی۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں۔ بلاشبہ آپ راہِ فقر کے وہ فقیر کامل ہیں جنہوں نے ازل سے ابد تک اپنے محبوب اپنے ربّ کے سوا کچھ دیکھا نہ سنا اور نہ چاہا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت سلطان باھُوؒ کے اس فرمان کے عین بعین تھے’’اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔‘‘

اس آزمائش کے بعد آپؒ نے اپنی تمام تر توجہ اپنے مرشد کامل اکمل اور حضرت سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کو عام کرنے پر مامور کر دی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے انقلابی اقدام اٹھائے۔ راہِ فقر کی تاریخ میں آپؒ وہ پہلے مردِ مومن تھے جنہوں نے سونے کے اسم اَللّٰہُ ذات تیار کروائے اور سینکڑوں کی تعداد میں طالبانِ مولیٰ کو اس نعمت سے نوازا۔ آپؒ اسم اَللّٰہُ ذات کی عبارت خود رقم فرماتے اور پھر اس پر سونا لگانے کے لیے ملتان میں ایک سنار کے پاس بھیج دیتے۔ (سونے کے اسم اَللّٰہُ ذات تیار کرنے کا سلسلہ دوبارہ سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ نے شروع فرمایا اور اس مقصد کے لیے پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کے زمانے کا سونے

کا اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی بطور نمونہ استعمال کیا گیا)۔

یوں تو طالبانِ مولیٰ قرب و جوار سے فقر کی دولت حاصل کرنے کے لیے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے لیکن آپؒ نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کی کوشش میں صرف ایک جگہ بیٹھ کر فیض بانٹنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بہت سے تبلیغی سفر کیے۔ زیادہ تر سفر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور، وہاڑی، ملتان، خانیوال اور میاں چنوں کے علاقوں کی طرف ہوا کرتے تھے۔

سینکڑوں طالبانِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض سے مستفید فرمانے کے بعد ابھی تک وہ ہیرا من موتی نہ ملا جسے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کا خزانہ فقر منتقل کرنا تھا۔

ایک رات عشاء کی نماز کے بعد ایک 21 سالہ نوجوان سلطان العارفینؒ کے دربار شریف پر آپؒ کی بارگاہ میں عرض گزار تھا کہ میں بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی اولادِ پاک سے دستِ بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ نوجوان جس نعمت کا سوال لیکر حاضر ہوا تھا وہ نعمت تو دربار سلطان باھوؒ پر ہی اس کے مقدر ہونا تھی۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ مزار مبارک سے باہر تشریف لائے اور اپنے دائیں ہاتھ سے اس نوجوان کی دائیں کلائی پکڑ کر فرمایا کہ آپؒ چاہے بغداد شریف چلے جائیں یا مدینہ شریف تشریف لے جائیں، ہوگا وہی جس کا فیصلہ بہت پہلے ہو چکا ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس پر مہر لگا چکے ہیں اور سیّدنا غوث الاعظمؓ بھی اس فیصلے پر اپنی مہرِ تصدیق ثبت کر چکے ہیں وہ یہ کہ آپ کی بیعت سلطان بہادر علی شاہؒ کے ہاتھ پر ہوگی لہٰذا ابھی اور اسی وقت آپ کی بیعت سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ سے کروائی جاتی ہے۔ حضرت سلطان باھوؒ نے پیر بہادر علی شاہؒ کو فرمایا ''پیر صاحب آپ انہیں دستِ بیعت فرمائیں۔'' یہ وہی گوہر نایاب تھا جس کو حضرت سلطان باھوؒ کا خزانہ فقر منتقل ہونا تھا اور جن کے متعلق حضرت سلطان باھوؒ پہلے ہی سلطان پیر بہادر علی شاہؒ کو آگاہ کر چکے تھے۔ پیر بہادر علی شاہؒ نے عرض کی ''حضور آپ کی اولاد ہے آپؒ خود ہی انہیں دستِ بیعت فرمائیں'' حضرت سلطان باھوؒ نے پھر فرمایا ''پیر صاحب آپ انہیں دستِ بیعت فرمائیں'' اسی طرح جب تیسری بار حضرت سلطان باھوؒ نے حکم فرمایا تو پیر بہادر علی شاہؒ نے اس نوجوان کو دستِ بیعت فرما لیا۔ اُس عظیم ہستی کا اسمِ گرامی سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ ہے جو کہ حضرت سلطان باھوؒ کے خانوادہ سے تھے۔ اس طرح امانتِ فقر ایک مرتبہ پھر حضرت سخی سلطان باھوؒ کے خاندان میں واپس آ گئی۔ یہ 13 مارچ 1932ء (6 - ذیقعد 1350ھ) اتوار کا مبارک دن تھا۔ بیعت کے روز سے لے کر اپنے مرشد کامل اکمل شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کے وصال تک حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے اپنا تمام وقت مرشد کی رفاقت اور خدمت میں گزارا۔ آپؒ کی کوشش ہوتی تھی کہ اپنے مرشد کا ہر کام خود سرانجام دیں۔

حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ پیر بہادر علی شاہؒ کے واحد خلیفہ اکبر ہیں اور کوئی خلیفہ اصغر نہ تھا۔ پیر بہادر علی شاہؒ امانتِ فقر سلطان محمد

کلام پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ
درشان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ

مُڈ شریف نشان رحمٰن دا
مسجود ملائک جن انسان دا
دشمن نفس اخبث شیطان دا
ہے مظہر انوار پیر محمد سائیں
ہے مخزن اسرار پیر محمد سائیں
فیاضِ جہان محبوبِ الٰہی
روشن فیض از ماہ تا ماہی
علوی سفلی نامتناہی
پاون فیض جو ہن ہشیار پیر محمد سائیں
ہے مخزن اسرار پیر محمد سائیں

عبدالعزیزؒ کومنتقل کرنے کے بعد تقریباً دوسال حیات رہے مگر اس قلیل عرصہ میں ہی آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو انتہادرجے کا باطنی عروج عطافرما کر مقامِ فنافی ھُو پر پہنچادیا۔

پیر بہادرعلی شاہؒ صرف طالبانِ مولیٰ پر ہی مہربانی فرماتے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا رازان پر کھول دیتے۔ جن پر یہ نظرِ عنایت ہوجاتی وہ دیدارِ الٰہی میں اس قدر مستغرق ہوجاتے کہ ظاہری حواس معطل ہوجاتے۔ لنگر تیار کرنے والے مریدین کی بھی یہی کیفیت تھی۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات میں اس قدر محو اور غرق ہوجاتے کہ روٹیاں اور سالن جل جاتے پھر یہی جلی ہوئی روٹیاں اور سالن حضور پیر صاحب کو بھی کھانا پڑتا۔ ایک روز حضرت سلطان باھُوؒ نے پیر صاحب کو حکم دیا کہ سالکین پر حسبِ برداشت فیض جاری کیا کریں اور سالکین کی برداشت اور وسعت کے مطابق اسمِ اَللّٰہُ ذات کا راز منکشف کریں ورنہ تمام کی حالت مجذوبی ہوجائیگی، ہاں جب مریدوں پر نزع کا وقت ہوتب جتنا چاہیں اسمِ اَللّٰہُ ذات کھول دیں اور جتنا چاہیں نواز دیں۔

سلسلہ فقر کا یہ درخشاں ستارہ پیر سیّد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ 27 فروری 1934ء بمطابق 14 ذیقعد 1352ھ بروز منگل اس دارِفانی سے پردہ فرما گیا۔

آپؒ نے 132 سال 6 ماہ اور 11 دن کی عمر پائی لیکن زندگی کے آخری لمحہ تک آپؒ کے حسن و جمال میں کوئی فرق نہ آیا۔ چہرۂ مبارک نورِ حق سے تاباں تھا۔ سر مبارک بڑا' بینی مبارک بلند اور قد درمیانہ تھا۔ داڑھی مبارک طول وعرض میں برابر تھی۔ ریش مبارک کو دونوں رخساروں کی طرف اسطرح سنوارتے تھے کہ درمیان میں مانگ (سیون) بن جاتی تھی جو آپؒ کے روپ کو مزید چار چاند لگادیتی تھی۔ آنکھیں بڑی بڑی اور مخمور' سر کے بال کانوں کے نیچے تک رہتے تھے۔ جسم بھرا بھرا' ہتھیلیاں ریشم کی طرح نرم اور انگلیاں لمبی اور مخروطی تھیں۔ کمال درجے پر فائز ہونے کے باوجود انتہائی سادہ لباس (تہمد اور کرتہ) استعمال کرتے تھے۔ کبھی کبھار لمبا کوٹ پہن لیتے۔ عموماً سفید دستار پہنتے لیکن سبز دستار بھی استعمال کرلیتے تھے۔ پاؤں میں کھسہ استعمال فرماتے۔

آپؒ کا مزار مبارک ''پیر دی بھنیڑی موضع فرید کوٹ'' میں ہے۔ سلطان باھُوؒ کے حکم کے مطابق آپؒ کا مزار فقر کا مرکز بن گیا۔ ''حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو اپنے مرشد حضرت سخی سلطان پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کے مزار پر جاکر اُن سے فوراً حل کروالیتے۔'' (کراماتِ عزیزیہ)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کا بھی یہی معمول تھا۔ آپؒ نے جو بھی کام شروع کرنا ہوتا تو اس کا آغاز دربار پیر بہادر علی شاہؒ سے کرتے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس' جو کہ سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام ہیں' کا بھی مسند تلقین وارشاد سنبھالنے کے آغاز میں یہی معمول رہا۔ جب کبھی بھی راہِ فقر میں کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو دربار سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کا رُخ فرماتے۔

شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد بہادر علی شاہؒ نے فیضِ سلطانی یعنی اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے جو سلسلہ شروع کیا وہ آج بھی جاری وساری ہے۔ امانتِ فقر سلطان محمد عبدالعزیزؒ سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کو اور پھر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقل ہوئی۔ پیر بہادر علی شاہؒ کی طرح آپ مدظلہ الاقدس بھی اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام فرما رہے ہیں۔ آج کے اس پُرفتن دور میں فقر کا مرکز سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فیض پانے اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین

استفادہ کتب:

- مجتبیٰ آخرالزمانی
- کلام مشائخ سروری قادری
- ابیاتِ باھُوؒ کامل
- شمس الفقرا

☆☆☆☆☆

شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر محمد بہادر علی شاہؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل



سلطان الاولیا
حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ



مولانا محمد اسلم اعوان سروری قادری۔لاہور

نام نامی اسمِ گرامی محمد عبدالعزیز اور آپؒ کا لقب مبارک سلطان الاولیا ہے جو کہ آپ کو بیعت کے بعد بارگاہِ غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؓ سے عطا ہوا یعنی تمام اولیا کے بادشاہ۔ ولی کی جمع ہے اولیا اور سلطان کے معنی بادشاہ۔ شہباز عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کے بعد امانت فقر سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو منتقل ہوئی آپؒ ہی وہ ہستی ہے جن کی وساطت سے امانتِ فقر دوبارہ خاندانِ باھوؒ سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے حوالے کرنے کیلئے منتقل ہوئی۔

سلسلہ نسب

آپؒ کا تعلق قبیلہ اعوان سے ہے اور سلطان باھوؒ کی اولاد پاک سے ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے سلطان محمد عبدالعزیزؒ بن سلطان فتح محمدؒ بن سلطان غلام رسولؒ بن سلطان غلام میرانؒ بن سلطان ولی محمد بن سلطان نور محمدؒ بن سلطان محمد حسینؒ بن سلطان ولی محمدؒ بن سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ۔

آپؒ کے والد سلطان فتح محمدؒ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی سلطان فتح محمدؒ ایک سادہ مزاج اور صوفی انسان تھے ایک دن حضرت سخی سلطان باھوؒ کے دربار پاک کا طور نامی خلیفہ ان کے ہاں مہمان ہوا۔ خلیفہ نے ان کو خود کام کرتے دیکھ کر پوچھا ''کیا آپ کا کوئی بیٹا نہیں ہے جو اس عمر میں آپ خود کام کر رہے ہیں؟'' سلطان فتح محمدؒ نے نفی میں جواب دیا۔ اس خلیفہ نے واپس جا کر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کے ہاں باطنی عرض گزاری کی کہ آپ مہربانی فرمائیں اللہ پاک سلطان فتح محمدؒ صاحب کو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ اسی رات خلیفہ طور کو خواب میں بشارت دی گئی کہ سلطان فتح محمد کے ہاں دو بیٹے ہونگے ان میں سے ایک فقیر ہوگا اسکی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوگا اور دوسرا امیر ہوگا۔ اس دعا کی برکت سے ادھیڑ عمری میں سلطان فتح محمدؒ کے ہاں دو بیٹے سلطان عبدالعزیزؒ اور سلطان محمد شریف پیدا ہوئے۔

ولادت باسعادت

حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ کی ولادت باسعادت 12 مارچ 1911ء بمطابق 12 ربیع الاوّل 1329ھ بروز اتوار بوقتِ سحر قصبہ سمندری دربار حضرت سخی سلطان باھوؒ گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں ہوئی۔ آپؒ سلطان العارفین سلطان باھوؒ کی بشارت کے مطابق ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

پہلی نظر اور دیدارِ مرشد

ولادت باسعادت کے بعد سات دن تک آپ نے آنکھیں نہیں کھولیں جس پر آپؒ کے والد محترم سلطان فتح محمدؒ آپؒ کو دربار حضرت سخی سلطان باھوؒ پر لے گئے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان محمد بہادر علی شاہ کاظمیؒ اس وقت دربار شریف پر قیام پذیر تھے سلطان فتح محمدؒ نے ان کی بارگاہ میں عرض کی میرا یہ بیٹا آنکھیں نہیں کھولتا آپ مہربانی فرمائیں۔ جونہی سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے سلطان محمد عبدالعزیز کو گود میں لیا تو آپ نے آنکھیں کھول دیں اس طرح گویا

آ پکی پہلی نظر ہی مرشد کے دیدار کیلئے کھلی۔ حضرت علیؓ کے متعلق بھی روایت ہے کہ ولادت کے بعد آنکھیں نہیں کھول رہے تھے۔ آ پکی والدہ ماجدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میرا یہ بیٹا آنکھیں نہیں کھول رہا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علیؓ کو گود میں لیا جونہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو گود لیا تو حضرت علیؓ نے آنکھیں کھول دیں پہلی نظر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور پر پڑی اس طرح آپ نے بھی پہلی نظر مرشد کے چہرہ پر ڈالی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرح آپ کو پہلا دیدار مرشد کا ہوا۔ یہ سعادت حضرت علیؓ کی طرح آپؒ کو نصیب ہوئی۔

بچپن اور جوانی

بچپن سے ہی آپؒ کی شخصیت نورانی اور باوقار تھی جو بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملتا آپؒ کے اخلاق اور آ پکی گفتار سے متاثر ہوتا۔ آپؒ کا شباب عام لوگوں سے بہت مختلف تھا۔ آپؒ کم گو سنجیدہ مزاج اور متین شخصیت کے مالک تھے۔ فضول کاموں، کھیلوں اور گفتگو سے پرہیز فرماتے تھے۔ آپؒ کا اکثر وقت غور وفکر میں صرف ہوتا تھا۔

ظاہری و باطنی تعلیم

آپؒ نے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی طرح کوئی ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ باطنی تعلیم آپؒ نے بیعت کے بعد اپنے مرشد پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ سے حاصل کی۔

بیعت

سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے 13 مارچ 1932ء بمطابق 6 ذیقعد 1350ھ بروز اتوار بعد نماز عشاء سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مزارِ اقدس پر سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

آپ کا عشقِ مرشد

آپؒ کا مرشد سے عشق کمال کو پہنچا ہوا تھا اس لیے ہمیشہ مرشد کی ہمراہی میں رہنے کی کوشش کرتے لیکن پھر بھی جب کبھی گھر تشریف لاتے اگلے ہی لمحے مرشد کے عشق میں تڑپ کر واپس مرشد کے پاس فرید محمود کا ٹھیہ چلے جاتے۔ ایک دفعہ آپؒ گھر سے مرشد کے پاس تشریف لے گئے وہاں سے پتہ چلا کہ پیر صاحب ٹینڈر والا چلے گئے ہیں جو کہ وہاں سے تقریباً 40 کلومیٹر دور ہے۔ آپؒ نے بغیر آرام کئے ٹینڈر والا کی طرف سفر شروع کر دیا آپ کے پاؤں میں نیا جوتا تھا جو تنگ تھا اور کاٹتا تھا جب آپؒ ٹینڈر والا پہنچے تو پتہ چلا کہ حضور پیر صاحب تلمبہ تشریف لے گئے ہیں۔ تلمبہ بھی ٹینڈر والا سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ہے ٹینڈر والا میں مریدین نے آپ کو مجبور کیا کہ آپؒ یہاں آرام فرمائیں لیکن مرشد کے عشق میں آپؒ اس قدر بے چین تھے کہ ایک لمحہ آرام نہ کیا۔ مریدین نے جب رہائش کیلئے مجبور کیا تو آپؒ بہانہ سے باہر تشریف لے گئے اور تلمبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ سخت اور نئے جوتوں کی وجہ سے آپؒ کے پاؤں میں چھالے (آبلے) پڑ گئے اور ان سے خون رسنا شروع ہو گیا لیکن کوئی بھی تکلیف اور رکاوٹ آپؒ کو عشق کے سفر سے روکنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ ادھر پیر بہادر علی شاہؒ کو کشف سے پتہ چل گیا کہ میرا عاشق اور محبوب تقریباً 100 کلومیٹر سفر طے کر کے زخمی پاؤں سے ہر رکاوٹ کو توڑتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ پیر بہادر علی شاہؒ نے بستر لگوایا اور زخموں کے علاج کے لئے مرہم تیار کروایا۔ جب آپؒ حضور پیر صاحبؒ کے پاس پہنچے تو حضور پیر صاحبؒ نے خود قینچی سے آبلے کاٹ کر ان پر مرہم لگایا اور آرام کرنے کا حکم دیا اور یہ حکم بھی دیا کہ آئندہ جب بھی ملنے آنا ہو گھوڑے پر سوار ہو کر آنا (کیونکہ آپؒ جب بھی مرشد کو ملنے جاتے تو گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے تھے اور عقیدتاً پیدل ہی جاتے تھے)۔

آپؒ کو اپنے مرشد سے عشق تھا تو آپؒ بھی اپنے مرشد کے محبوب تھے۔ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ آپ کو حضرت صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے اور ہمیشہ جب آپؒ کو سینے سے لگاتے تو فرماتے:

پھُلا وے گلاب دیا
تینوں سانبھ سانبھ رکھاں
میرے ماہیے دے باغ دیا

''کراماتِ عزیزیہ'' میں سلطان محمد فاروق صاحبؒ فرماتے ہیں کہ آپؒ کی کرامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا آپؒ اپنے مرشد حضرت سخی سلطان سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کے وصال کے بعد ان کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر ان سے فوراً حل کروا لیتے یہ آپ کی شانِ محبوبیت ہے۔

ازدواجی زندگی اور اولادِ صلبی

خاندان کے بزرگ اور رشتہ دار جب بھی شادی کے لیے سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو مجبور کرتے آپؒ ہمیشہ خاموشی اختیار فرماتے۔ آخر کار خاندان کے تمام بزرگ پیر بہادر علی شاہ صاحبؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کی شادی کے لیے عرض کیا۔ آپؒ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ رات کو پیر بہادر علی شاہ صاحبؒ نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سلطان محمد عبدالعزیزؒ نکاح پڑھا رہے ہیں تو آپؒ نے سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو شادی کا حکم دیا۔ اس حکم کی تعمیل میں 1933 میں آپؒ نے انگہ شریف (خوشاب وادی سون) میں اپنی ہم کفو خاتون محمودہ بیگم سے نکاح فرمایا اولادِ نرینہ میں آپؒ کے چار صاحبزادے ہوئے:

1۔ سلطان محمد صفدر علیؒ
2۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ
3۔ سلطان محمد فاروقؒ
4۔ سلطان محمد معظم علی صاحب

ہجرت

27 فروری 1934ء میں آپؒ کے مرشد پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ وصال فرما گئے اس کے بعد آپؒ سمندری سے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مزار مبارک سے شمال مشرق کی طرف نصف کلومیٹر کے فاصلے پر منتقل ہو گئے جو اب آستانہ عالیہ سلطان محمد عبدالعزیزؒ کے نام سے معروف ہے اور اس منتقلی کو آپؒ نے ''ہجرت'' کا نام دیا۔ یہاں آ کر آپؒ نے پکے مکانات کی بجائے ''چھپڑ'' (جھونپڑے) بنا کر رہائش اختیار کی۔ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا کہ اپنے بہترین گھروں کو چھوڑ کر ''چھپڑوں'' (جھونپڑوں) میں رہائش اختیار کرنا عجیب ہے مگر آپؒ نے فرمایا کہ فقیر کے لیے مکان ضروری نہیں ہے۔

وظائف اور روزانہ کی مصروفیات

پابندیٔ وقت کا یہ عالم تھا کہ ایک لمحہ کی کمی بیشی بھی طبیعت پر گراں گزرتی۔ آپؒ کا معمول تھا کہ صبح تین بجے اٹھ کر چائے پیتے اور وظائف پڑھتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی اور نمازِ فجر کے بعد ایک گھنٹہ کے لیے تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات میں مشغول رہتے اسکے بعد طالبانِ مولیٰ کو تلقین وارشاد فرماتے پھر دن کے معمولات جاری رہتے۔ وقت کی اس قدر پابندی اور کبھی نماز قضا نہ ہونے دینا ایک کرامت سے کم نہیں۔ صبح و شام کے وقت طویل چہل قدمی بھی آپؒ کے معمول میں شامل رہی۔ اس چہل قدمی میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ آپؒ کے ہمراہ ہوتے۔

تلقین وارشاد

آپؒ کے پاس ہر مزاج کے لوگ آتے اور آپؒ ان کو ان کی طلب کے مطابق فیض عطا فرماتے اور اسم اَللّٰہُ ذات کی تلقین فرماتے مگر آپؒ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپؒ اسم اَللّٰہُ ذات ہر کسی کو عطا نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف طالبانِ مولیٰ کو عطا فرماتے تھے۔ آپؒ کا تلقین وارشاد کا انداز بھی روایتی طریقے سے ہٹ کر تھا آپ جس کسی کو بھی کوئی بات سمجھانا چاہتے اس حکمت سے سمجھاتے کہ وہ سمجھ بھی لیتا اور مشکور بھی رہتا۔

حسنِ اخلاق

آپؒ کی سیرت اور صورت مبارکہ اس قدر جامع اور دلکش تھی کہ جو کوئی آپؒ کی زیارت کرتا آپؒ کے دامِ غلامی میں آجاتا تھا۔ آپ کے منور چہرہ مبارک کو کوئی ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھ سکتا اور نہ کسی کو بات کرنے کی جرات ہوتی یعنی بات حلق میں اٹک جاتی حتیٰ کہ آپؒ خود پوچھ

لیتے۔ ریش مبارک گھنی تھی اس کو طول وعرض میں برابر رکھتے تھے اور اس میں کنگھی اس طرح فرماتے کہ بال کانوں کی دونوں لوؤں کی طرف ہوجاتے اور درمیان میں سیون (مانگ) بن جاتی اس طرح ریش مبارک بہت دلکش اور خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔ آپؒ اس قدر رقیق القلب اور نرم خو تھے کہ آپؒ سے کسی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی تھی آپؒ کے پاس جو بھی حاجت مند آجاتا آپؒ اسے خالی نہ لوٹاتے بلکہ ہر حال میں اسے خوش کرنے کی پوری کوشش کرتے اور اگر پاس کچھ نہیں ہوتا تو گھر سے کپڑے وغیرہ لا کر اسے دے دیتے۔ کئی دفعہ اپنے غلاموں اور حاجت مندوں کو خود کھانا کھلاتے اور انہیں خوش کرنے کے لیے ہلکا سا مزاح بھی پسند فرماتے۔ آپؒ سفید تہبند اور کرتہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ سر پر سفید دستار اور پاؤں میں کھسہ استعمال فرماتے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی طرح آپؒ اکثر سفر میں رہتے تھے اور خاص طور پر گرمیوں میں کوئٹہ کی طرف جانا آپ کا معمول تھا۔ آپؒ نے قیامِ پاکستان سے قبل دہلی اور کابل کا سفر بھی فرمایا۔

خلفا

آپؒ کے ایک خلیفہ اکبر سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ ہوئے جن کو آپؒ نے امانتِ فقر منتقل فرمائی اور پانچ خلفا اصغر ہوئے جن کی تفصیل اسطرح سے ہے:

۱۔ سلطان صفدر علیؒ

۲۔ غلام محمدؒ (جنوبی افریقہ)

۳۔ حضرت عبداللہؒ

۴۔ پیر سید ولایت شاہؒ

۵۔ میاں جیونؒ

منتقلی امانتِ الٰہیہ

13 اپریل 1979ء بمطابق 6 جمادی الاوّل 1399ھ بروز جمعتہ المبارک اپنے وصال سے صرف دو سال قبل آپؒ نے اپنے مرشد حضرت سخی سلطان سید محمد بہادر علی شاہ کے مزار مبارک کے پاس بیٹھ کر سلطان صفدر صاحبؒ اور سلطان الفقر ششم سلطان محمد اصغر علیؒ کو بیعت فرمایا۔ آپؒ نے سلطان صفدر صاحب کو خلافت عطا فرمائی اور سلطان محمد اصغر علیؒ کو امانتِ فقر منتقل فرمائی۔

امانت فقر اور سجادہ نشینی یا گدی نشینی میں فرق

امانتِ فقر دل یعنی باطن میں منتقل کی جاتی ہے اور اس راز کو صرف محبوب (مرشد) ومحبّ (محرمِ راز) ہی جانتے ہیں۔ عوام الناس سے اس کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے تاکہ بروقت کسی بھی شر وفساد کو روکا جاسکے اور ظاہری دستار ظاہری خلافت یا نظام چلانے کیلئے سجائی جاتی ہے اس لئے فقیر کامل کے راز کو سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں۔ فقر نہ دستار کا محتاج ہے اور نہ ہی مزار کا کہ کوئی دربار یا مزار ہوگا تو اس کا فیض چلے گا ورنہ نہیں۔ یاد رکھیں سلطان العارفین کی تمام کتب اس بات کی گواہ ہیں کہ مالک الملکی فقیر کسی چیز کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ ہر چیز اسکی محتاج ہوتی وہ لایحتاج ہوتا ہے اور جز وکل کی ہر شے اسکے قبضے میں ہوتی ہے اور وہ کامل تصرف کا مالک ہوتا ہے۔ آستانے اور زمانے سب اسی کی ملکیت اور قبضے میں ہوتے ہیں۔ اس لئے فقر جہاں بھی ہو طالبانِ مولیٰ وہاں پہنچ جاتے ہیں اور بقول سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ "بو کستوری دی چھپدی ناہیں، بھانویں دے رکھیے سے پلے ھُو"۔ فقر کی خوشبو طالبانِ مولیٰ کو آہی جاتی ہے اور فقیر طالبانِ مولیٰ کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنے آپ کو منوالیتا ہے۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ کی یہ خوش نصیبی تھی کہ آپ کو محرمِ راز گھر سے ہی مل گیا لیکن وہ محرم راز خود فرماتے ہیں کہ میں نے صاحب زادگی کو دل سے نکال دیا اور ایک سچے طالب مولیٰ کی حیثیت سے اپنے مرشد پر ہر چیز کو نچھاور کر کے امانتِ فقر کو حاصل کیا اس سے معلوم ہوا کہ امانتِ فقر کیلئے صاحبزادہ ہونا ضروری نہیں۔ اس لئے صاحبزادہ ہونا یا گدی نشین ہونا اور بات ہے جبکہ فقر اور چیز ہے۔ یہی وہ بت تھے جو آپؒ نے اپنے اس فرمان (میں نے صاحبزادگی کو دل سے نکال دیا) سے پاش پاش کر دیئے۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے بھی اپنے مرشد کی خدمت سچے طالبِ مولیٰ کی حیثیت سے کی نہ کہ صاحبزادہ بن کر کیونکہ آپؒ بھی خانوادہ سلطان العارفین میں سے تھے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہئے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

آپؒ کا فقہی مسلک اور سلسلہ فقر

آپؒ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے اور فقر میں امام ابوحنیفہ کے پیروکار تھے یعنی حنفی المسلک تھے اور اپنے مرشد شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخ ہیں۔

وصال مبارک

اپریل 1981ء کے آغاز میں ہی آپؒ کو آنکھوں کے آپریشن کے لئے لاہور میوہسپتال میں داخل کروایا گیا آپؒ نے 8 اپریل 1981ء کو فرمایا کہ مجھے آپریشن کی ضرورت نہیں کل 9 اپریل کو سلطان العارفینؒ کا عرس مبارک ہے میں اس میں ضرور شامل ہوں گا آپ لوگ مجھے گھر لے چلیں۔ سلطان محمد اصغر علیؒ اور سلطان محمد صفدر علیؒ نے اصرار کیا کہ آپریشن کروا کر ہی چلیں گے تو آپؒ نے فرمایا یاد رکھیں کہ میری موت لاہور میں لکھی جا چکی ہے۔ آپؒ کے اصرار پر سلطان محمد اصغر علیؒ آپؒ کو واپس لے گئے۔

آپؒ نے تیاری کر کے 9 اپریل کو عرس مبارک میں شمولیت کے لیے دربار شریف پر حاضری دی۔ 11 اپریل کو تکلیف بڑھ گئی تمام برادری نے مجبور کیا کہ لاہور چلے جائیں۔ جب آپ کو لاہور کے لیے لیکر چلنے لگے تو آپ نے فرمایا چلو ربّ کی رضا اسی طرح ہے آپ کو 12 اپریل کو صبح سات بجے لاہور میوہسپتال میں دوبارہ داخل کروایا گیا۔ اچانک آپؒ پر غشی طاری ہوگئی دوپہر ایک بج کر پندرہ منٹ پر آپؒ نے آنکھ کھولی اور پوچھا کہ وقت کیا ہے؟ ایک مرید نے بتایا کہ سوا ایک بج چکا ہے استفسار کے انداز میں فرمایا کہ نماز کا وقت ہے اس مرید نے عرض کی کہ ابھی کچھ دیر ہے پھر فرمایا ہماری نماز کا ٹائم ہو چکا ہے آپؒ نے اشاروں سے تیمّم فرمایا پھر ظہر کی نماز ادا کی اس کے بعد حکم دیا کہ اسم اَللّٰہُ ذات لے آؤ تا کہ وظیفہ پڑھ لوں جس پر یہ کہا گیا کہ وہ تو جلدی میں گھر رہ گیا ہے اسی حالت میں 12 اپریل 1981ء بمطابق 7 جمادی الثانی 1401ھ بروز اتوار بعد نمازِ ظہر وصال فرما گئے۔ آپؒ کی زندگی میں اتوار کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے آپ کی ولادت، بیعت اور وصال اتوار کے دن ہی ہوئے وصال کے وقت آپؒ کی عمر 70 سال ایک ماہ تھی وصال کے بعد 13 اپریل کو آپؒ کی نمازِ جنازہ حضرت سخی سلطان باھوؒ کے مزار پر ادا کرنے کے بعد آپؒ کو موجودہ مزار کی جگہ پر سپردِ خاک کیا گیا۔

مزار مبارک

آپؒ کا مزار مبارک حضرت سخی سلطان باھوؒ کے مزار مبارک سے شمال مشرق کی جانب تقریباً نصف کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے دور میں ہی مکمل ہو چکی تھی۔ مسجد اور آپؒ کا مزار سلطان العارفینؒ کے مزار کا عکس ہے۔

سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل



سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ

تحریر: عرشیہ خان سروری قادری۔ لاہور

حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر ششم کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ سلطان الفقر ارواح کے متعلق سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆ جان لے جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی سے رونق بخشی، اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا نقاب اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات اور ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنا فی اللہ، بقا باللہ تصور ذات میں محو، تمام مغز بے پوست حضرت آدمؑ کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر رونما ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیرِ حق کو سنا۔ وہ حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بند کر رہیں جسے کوئی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس و تنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں، اور اِذَا تَمَّ الفَقْرُ فَھُوَ اللہ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہے) کے فیض کی چادر ان پر ہے پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اور غوث و قطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا سمجھا جائے تو بھی روا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

یہ وہ سات ارواح فقرا تھیں جو ذاتِ حق کے دیدار میں محو تھیں جنہیں ازل سے ابد تک سوائے حق تعالیٰ کے کسی شے کی ہوش نہیں ہے یہ ارواح فقرا دونوں جہان کی سلطان ہیں۔ انہی ارواح میں سے ایک روح مبارک حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ یہ ہستیاں نہ صرف روحانی طور پر زندہ و تابندہ اور فیض رساں ہیں بلکہ اپنے پیروکاروں اور عقیدتمندوں کے لیے باعثِ ہدایت ہیں۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی تعلیمات اور حیاتِ طیبہ موجودہ زمانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثۂ فقر کی بنیاد ہے۔

آپؒ کی روحِ معظم عالمِ وحدت سے 14 اگست 1947ء کو عالمِ ناسوت میں جلوہ فگن ہوئی اور 26 دسمبر 2003 تک عالم بشریت میں جلوہ گر رہی۔ اس دوران آپؒ نے لوگوں کی کثیر تعداد کو نورِ حق

سے منور فرمایا۔ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ دورِ حاضر کے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کی ایک صورت ہیں جن کی حقیقت اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے:

ترجمہ: اور نکالے تم کو اندھیروں سے اجالوں کی طرف۔(سورۃ الاحزاب۔43)

حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ اس بداعتقادی کے ظلمت کدے میں معرفت کی روشن شمع بن کر ظاہر ہوئے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپؒ کے در سے جس طرح اسمِ اَللّٰہُ ذات کا فیض عام ہوا پہلے کبھی نہ ہوا۔

آپؒ کو ازل سے سلطان فقر مرتبہ حاصل ہے اس لیے بچپن ہی میں آپؒ کا چہرہ مبارک نورِ حق سے منور تھا اور آپؒ حُسن و جمال کا منبع تھے۔

طالبِ مولیٰ اور عشقِ مرشد

اگر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کو طالبِ مولیٰ کی حیثیت سے دیکھا جائے تو حضرت سلطان باھوؒ نے ایک طالبِ مولیٰ کی جو خصوصیات بیان کی ہیں آپؒ ان کے عین مطابق ہیں۔ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ آپؒ کے والد تو تھے ہی مگر آپؒ کے مرشد بھی تھے اور آپؒ نے اپنے والد کو والد سے زیادہ مرشد سمجھ کر محبوب رکھا۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ بھی آپؒ کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے۔ آپؒ کو اپنے مرشد سے بے پناہ عشق تھا۔ عموماً مرشد کامل اکمل مریدِ صادق کو آزمائشوں سے گزار کر ان کو پرکھتا ہے جس سے صادق طالب کی پہچان بھی ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ طالب کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔ سچا عاشق ہونے کے ناطے آپؒ نے راہِ خداوندی میں آنے والی آزمائشوں کا سامنا کر کے یہ ثابت کر دکھایا کہ آپ ہی امانتِ الٰہیہ کے اصل حقدار ہیں۔ میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پر اپنی تحریر کردہ کتاب ''سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات'' میں آپؒ کے عشقِ مرشد کے چند واقعات کو بیان فرمایا جو مختصراً درج ذیل ہیں:

☆ سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو فجر کی نماز کے بعد فوراً گرم چائے پینے کی عادت تھی جو طالب چائے بنانے کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے وہ چائے آپؒ کی خدمت میں پیش کرنے میں تاخیر کر دیتے اور سلطان محمد عبدالعزیزؒ تاخیر ہونے کی بنا پر چائے نوش نہ فرماتے۔ سلطان محمد اصغر علیؒ نے اس ڈیوٹی کو خود سرانجام دینے کی ٹھانی اور اپنے مرشد کریم کی بارگاہ میں التجا کی جو منظور ہوئی۔ آپؒ ساری رات جاگ کر گزارتے کہ کہیں آنکھ نہ لگ جائے اور چائے تیار کرنے میں دیر نہ ہو جائے جیسے ہی سلطان محمد عبدالعزیزؒ نماز کی ادائیگی کے بعد تشریف لاتے آپؒ فوراً گرم چائے ان کی بارگاہ میں پیش فرما دیتے۔ یہ ڈیوٹی آپؒ نے کچھ دن نہیں بلکہ سالہا سال ادا کی۔

☆ سلطان محمد عبدالعزیزؒ اپنے مریدین کے لیے بہت عالیشان اور وسیع لنگر کا انتظام فرماتے (اس سنت کی پیروی میرے مرشد کریم سلطان العاشقین بھی فرماتے ہیں)۔ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ لنگر کو نہ صرف خود اپنی نگرانی میں تیار کرواتے بلکہ خود تقسیم بھی فرماتے اور خود ہی برتنوں کی صفائی بھی فرماتے۔

☆ آپؒ کی ڈیوٹی سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے گھوڑوں کی دیکھ بھال پر لگائی۔ آپؒ نے یہ ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے ادا کی۔ آپؒ نے گھوڑوں کی تمام بیماریاں' ان کا علاج غرضیکہ ان کے متعلق تمام معلومات حاصل کیں یہاں تک کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ گھوڑوں کی لید خود اپنے ہاتھوں سے صاف فرماتے تھے۔

☆ ایک بار سلطان محمد عبدالعزیزؒ میانوالی کے نزدیک تھل کے علاقہ میں سفر فرما رہے تھے۔ ایک گاؤں میں آپؒ نے دیکھا کہ سلطان محمد عبدالعزیزؒ پسینہ میں شرابور ہیں۔ یہ دیکھ کر آپؒ اپنے مرشد سے دو دن کی رخصت لے کر لاہور تشریف لائے اور اپنی گاڑی بیچ کر ایک پیڈسٹل فین اور ایک جنریٹر خرید کر بذریعہ بس واپس پہنچے۔ اس موقع کے بارے میں آپؒ فرمایا کرتے تھے ''جب اس پنکھے سے ہوا میرے مرشد پاک کو پہنچی تو سکون میرے دل کو ملا۔'' یہ سنت میرے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب

الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی ادا کی۔ اپنے مرشد پاک کو دربار پاک پر گرمی سے پسینہ میں شرابور دیکھا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فوراً ائیر کنڈیشنر (A.C) خرید کر دربار شریف پر سلطان الفقر ششم کے کمرہ میں لگوایا۔

☆ سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کا مزار مبارک اور ملحقہ مسجد تعمیر کرائی۔ دوڈھائی لاکھ کی کمی پیش آئی تو آپؒ نے اپنی گاڑی بیچ کر رقم ادا کی۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے پوچھا ''چن اصغر گاڑی کے بغیر کیا کروگے؟'' آپؒ نے فرمایا ''حضور گزارا ہو جائے گا۔'' یہ سنت میرے مرشد کریم کو بھی ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب 2001ء میں حج کے موقع پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی گاڑی فروخت کر کے حج کے اخراجات کا انتظام کیا۔

☆ یہ مارچ 1979ء کا واقعہ ہے کہ سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو گردوں کی شدید تکلیف ہوئی اور ڈاکٹر نے اس پر مایوسی کا اظہار کیا۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے سلطان محمد اصغر علیؒ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا'' آپ مایوس نہ ہوں بلکہ فوراً میرے مرشد پاک کے مزارِ عالیہ پر حاضر ہوں اور ان کے مزار پاک پر ہاتھ رکھ کر ان کی بارگاہ میں صحت یابی کی دعا فرمائیں اور پھر وہ ہاتھ کسی چیز کو لگائے بغیر میرے پاس واپس آجائیں۔ آپؒ فوراً حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے مزار پاک پر حاضر ہوئے اور ویسا ہی کیا جیسا مرشد پاک کا حکم تھا۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے ہاتھوں کو اپنے چہرے مبارک پر لگایا اور پھر گردوں کے مقام پر پھیرا تو وہ فوراً صحت مند ہو گئے۔ یہ سنت میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ نے بھی ادا کی۔ اپنے مرشد پاک سلطان محمد اصغر علیؒ کو پیشاب کی تکلیف بڑھنے پر آپ مدظلہ الاقدس نے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے مزار پاک پر حاضری دی اور آپؒ کی صحت یابی کی درخواست پیش کی۔

یہ تو سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے عشقِ مرشد کے چند واقعات ہیں اصل میں حق تو یہ ہے کہ آپؒ نے جتنا عرصہ بھی اپنے مرشد پاک کی بارگاہ میں گزارا طالبِ مولیٰ بن کر گزارا یہ الگ بات ہے کہ آپ اپنے مرشد پاک کے محبّ تھے یعنی طالب بھی مطلوب بھی۔ آپؒ سیرت اور صورت میں مرشد کی ذات میں اس طرح فنا ہو گئے تھے کہ انہی کی تصویر بن گئے تھے۔

منتقلی امانتِ الٰہیہ اور مسندِ تلقین وارشاد

13۔ اپریل 1979 (16۔ جمادی الاوّل 1399ھ) بروز جمعتہ المبارک آپؒ کے مرشد سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ نے آپؒ کو اپنے مرشد شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ کے مزار مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت فرمایا اور امانتِ الٰہیہ منتقل فرمائی۔ آپؒ کے مرشد 12 اپریل 1981ء بمطابق 7 جمادی الثانی 1401ھ بروز اتوار بعد نمازِ ظہر وصال فرما گئے۔ جس کے بعد آپؒ نے سلسلہ سروری قادری کے تیسویں (30) امام کے مرتبہ پر فائز ہو کر مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی اور دعوتِ فقر کے مشن کا آغاز فرمایا۔

مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ تھے۔ حضرت سلطان باھوؒ فرماتے ہیں'' مرشد کامل دنیا میں بہت پائے جاتے ہیں اور مرشد کامل طالب کو سات دن کی توجہ سے واصل باللہ کرتا ہے۔ مرشدانِ مکمل دنیا میں چند پائے جاتے ہیں اور مرشد مکمل طالب کو لگاتار چوبیس گھنٹے کی توجہ سے واصل باللہ کرتا ہے اور مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ دنیا میں صرف ایک وقت میں ایک ہوتا ہے جو مظہر ذاتِ الٰہی، امام الوقت اور خلیفہ وقت ہوتا ہے۔'' سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ مندرجہ بالا بیان کردہ صفات کی مکمل اور جامع تصویر تھے۔ آپؒ جس زمانہ میں مسندِ ارشاد پر فائز ہوئے لوگ حبِ دنیا اور تصورِ مادیت میں غرق تھے۔ آپ نے ظلمت و گمراہی کے دور میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور عطا کر کے مشاہدہ

سے کمال بخشا۔ بحیثیت مرشد ہر دور میں مرشدانِ اکمل اپنے طالبان کو کئی سال تک چلہ وریاضت میں مشغول رکھتے اور پھر ان کی استطاعت کے مطابق نوازتے ہیں۔ آپؒ نے اس قدر اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام فرمایا کہ طالبانِ مولیٰ کو پہلے ہی دن اسمِ اَللّٰہُ ذات عطا فرما دیا کرتے اور اپنی صحبت اور نگاہِ کامل کی تاثیر سے لوگوں کے زنگ آلود قلوب کو نورِ الٰہی سے منور فرماتے۔ آپؒ طالبانِ مولیٰ کو ظاہری و باطنی طور پر بھرپور محبت سے تلقین فرماتے۔ آپؒ کے مہربان اور شفیق انداز سے محسوس ہوتا کہ طالب طالب نہیں بلکہ مطلوب ہے، میرے مرشد کریم نے سلطان الفقر ششم کی شان میں لکھی ایک منقبت میں اسکا اظہار یوں کیا ہے:

آپ کی نگاہِ کامل سے ناقصوں کو کمال ملا
ملا سب کو عشق مگر خواص کو مانندِ بلالؓ ملا
وہ محفلِ عشاق میں آپؒ کا دبے پاؤں آنا
عاشقوں سے نگاہیں ملا کے وہ نگاہوں کا جھکانا
ہلکے سے تبسم سے وہ دلوں کو گرمانا
دید میں تڑپتی روحوں کو ایک نظر سے دیوانہ بنانا
نجیبؔ ہوا انہی اداؤں سے گھائل دلبر جانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہر ذاتِ ربانی

شخصیت

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی پُرکشش اور اعلیٰ وارفع شخصیت کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حسنِ بیان نے دوبالا کر دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس سلطان الفقر کی سحر انگیز شخصیت کو اس انداز میں بیان فرماتے ہیں:

☆ آپؒ اللہ تعالیٰ کا راز ہیں اور آپؒ کی حقیقت سے وہی آگاہ ہوتا ہے جس پر آپؒ اصل میں اپنی حقیقت کو کھولتے اور اسکو محرم راز بنا لیتے ہیں۔ جو آپؒ کا محرم راز ہوگا وہ ہر قسم کے خوف اور غم سے بے نیاز ہوگا۔

☆ آپؒ اہلِ تقویٰ کے امام ہیں۔

☆ آپؒ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی محبت ایمان اور جن سے بغض کفر ہے۔

☆ آپؒ کی شخصیت اتنی پُرکشش اور مسحور کن تھی کہ اسکو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپؒ کے چہرہ مبارک کی زیارت سے اللہ تعالیٰ کی یاد آتی تھی۔ اِذَارَاَوْ ذُکِرَاللّٰہ۔ آپؒ کی زیارت کرنے والے کو نور ہی نور محسوس ہوتا گویا آپؒ کی صورت پر اللہ تعالیٰ کا رنگ چڑھا ہوا ہے فرمانِ حق تعالیٰ ہے: ترجمہ ''اللہ کا رنگ ہے بھلا اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے۔''

☆ آپؒ کے جلوؤں کے نور سے ظلمت اس طرح بھاگی جیسے سورج طلوع ہونے سے سارے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں۔

☆ جو ایک بار آپؒ کو دیکھ لیتا وہ دوبارہ دید کی تمنا کرتا۔ جو آپؒ کے پاس بیٹھ جاتا اسکا آپؒ کے پاس سے اٹھنے کو دل ہی نہ کرتا۔ طالب کی یہی تمنا ہوتی کہ زندگی یہیں بیٹھے بیٹھے تمام ہو جائے۔

محاسن واخلاق

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ترجمہ: ''تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔'' حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ بے حد شفیق، رقیق القلب، شگفتہ رو، فراخ دست، وسیع العلم، بلند اخلاق اور عالی نسب تھے۔

فیضِ اسمِ اَللّٰہُ ذات

سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے بارے میں آپؒ کے والد اور مرشد حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز صاحبؒ کا فرمان مبارک ہے:

''جس طرح میرا بیٹا محمد اصغر علیؒ فقر کو سنبھالے گا اسطرح فقر کو تا قیامت کوئی نہیں سنبھال سکے گا۔''

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی اپنی کتب میں اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ یہ بات سچ ہے کہ جس طرح ''فقر'' کی امانت کی حفاظت و

نگہبانی آپؒ نے فرمائی اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپؒ کا سب سے بڑا فیض یہ ہے کہ آپؒ نے صوفیا کرام کی اس بات کہ ''اسمِ اعظم (اسم اَللّٰہُ ذات) کا چھپانا لازم اور ظاہر کرنا حرام'' کو الٹ دیا کہ گلی کوچوں میں اسکی دعوت دی جانے لگی۔

☆ آپؒ نے لوگوں کو اسم اَللّٰہُ ذات کی تلقین فرمائی اور ذکر اور تصور اسم اَللّٰہُ ذات کو زنگ آلود قلوب کو منور کرنے کا نسخہ اور باطن کی کنجی قرار دیا۔

☆ آپؒ کا امتیاز یہ ہے کہ آپؒ نے خود لوگوں کے دلوں میں اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب و وصال کی تڑپ پیدا کی اور انہیں طالبِ مولیٰ بنا کر دیدارِ الٰہی عطا فرمایا۔

☆ وہ لوگ جنہیں انکے گھر والے قبول کرنے کو تیار نہ تھے آپؒ کی بارگاہ میں پہنچے تو عارف بنے۔

دعوتِ فقر کیلئے جدوجہد اور مساعی

1۔اصلاحی جماعت کا قیام:

یہ جماعت اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کیلئے تشکیل دی گئی اور اسکا مقصد طالبانِ مولیٰ کی باطنی تربیت اور تزکیہ نفس کرنا تھا۔ یہ جماعت 27 فروری 1989 کو قائم کی گئی۔ اسکا اپنا منشور اور پرچم تھا۔ آپؒ نے محسوس کیا کہ مسلمان ظاہر پر توجہ کی شدت سے مختلف فرقوں اور مسلکوں میں تقسیم ہو چکے ہیں لہٰذا ایک جماعت ہو جو ظاہر کے ساتھ لوگوں کی باطنی تربیت کرے۔ آپؒ نے اس سلسلے میں لاکھوں لوگوں کو ''اسم اَللّٰہُ ذات'' عطا فرمایا اور بھولے بھٹکے لوگوں کو حق کی راہ دکھائی اور نگاہِ کامل سے انہیں صراطِ مستقیم کا مبلغ بنا دیا۔ آپؒ کے وصال کے ساتھ ہی اصلاحی جماعت کے جسد سے بھی روح نکل گئی۔ اسی سلسلے میں آپؒ کے محرم راز سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے آپؒ کے مشن اور تعلیمات کو فروغ دینے اور آگے بڑھانے کیلئے تحریک دعوتِ فقر کی بنیاد رکھی۔

2۔ماہنامہ مرآۃ العارفین کا اجرا:

دسمبر 1999 میں سلطان الفقر ششمؒ نے میرے ہادی میرے مرشد سلطان العاشقین کو فقر کی تعلیمات اور اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کیلئے ایک ماہانہ رسالہ جاری کرنے کا حکم دیا اور اس رسالے کا چیف ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے 2000ء میں ماہنامہ مرآۃ العارفین کا دفتر داروغہ والا کے دفتر سے اپنے ملکیتی گھر 4/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور منتقل کر لیا جس کا افتتاح سلطان الفقر ششمؒ نے اپنے دستِ مبارک سے 18 نومبر 1998 (28 رجب 1419ھ) بروز بدھ شام 4 بجے پرچم لہرا کر فرمایا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی ماہنامہ مرآۃ العارفین کا کام سلطان الفقر ششمؒ کے وصال تک بڑے احسن طریقے سے جاری و ساری رہا۔ اب یہی جگہ سلسلہ سروری قادری کی خانقاہ ہے اور یہیں پر تحریک دعوتِ فقر، ماہنامہ سلطان الفقر اور سلطان الفقر پبلیکیشنز کے دفاتر ہیں یعنی حق اپنے مقام پر واپس آ چکا ہے۔

3۔مکتبہ العارفین کا قیام:

اسم اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کیلئے سلطان محمد اصغر علیؒ نے مکتبہ العارفین قائم فرمایا اور اس کی نگرانی کا کام میرے مرشد کریم سلطان العاشقین کے سپرد کر دیا اور اسکا دفتر ماہنامہ مرآۃ العارفین کے دفتر 4/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور میں ہی قائم کیا۔ اس شعبہ کے تحت سلطان الفقرؒ کے وصال تک بہت سی کتب منظرِ عام پر آئیں۔ آپؒ کے وصال کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر پبلیکیشنز کی بنیاد رکھی اور آپ مدظلہ الاقدس نے بہت سی کتب تصنیف فرما کر اپنے مرشد کریم کے حقیقی فیض کو عام فرمایا۔ یہ کام اللہ پاک کے فضل و کرم اور آپ کے مرشد کی باطنی توفیق اور مہربانی سے عروج پر پہنچ چکا ہے اور ابھی بھی جاری و ساری ہے۔

اس کے علاوہ سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ پورا سال ملک بھر میں محافلِ میلادِ مصطفیٰ کا انعقاد فرماتے تا کہ لوگوں

میں عشقِ مصطفیٰ پیدا ہو۔ آپؒ فرمایا کرتے ''ہماری خواہش ہے کہ ساری زندگی اپنے آقا و مولیٰ کی تعریف و نعت سنتے رہیں اور یہی ہماری زندگی ہے عشقِ مصطفیٰ کے بغیر زندگی فضول ہے۔'' آپؒ نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کو پورے ملک میں تبلیغی دورے کر کے ہر جگہ عام فرمایا اور آپؒ کے دستِ مبارک پر لاکھوں لوگ بیعت ہوئے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی نعمت حاصل کی۔

تلاشِ محرم راز اور منتقلی امانت الٰہیہ

آپؒ بھی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوُ رحمتہ اللہ علیہ کی طرح بیس سال (اپریل1981ء۔ 2001ء) تک محرم راز اور اس طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جو امانتِ الٰہیہ کا حامل بننے کے لائق ہوتا کہ امانتِ الٰہیہ اس کے سپرد کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوجائیں اس سلسلہ میں آپؒ نے ایک ایک طالب پر شدید محنت کی۔ آپؒ اپنی نگاہِ کامل سے زنگ آلود قلوب کو نورِ الٰہی سے منور کرتے رہے اور منتخب شدہ سالکین کو فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں ایک ایک کر کے پیش کرنا شروع کیا۔ آپؒ نے اس سلسلے میں منتخب طالبانِ مولیٰ کو تین بار مدینہ شریف میں روضہ مبارک پر پیش فرمایا لیکن ان میں سے کوئی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معیار پر پورا نہ اتر سکا۔ اسی دوران 12 اپریل 1998 (14 ذوالحجہ 1418ھ) کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی بارگاہ میں پہنچے یار نے یار کو پہچان لیا۔ آپؒ نے بہت سی آزمائشوں سے گزار کر یار کو پرکھ لیا اور حج کا قصد فرمایا اور 28 فروری 2001 کو منتخب طالبانِ مولیٰ کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ آخرکار 21 مارچ 2001 آ گیا جس کا آپؒ بیس سال سے انتظار فرما رہے تھے کیونکہ امانت کی منتقلی کیلئے جس محرم راز کو منتخب کر کے آپؒ بارگاہِ نبویؐ میں تشریف لائے وہ مقبول اور منظور ہوگیا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے آپؒ کی بارگاہ میں عرض کی:

''حضور عالمِ اسلام مختلف فرقوں میں بٹ چکا ہے تمام لوگوں اور خاص کر ماڈرن تعلیم یافتہ لوگوں کی نظر حق کی طرف نہیں ہے، عالمِ اسلام کو عالمِ کفر نے متحد ہو کر گھیر رکھا ہے آپؒ مہربانی فرمائیں کہ اسلام کا بول بالا ہو اور شیطانی گروہ مغلوب ہو''۔ آپؒ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور فرمایا:

''ہمیں تو دل کا محرم مل گیا ہے''

یعنی ہمارا معاملہ تو حل ہو گیا اور کام بھی ختم ہو گیا۔ آپؒ نے اسی وقت آپ مدظلہ الاقدس پر کرم اور مہربانی فرما دی اور باطنی طور پر سیراب کر دیا اور ساتھ ہی باطنی طور پر اس راز کو راز رکھنے کیلئے طاقت بھی عطا فرما دی۔ (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو پہچاننے والے اس حقیقت سے واقف ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس اور سلطان الفقر ششمؒ ایک ہی حقیقت کے دو روپ اور حدیث قدسی ''مومن مومن کا آئینہ ہے'' کے مصداق ہیں جن میں نظر آنے والا عکس ایک ہی ہے پس ہم نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کو ان کے ظاہری وصال کے بعد کھویا نہیں بلکہ ان کے فنافی الذات محبوب طالب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے روپ میں پایا ہے۔ آپؒ لازوال حقیقت کے مالک اور حیاتِ جاودانی سے سرفراز ہیں اور اب اس حیات کی صورت کا نام ''سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس'' ہے اس حقیقت کو آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی ایک رباعی میں بھی بیان کیا ہے:

جھکا جب مزارِ یار پر اَنْتَ اَنَا وَاَنَا اَنْتَ کی آئی صدا
کی عرض کہ اس قابل نہیں ہوں، فرمایا یہی تو ہے ہماری عطا
دیکھ ذرا قلب کے اندر کہ یہ تو ہے کہ ''میں''
دنیا اور وجود اپنا چھوڑ کر میں قلب میں تیرے آ بسا

☆☆☆☆☆

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل اور موجودہ امام



سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

تحریر: مسز سونیا نعیم سروری قادری۔لاہور

وہ جو لباسِ بشر میں دکھائی دیتا ہے
وہی دل میں نظر آئے تو مثل ہو آئے

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل اور موجودہ امام، فقیرِ کامل اور قدمِ محمدؐ پر ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ’’اللہ اس اُمت کیلئے ہر صدی کی ابتدا میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘ آپ مدظلہ الاقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی ورثۂ فقر کے وارث اور اس دور کے مجدد ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تمام اُمتِ مسلمہ جو کہ دین کی اصل روح سے ناواقف ہے، پر دینِ الٰہی کی حقیقت دوبارہ واضح کی۔

آپ مدظلہ الاقدس مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ، فقر کے مرکز اور امامِ زمانہ ہیں۔ ہر دور کے امام کی تلاش اور اس کے ذریعے خدا تعالیٰ تک رسائی تمام فقرا نے فرض قرار دیا ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے ’’جو امامِ زمانہ کی معرفت (پہچان) کے بغیر مر جائے وہ جہالت کی موت مرا۔‘‘ آج کے دور کے طالبانِ مولیٰ کیلئے آپ مدظلہ الاقدس ہی ہادی اور مرشد کامل اکمل ہیں جو مجلسِ محمدی کی حضوری اور دیدارِ الٰہی حاصل کرنے کیلئے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

ولادت باسعادت

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 19 اگست 1959 (14 صفر 1379ھ) بروز بدھ بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی بلند شانِ ولایت اور ذاتِ خدا تعالیٰ سے قرب کی نشانیاں آپ کی پیدائش سے قبل ہی ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ کا کہنا ہے کہ جب تک یہ مبارک بچہ ان کے بطن میں رہا ان کا ہر وقت دل چاہتا کہ درود پاک اور سیّدنا غوث الاعظمؓ کی شان میں منقبتیں پڑھتی رہیں۔ آپؒ روایت فرماتی ہیں ’’دورانِ حمل میں نے خواب دیکھا کہ چودھویں کا پورا چاند سرِ شام ہی طلوع ہو گیا ہے۔ اس کی روشنی اس قدر زیادہ ہے کہ آنکھیں چندھیا رہی ہیں یہی چاند تھوڑی دیر بعد سورج بن گیا یہ سورج عین میرے گھر کے اوپر سے طلوع ہوا ہے۔ جب یہ سورج سفر کرتے

کرتے آسمان کے درمیان پہنچا تو یک دم شق ہوگیا اور اس کا سارا نور دونوں عالم میں پھیل گیا۔'' یہ خواب آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ کیلئے پیشن گوئی تھی کہ ان کے گھر بلند مرتبہ ولی کی آمد ہونے والی ہے۔

بچپن اور تعلیم و تربیت

سلطان العاشقین روزِ ازل سے فقرِ محمدی کے وارث ہیں اس لئے بچپن سے آپ کی ذات میں خاص کشش تھی چہرہ مبارک سے نور اس قدر جھلکتا تھا کہ ہر کوئی آپ کو گود میں لینے کیلئے بے قرار ہو جاتا۔ ایک بار ایک فقیر نے سلطان العاشقین کی روشن پیشانی دیکھ کر آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ ماجدہ سے کہا ''آپ کا یہ بیٹا بڑا سعید ہے۔ اللہ پاک نے اپنی خاص تقدیر کو اس کی پیشانی پر رقم کر دیا ہے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی زیرِنگرانی اس کی خاص طرز پر تربیت کی جائے گی۔''

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ مدظلہ الاقدس کو فقر کا خزانہ منتقل کرنا تھا اس لئے آپ کی تربیت شروع سے ہی کڑی آزمائشوں میں ہوئی۔ بچپن سے ہی آپ کو معاشی تنگی کا سامنا تھا۔ چار سال کی عمر میں آپ کی دینی و دنیاوی تعلیم کا آغاز ہوا۔ معاشی مسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ذہانت کی وجہ سے جلد ہی ناظرہ قرآن مکمل کر لیا۔ آپ کا شروع سے ہی دین کی طرف رجحان تھا آپ اللہ تعالیٰ اور آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے بارے میں شروع سے ہی غور و فکر فرماتے تھے۔ سلطان العاشقین نے تعلیم کے ساتھ ساتھ بچپن میں ہی مالی تنگدستی دور کرنے کیلئے اپنے والدین کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا کبھی بکریاں چرائیں، کبھی ٹھیلے پر چیزیں فروخت کیں، کبھی کھیتوں میں کام کیا اور یوں اس محنت مشقت نے آپ کو ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنا سکھا دیا۔ دینی تعلیم کے ساتھ آپ نے دنیاوی تعلیم میں بھی شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے پانچویں جماعت سے ہی روزنامہ مشرق، مساوات، امروز وغیرہ میں بچوں کے صفحات پر اخلاقی نوعیت کے مضامین لکھنا شروع کر دیئے۔ 1978 میں میٹرک کا امتحان پاس کیا پہلے تو آپ نے کالج میں پری میڈیکل میں داخلہ لیا لیکن پھر معاشی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آرٹس کے مضامین کا انتخاب کیا تاکہ جلد از جلد تعلیم مکمل کر کے ملازمت کر سکیں لیکن معاشی حالات اس دوران اس قدر خراب ہو گئے کہ آپ مدظلہ الاقدس کو تعلیم چھوڑ کر نوکری کرنا پڑی۔ آپ حساس طبیعت کے مالک تھے اور بڑا بیٹا ہونے کے ناطے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کا خوب احساس تھا لہٰذا آپ محنت مشقت کرنے کے ساتھ ساتھ ایف اے کی پرائیویٹ تیاری کرتے رہے اور 1980ء میں ملتان بورڈ سے ایف اے کا پرائیویٹ امتحان پاس کر لیا۔ محنت و مشقت اور تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس نے 1983ء میں بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے کا امتحان پاس کر لیا۔

عملی زندگی

1984 میں آپ مدظلہ الاقدس نے عملی زندگی کا آغاز سرکاری ملازمت سے کیا پھر آپ لاہور منتقل ہو گئے اور شادی کے بعد ایک خوشحال زندگی کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حد نوازا ہر خواہش پوری کی مال و دولت کی بھی کوئی کمی نہ رہی جو بھی کاروبار کیا خوب نفع ہوا۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں ''اس دور میں ہم نے مٹی میں ہاتھ ڈالا تو وہ سونا بن گئی۔''

اللہ تعالیٰ نے دونوں لحاظ سے آپ مدظلہ الاقدس کی تربیت فرمائی پہلے تنگدستی میں پھر دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کی انتہا کر کے۔ لیکن پھر باطن نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا۔ آپ کے دل میں ذاتِ خداتعالیٰ کا قرب پانے کی خواہش اس قدر بڑھ گئی کہ یہ دنیاوی خوشیاں اور آسائشیں بھی آپ مدظلہ الاقدس کے دل کی بے قراری کو کم نہ کر سکیں۔

تلاشِ حق

سینتیس سال کی عمر میں جب اتنی زیادہ آسائشیں ہوں تو ہر انسان

بہترین مستقبل کے بارے میں سوچتا ہے لیکن اس عمر میں آپ مدظلہ الاقدس کی دلچسپی دنیاوی معاملات میں بالکل ختم ہوگئی۔ روح میں بے چینی اس قدر زیادہ تھی کہ کثرت سے کی گئی عبادات بھی اس بے قراری کو سکون میں نہ بدل سکیں پھر ایک دن ایک کتاب کے مطالعہ کے دوران یہ عبارت پڑھی ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو کبھی انکار نہیں فرماتے تھے حتیٰ کہ جب امہات المومنین میں سے کسی کو یہ خدشہ ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کی کسی بات کو منظور نہ فرمائیں گے تو سیّدہ کائنات کے وسیلہ سے وہ معاملہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش فرماتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے منظور فرمالیتے۔'' چنانچہ آپ مدظلہ الاقدس نے بھی اپنی التجا سیّدہ فاطمہ الزہرؓا کی بارگاہ میں پیش کردی کہ مجھے راہِ حق عطا فرمائیں جس پر چلنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا۔ یہ دعا کچھ لفظوں کے ردّو بدل کے ساتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زندگی کا معمول بن گئی۔ یوں آپ اس بارگاہ میں پہنچ گئے جن کے وسیلہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فقر عطا فرماتے ہیں۔

باطنی بیعت

صرف ایک ماہ بعد 12 اپریل 1997 کی رات نمازِ تہجد کے بعد آپ مدظلہ الاقدس درود پاک پڑھ رہے تھے کہ باطن کا در کھل گیا اور خود کو باطنی طور پر مسجد نبوی میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پایا۔ نورِ ازل آقا و مولا سیّدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیان میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے دائیں جانب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اور چاروں سلاسل کے مشائخ کرام تشریف فرما تھے۔ اس محفل میں حاضر ہوتے ہی اہلِ محفل کی ہیبت و جلال کو دیکھ کر آپ گنگ رہ گئے اور قریب تھا کہ خوف سے بے جان ہو کر گر جاتے کہ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آگے بڑھ کر آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قدموں میں بٹھا دیا اور عرض کی حضور یہ نجیب الرحمٰن ہے آپ کا غلام ہے یہ آپ کی نورِ نظر لختِ جگر کا نوری فرزند ہے اور انہوں نے اس کو اپنا ورثہ عطا کرنے کیلئے منتخب فرمایا ہے اور اس مقصد کیلئے آپ کی بارگاہِ عالیہ میں بھیجا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ سنا تو جلدی سے اپنی پیشانی ان مبارک قدموں پر رکھ دی جن پر دونوں جہاں نثار ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''ہاں ہمیں سفارش پہنچ چکی ہے اور ہم نے اسے منظور بھی کرلیا ہے۔ اب یہ ہمارا بھی نوری حضوری فرزند ہے مگر ہم انہیں کس فرزندِ رسول کا ورثہ عطا فرمائیں۔'' حضرت امام حسن مجتبیٰؓ نے عرض کیا ''نانا حضور اماں حضور (خاتون جنتؓ) نے انہیں ہمارا ورثہ عطا کرنے کا فرمایا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دونوں دستِ مبارک سے شانوں سے پکڑ کر سلطان العاشقین کو اپنے قدموں سے اُٹھایا اور فرمایا ''تو ہمارا نوری حضوری فرزند ہے ہمارا وارث ہے ایک زمانہ تجھ سے فیض پائے گا اور ہم تمہیں اپنی برہان بنائیں گے تو نے ہماری لختِ جگر نورِ نظر کو راضی کیا ہے ہم تجھ سے راضی ہوگئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیعت کیلئے دونوں دستِ مبارک آگے بڑھائے تو آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے دونوں ہاتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں دے دیئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ مدظلہ الاقدس کو بیعت فرمایا اور اس کے بعد چاروں سلاسل کے مشائخ کی طرف نظر کی اور پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ سے فرمایا ''اس کی وراثت آپؓ کے پاس ہے۔'' پھر آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ سیّدنا غوث الاعظم کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا ''یہ ہماری لختِ جگرؓ کا نوری حضوری فرزند ہے اب ہمارا اور آپ کا نوری حضوری فرزند ہے ہم اس کو آپؓ کے سپرد فرماتے ہیں۔ اس کی باطنی تربیت آپؓ کے ذمہ ہے'' سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ پا کر میں نے محفل میں موجود

اہلِ بیتؓ اور چاروں خلفا راشدینؓ کی قدم بوسی کی سب نے آپ کو مبارکباد دی اور سر پر دست شفقت رکھا۔ بعد ازاں سیّدنا غوث الاعظمؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر آپ مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے واپس لے آئے اور آپ کی باطنی تربیت شروع کر دی۔ (سلطان العاشقین)

ظاہری بیعت

باطنی بیعت کے بعد آپ کو ظاہری مرشد تلاش کرنے کا حکم ہوا اس دور میں کامل مرشد کی تلاش میں بہت تگ ودو کی لاہور اور لاہور سے باہر ہر جگہ مرشد تلاش کیا لیکن کسی بھی مرشد کے پاس جا کر دل کو سکون حاصل نہ ہوا۔ بالآخر ایک رات آپ مدظلہ الاقدس نے خواب میں انتہائی نورانی چہرے والے بزرگ کی زیارت کی جو فرما رہے تھے ''بیٹا ہم تمہارے انتظار میں ہیں چلے آؤ۔'' اس خواب کے بعد تلاش دوبارہ شروع کر دی لیکن وہ نورانی صورت کہیں دکھائی نہ دی پھر وہی بزرگ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا ''بیٹا بڑی محنت کر لی اب چلے جاؤ اور چمکتے ہوئے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمہاری امانت کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہے۔12 اپریل 1998 کو تلاش ختم ہوئی اور آپ مدظلہ الاقدس باطن میں سیّدنا غوث الاعظمؓ کے ملے ہوئے حکم کے مطابق جھنگ میں سخی سلطان باھوؒ کے دربار پاک کے قریب مقیم سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ سے ملنے تشریف لے گئے ان کو دیکھتے ہی آپ مدظلہ الاقدس کے دل کو قرار آ گیا کیونکہ یہ وہی خواب والی من موہنی صورت تھی۔ آپ کو دیکھتے ہی سلطان الفقر ششم نے فرمایا ''آ گئے، ہو بیٹا۔'' یہ ایسے الفاظ تھے جن کو آپ مدظلہ الاقدس کے علاوہ کوئی نہ سن پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس 12 اپریل 1998 کو نمازِ مغرب کے بعد سلطان محمد اصغر علیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو گئے۔ آپ پہلے دن ہی سے اپنے مرشد کے محبوب بن گئے۔ آج تک محبوبیت کے درجے پر فائز ہیں۔

خدمت مرشد

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کریم کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی ان کی ہر ذمہ داری کو دل سے قبول کیا مرشد کی ذات سے وابستہ ہر شے مثلاً ان کے ہر موسم کے ملبوسات، جوتے، دوائیاں، استعمال کی دیگر تمام اشیاء کی ذمہ داری خود پر لے لی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے میں اپنے مرشد کریم کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے دعوت وتبلیغ کیلئے ملک بھر میں جماعتیں بھیجیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ سلطان الفقر ششم کے فیض سے مستفید ہو سکیں۔ سلطان الفقر ششم نے فقر کی تعلیمات عام کرنے کی غرض سے ایک ماہنامہ رسالہ مرآۃ العارفین نکالنے کی ذمہ داری آپ مدظلہ الاقدس کو سونپی تو اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے ادا کرنے کیلئے آپ نے دن رات ایک کر دیا۔ اور رات بھر جاگ کر اپنی نگرانی میں رسالہ تیار کرواتے رہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کریم کو تبلیغی دوروں میں سفری آسانی کیلئے ایک قیمتی گاڑی پیش کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے دربار پاک کیلئے ساڑھے چھ ایکڑ زمین خرید کر سلطان الفقر ششم کو پیش کی۔ گرمیوں میں آپ مدظلہ الاقدس دربار شریف لے گئے تو دیکھا مرشد پاک شدید گرمی کے باعث پسینے میں شرابور ہیں آپ واپس آئے اور ائیرکنڈیشنر (A.C) خرید کر مرشد کریم کے کمرے میں لگوا دیا۔

بیت المال کی تمام تر ذمہ داریاں بھی آپ مدظلہ الاقدس کے پاس تھیں۔ جب سلطان الفقر ششم نے فرمایا حج ہمارے اور تمہارے لیے بہت ضروری ہے تو آپ مدظلہ الاقدس ساری جمع پونجی اس وقت راہِ خدا میں لٹا چکے تھے۔ لیکن آپ کیلئے آپ کے مرشد کی بات کی بہت اہمیت تھی۔ آپ نے اپنی گاڑی فروخت کر کے حج کے اخراجات کا انتظام کیا۔

آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں سلطان الفقر ششم نے فرمایا ''نجیب بھائی کی مثال تو ایسے ہے سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے''۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بے شمار ڈیوٹیاں مثلاً میلادِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا کسی بھی پروگرام کی مالی ڈیوٹی، ہر سال سلطان محمد عبدالعزیزؒ کے عرس پاک کے موقع پر دربار مبارک کی چادر تیار کروانا اور بھی بہت سی گھریلو اور ذاتی ڈیوٹیاں کیں۔

عشقِ مرشد اور منتقلی امانتِ الٰہیہ

جے توں چاہیں وحدت ربّ دی، مَل مرشد دیاں تلیاں ھُو
مرشد لطفوں کرے نظارہ، گُل تھیون سبھ کلیاں ھُو
انہاں گُلاں وچوں ہِک لالہ ہوسی، گُل نازک گل پھلیاں ھُو
دوہیں جہانیں مُٹھے باھوؒ، جنہاں سنگ کیتا دو ڈلیاں ھُو

سلطان العاشقین عشقِ حقیقی کی زندہ اور اعلیٰ ترین مثال ہیں آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کریم سلطان الفقر ششم سے ایسا عشق کیا کہ اپنی ذات سے بیگانہ ہو گئے۔ دوستوں، رشتے داروں یہاں تک کہ پہننے اوڑھنے اور کھانے پینے کی بھی کوئی فکر نہ رہی۔ مرشد کریم کی خوشی، سکون اور ان کے دیدار کے علاوہ ہر تمنا اور خواہش ختم ہو گئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنا تن، من اور دھن سب اپنے مرشد کریم پر نچھاور کر دیا۔ آپ کی اپنے مرشد کریم کیلئے خدمات اور ڈیوٹیاں آپ کے عشق کا واضح ثبوت ہیں کہ اسطرح آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی ذات کو مرشد کریم کی ذات میں فنا کر دیا۔ یہ بھی آپ کے عشق کی انتہا تھی کہ حج کے موقعہ پر سلطان الفقر ششم کی لمبی عمر کی دعا آپ مدظلہ الاقدس کا ورد تھا۔ آپ خانہ کعبہ جہاں دعاؤں کا پورا ہونا تمام مسلمان لازم سمجھتے ہیں وہاں آپ مسلسل ہی دعا فرماتے رہے ''یا اللہ میری بقیہ زندگی میرے مرشد کو لگا دے اور ان کی جگہ مجھے اس دنیا سے اُٹھا لے بے شک اللہ تعالیٰ تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور تیرا یہ وعدہ ہے یہ مقامات شعائر اللہ ہیں یہاں پر دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔''

کیتی جان حوالے ربّ دے، اساں ایسا عشق کمایا ھُو

جیسے جیسے آپ کا عشق بڑھتا گیا مرشد کریم کی نظر میں آپ مدظلہ الاقدس کیلئے محبوبیت کا درجہ دیکھ کر حاسدوں کی تعداد بھی بڑھتی گئی انھوں نے آپ کی راہ میں بے انتہا رکاوٹیں کھڑی کیں، آپ کے خلاف سازشیں کیں، من گھڑت کہانیاں آپ سے منسوب کیں تا کہ آپ اپنی راہ سے ہٹ جائیں اور مرشد کریم کی نظروں میں بھی گر جائیں مگر آپ ہر رکاوٹ کو عبور کرتے ہوئے اپنی منزل کیطرف بڑھتے رہے۔

محرم راز اور امانتِ الٰہیہ کے وارث کو ظاہر و باطن میں بہت کڑی آزمائشوں اور امتحانات سے گزرنا پڑتا ہے ان کا بیان ناممکن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشدِ کریم نے آپ کے عشق کو بطور محرم راز بہت سی ظاہری اور باطنی آزمائشوں کی کسوٹی پر پرکھا۔ آپ مدظلہ الاقدس ان باطنی آزمائشوں کے متعلق اکثر فرماتے ہیں ''جو باطنی آزمائشیں ہم پر گزریں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا''۔ سلطان العاشقین کے عشق کی سچائی نے آپ کو ہر آزمائش اور ہر امتحان میں سرخروئی عطا کی۔

انتہا درجہ کے عشق، اپنے مرشد کریم کی خدمات اور ان ساری رکاوٹوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مرشدِ کریم کے ساتھ صدقِ دل سے چلنے کی وجہ سے آپ مدظلہ الاقدس امانتِ الٰہیہ کے حقدار ٹھہرے۔ 21 مارچ 2001 کو سلطان الفقر ششم نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں امانتِ الٰہیہ آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے آپ مدظلہ الاقدس کو سونپنے کیلئے منتخب کر لیا۔ روضۂ رسول میں حاضری کے بعد سلطان الفقر ششم نے آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھوں میں دیکھ کر فرمایا ''ہمیں تو دل کا محرم مل گیا ہے'' دو سال تک آپ کے مرشد کریم نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کیلئے آپ مدظلہ الاقدس کی کڑی ظاہری اور باطنی تربیت فرمائی۔ 2003 میں سلطان الفقر ششم نے اپنا باطنی ورثہ آپ مدظلہ الاقدس کو منتقل کر کے ظاہری دنیا سے پردہ فرما لیا۔ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھال لیا۔

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

آفتابِ فقر شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مرشد کامل اکمل ہیں جن کی نگاہِ فیض کی

کوئی حد نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی با کمال اور پُر تاثیر نظر بہت سے طالبانِ مولیٰ کو مجلسِ محمدی کی حضوری اور لقائے الٰہی جیسی لازوال نعمتوں سے مالا مال کر چکی ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سلطان العاشقین انتہائی با کمال اور با اختیار مرشد کامل اکمل ہیں جو اپنے تصرف سے طالبانِ مولیٰ کے نفوس کا تزکیہ کر کے انہیں باطنی بیماریوں سے پاک کرتے ہیں اور ان کی شخصیت کو اسطرح نکھارتے ہیں کہ طالبانِ مولیٰ نہ صرف اللہ کا قرب پاتے ہیں بلکہ دنیاوی معاملات بھی احسن طریقے سے سنبھالتے ہیں۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ بیت آپ مدظلہ الاقدس کے طریقہ تربیت کی بہترین عکاسی کرتا ہے:

کامل مرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وچ سجی صبون نہ گھتے ھُو
میلیاں نوں کر دیندا چٹا، وِچ ذرہ میل نہ رکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُوؒ جیہڑا لوں لوں دے وِچ وسے ھُو

شانِ فقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کاملیت کے کیا کہنے یہ آپ مدظلہ الاقدس کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ آپ نے بہت سے دنیا داروں کو طالبانِ مولیٰ بنا کر انہیں لاھوت تک پہنچا دیا ہے۔

عنایت تو دیکھو میرے کامل مرشد کی یارو
کہ جس نے مجھے پل بھر میں لاھوتی بنا دیا

حدیث مبارکہ ہے ''شیخ (مرشد کامل) اپنی قوم میں ایسے ہوتا ہے جیسے کہ ایک نبی اپنی اُمت میں۔''

آپ مدظلہ الاقدس عین قدمِ محمدی پر ہیں اسی بنا پر آپ اپنے طالبوں کی تربیت ایسے ہی فرماتے ہیں جیسے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کی فرمائی۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے طالبوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو کھلے دل سے معاف فرماتے ہیں ان کے عیبوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔ اگر کسی طالب سے ناقابلِ معافی غلطی ہو جائے اور وہ سچے دل سے توبہ کر لے تو اسے بھی معاف فرما دیتے ہیں۔ آپ کا انداز انتہائی شفیق ہے ہر طالب کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس سب سے زیادہ محبت اسی سے فرماتے ہیں۔ آپ کا فیض امیر، غریب، تعلیم یافتہ کم تعلیم یافتہ سب کیلئے یکساں ہے آپ مدظلہ الاقدس کی نظر میں سب برابر ہیں۔

سلطان العاشقین اپنے مریدین کی کمزوریوں کو ان کی طاقت میں بدل دیتے ہیں تاکہ وہ دینی اور دنیاوی کامیابیاں حاصل کر سکیں۔ یہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کا ہی فیض اور کمال ہے کہ ہر طرح کا نفس اور فطرت رکھنے والا انسان آپ کی بارگاہ میں آتے ہی با ادب طالبِ مولیٰ بن جاتا ہے اور پھر آپ اسے اپنی شفیق ذات کے زیرِ سایہ اسم اللہ ذات کی حقیقت تک پہنچا دیتے ہیں۔

دعوتِ فقر کیلئے جدوجہد

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فقر کو تمام دنیا میں پھیلانے کیلئے دن رات محنت کی ہے آپ مدظلہ الاقدس نے راہِ فقر کو عام مسلمانوں کیلئے آسان بنانے کیلئے بہت سی روحانی اور باطنی کوششیں کیں ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے ہر عام و خاص کیلئے اسم اللہ ذات کا فیض عام کر دیا ہے۔ آپ نے پورے پاکستان میں سفر کر کے بہت سے لوگوں کو بیعت اور بغیر بیعت ذکر و تصور اسم اللہ ذات عطا فرمائے ہیں۔ سلطان الاذکار ھُو کے فیض کو عام کرنے کے ساتھ اسم محمدؐ کے فیض کو عام کرنے کی شان بھی صرف آپ کی ہے آپ ہر سال عید میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موقعہ پر سینکڑوں طالبانِ مولیٰ (مرد و خواتین) کو اسم محمدؐ عطا کرتے ہیں۔ مرشد کامل اکمل سلطان الوھم ہوتا ہے آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی کمال قوتِ وھم کی بدولت بے شمار طالبانِ مولیٰ کو علم لدنی کی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دعوتِ فقر میں یہ عظیم مہربانی ہے کہ علم دعوت جو پہلے مرد طالبانِ مولیٰ کو عطا کیا جاتا تھا اور کسی ولی کے مزار پر حاضر ہو کر

پڑھنا لازم تھا آپ نے عورتوں کو گھر بیٹھے علمِ دعوت پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جس سے وہ تمام اولیا سے باطنی راہنمائی حاصل کر سکتی ہیں۔

دنیا بھر میں فقر کی تعلیم کو عام کرنے کیلئے حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 2009 میں تحریک دعوتِ فقر کی بنیاد رکھی۔ یہ ایک رجسٹرڈ غیر سرکاری جماعت ہے جس کا کسی بھی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کے قیام کا مقصد دنیا بھر کے لوگوں کو فقر کی دعوت دینا ہے تاکہ یہ لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی کی حضوری حاصل کر سکیں۔ فرقوں اور مسلکوں کے امتیاز کے بغیر یہ دعوت سب کیلئے عام ہے بیعت کیلئے پاکستان میں مقیم حضرات کیلئے ظاہری ملاقات ضروری ہے البتہ لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں رہنے والی خواتین اور دوسرے ممالک کے خواتین وحضرات کیلئے آن لائن بیعت کی سہولت بھی موجود ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی سرپرستی میں تحریک دعوتِ فقر کے مندرجہ ذیل شعبہ جات فقر کی ترویج و اشاعت کیلئے دن رات جدوجہد میں مصروفِ عمل ہیں۔

1۔شعبہ دعوت 2۔شعبہ نشرواشاعت 3۔ملٹی میڈیا اینڈ ڈیزائن ڈویلپمنٹ 4۔ڈیجیٹل پروڈکشن۔5۔شعبہ بیت المال 6۔شعبہ قیام وطعام 7۔شعبہ سیکورٹی

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اگست 2006 میں سلطان الفقر پبلیکیشنز کی بنیاد رکھی اس وقت سے یہ ادارہ انتہائی کامیابی سے ہر ماہ ماہنامہ سلطان الفقر شائع کر رہا ہے جس میں فقر و تصوف کے حوالے سے مضامین شائع کیے جاتے ہیں تاکہ متلاشیانِ ذاتِ الٰہی کی راہنمائی کی جا سکے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زیرنگرانی اس ادارے نے بہت سی کتب بھی شائع کیں ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے انتہائی خوبصورت تصانیف تحریر کیں ہیں جو طالبانِ مولیٰ کیلئے فقر کی راہ پر کامیابی سے چلنے کیلئے مشعل کی حیثیت رکھتی ہیں آپ نے ان کتب میں فقر کی تعلیمات کو انتہائی آسان اور واضح لفظوں میں بیان کیا ہے۔

خانقاہ کا قیام آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے چلا آ رہا ہے اور تمام سروری قادری مشائخ نے بھی اس ریت کو برقرار رکھا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کی تعلیمات و تربیت کیلئے 2009 میں خانقاہ سلسلہ سروری قادری کی بنیاد رکھی۔ یہاں پر طالبانِ مولیٰ رہتے ہیں اور خاص ظاہری و باطنی تربیت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ تمام شعبہ جات کے دفاتر بھی اسی خانقاہ میں موجود ہیں، تمام روحانی محافل اور عرس کی تقریبات بھی اسی خانقاہ میں منعقد ہوتی ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کی تعلیمات کے فروغ کیلئے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال بہت بہترین طریقے سے کیا ہے۔ فقر کی تعلیمات جواب تک سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہی تھیں یا صرف تحریری طور پر موجود تھیں آپ نے اس محدود دنیا سے نکال کر الیکٹرانک کتب (e book) الیکٹرانک میگزین (e magazine)، مشہور ویب سائٹس مثلاً وکی پیڈیا وغیرہ سوشل میڈیا مثلاً فیس بک، انسٹاگرام اور گوگل پلس وغیرہ پر لاتعداد پیجز کے ذریعے تمام دنیا تک پہنچانے کا انقلابی قدم اٹھایا ہے جو کہ راہِ فقر پر چلنے والوں کیلئے موجودہ زمانے اور آنے والے وقت میں راہنمائی کا باعث بنے گا۔

ہر سال فقر کی تبلیغ کیلئے ملک بھر میں دورے آپ مدظلہ الاقدس کا معمول ہیں آپ نے فقر کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے تاکہ جہاں کہیں بھی طالبانِ مولیٰ ہوں وہ اس راہِ فقر کو آسانی سے اپنا سکیں۔

فقر کا مرکز

قوموں کیلئے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے خدائی!

فقر کے مرکز سے مراد وہ شخصیت یا مقام ہے جہاں سے فقر کا فیض پوری دنیا میں تا قیامت جاری رہے۔ یوں تو تمام سروری قادری مشائخ اپنے اپنے زمانے میں فقر کا مرکز ہوتے ہیں لیکن ان میں

سے خاص الخاص کو ابدی و دائمی حیثیت حاصل ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسط سے یہ شان حضرت علی کرم اللہ وجہہ، ان کے بعد حضرت عبدالقادر جیلانیؓ اور سلطان باھوؒ کے حصے میں آئی۔ ذاتِ حق جب کسی فقیر کامل میں اس شان سے ظاہر ہوتی ہے کہ تا قیامت وہ مخلوق کیلئے کشش کا باعث بن جاتا ہے وہی فقر کا مرکز ہوتا ہے۔ سلطان العاشقین نے اپنے آرام و سکون کو بھلا کر دن رات کی محنت سے فقرِ محمدی کو عروج عطا کیا ہے اور اس کو اس طرح سے سنبھالا ہے جس کی مثال نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اس جدوجہد اور ظاہری باطنی کاوشوں کے بنا پر آپ مدظلہ الاقدس کی ذات کو بحیثیت فقر کا مرکز تسلیم کیا گیا ہے۔ فقر کو عام کرنے میں آپ نے جو کوششیں کیں اس کے نتیجے میں آپ مدظلہ الاقدس کی ذات میں فقر کا اس قدر بلند شان سے ظاہر ہونا اس جملے کی شرح ہے جو کہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ نے ایک بار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے فرمایا تھا ''ہم فقر کا عنوان ہیں اور آپ فقر کی تفصیل ہونگے۔''

القابات

فقر کی تبلیغ و اشاعت اور سروری قادری سلسلے کی تعلیمات کو تمام دنیا پر واضح کرنے کی وجہ سے مجلسِ محمدی سے آپ مدظلہ الاقدس کو انتہائی خوبصورت القابات سے نوازا گیا ہے جس کے آپ ہر طرح سے حقدار ہیں۔

باطنی دنیا میں تمام اولیا اللہ آپ کو محبت سے ''سلطان محمد'' کے لقب سے پکارتے ہیں ''سلطان'' کا لقب اپنے زمانے میں فقر کے بادشاہ ہونے کی علامت ہے۔ یہ تمام سروری قادری مشائخ کو ان کے سلطان باھوؒ سلسلے کی نسبت کے اظہار کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین کا لقب آپ مدظلہ الاقدس کے عشقِ حقیقی کے بنا پر مجلسِ محمدی سے ستمبر 2012 میں عطا ہوا جب آپ نے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے محل پاک کی از سرِ نو تعمیر ہر رکاوٹ کے باوجود کی۔ آپ ہر لحاظ سے سلطان العاشقین ہیں آپ نے اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیا سے عشق کی ایسی مثال قائم کی ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اس نفسا نفسی کے دور میں آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کو اتنا آسان اور کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ کوئی بھی طالب آسانی سے عشقِ الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ کی باکمال نظر طالب کا تزکیہ نفس کر کے اُسے عشقِ حقیقی کی ایسی دولت سے نوازتی ہے کہ جس کا لفظوں میں احاطہ کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ بے شک منزل کا پتہ وہی بتا سکتا ہے جس نے سفر کر کے منزل پائی ہو۔ آپ مدظلہ الاقدس نہ صرف خود عشقِ الٰہی میں ڈوب کر زندگی گزار رہے ہیں بلکہ بہت سے طالبانِ مولیٰ کو اس منزل تک پہنچا چکے ہیں اور ابھی یہ مشن جاری و ساری ہے۔

جس طرح سیّدنا غوث الاعظمؓ نے جب دین کی تجدید کی تو محی الدین کا لقب پایا اسطرح آپ مدظلہ الاقدس نے دین کو نئی حیات عطا کرنے کے بنا پر مجلسِ محمدی سے شبیہ غوث الاعظم کا لقب پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اللہ کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانے کیلئے دورِ حاضر کا ہر جدید طریقہ استعمال کیا محافل تقاریر و بیانات، سوشل میڈیا، کتب، ویب سائٹس اور اولیا کرام کی کتب کے انگریزی اور اردو میں تراجم شامل ہیں آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے کے بعد تیرہ سالوں میں فقر و تصوف کو پھیلانے کیلئے اس قدر کام کیا ہے جو پہلے کسی دور میں نہیں ہوا اور یہ کام آنے والی کئی صدیوں تک طالبانِ مولیٰ کی راہنمائی کرے گا جس طرح سیّدنا غوث الاعظمؓ نے اپنی نظرِ کرم سے ہزاروں مریدوں کو باطنی توجہ سے فیض پہنچایا اسی طرح آج کے دور میں جہاں حقیقی طالب ناپید ہیں وہاں آپ مدظلہ الاقدس نے ہزاروں کو اپنی نگاہِ کامل سے عشقِ حقیقی عطا کیا اور اعلیٰ روحانی مراتب تک پہنچایا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی وجہ سے فقر کو جو لامتناہی عروج عطا ہوا ہے اسی بنا پر آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد کریم سلطان الفقر ششم سلطان محمد اصغر علیؒ کی جانب سے آپ کو آفتابِ فقر کا لقب عطا کیا گیا آپ مدظلہ الاقدس نے فقر کو تمام عالم میں پھیلایا یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ کے

خواب کی تعبیر ہے جوانہوں نے دورانِ حمل دیکھا تھا۔ آپ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے فقر کو ہر خاص وعام کیلئے قابلِ رسائی بنایا۔

تحت الثریٰ میں آپ کا لقب ''شانِ فقر'' ہے یہ لقب آپ کو سروری قادری سلسلے کی تعلیمات اور پہچان بہترین طریقے سے لوگوں پر واضح کرنے کیوجہ سے نوازا گیا ہے۔

سلطان العاشقین کی شخصیت

کناں لفظاں نال تیری شان لکھاں
میں ربّ تے نئیں جو قرآن لکھاں

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی باکمال اور نورِ حق تعالیٰ سے مزین شخصیت کے بارے میں لکھنا ایسا ہے جیسا سورج کو چراغ دکھانا۔ آپکی بے مثال شخصیت کو لفظوں میں ڈھالنا ناممکن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شخصیت قرآن واحادیث کی مکمل عکاسی کرتی ہے آپ کا وصف تقویٰ، باطن آئینہ حق، قلب مبارک عرشِ الٰہی اور عمل صرف اللہ کے لیے ہے آپ مدظلہ الاقدس کا وجودِ مبارک اس حدیث قدسی کے عین مطابق ہے:

''میرا بندہ جب زائد نوافل کے ذریعے میرے قریب ہو جاتا ہے تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پس میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ ان سے سنتا ہے میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔'' (بخاری شریف۔ 963)

اتنی بلند شان کے حامل ہوتے ہوئے بھی عجز وانکساری آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو ہے آپ مریدوں میں گھل مل کر رہتے ہیں ان کے مسائل سنتے ہیں اور ان کی باطنی مدد فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ہر ایک سے انتہائی شفقت سے ملتے ہیں خواہ وہ انسان کسی بھی طبقے، پیشے یا مقام و مرتبے کا حامل ہو آپ کی فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو فہم وفراست اور ظاہری باطنی علم میں کمال کی قدرت حاصل ہے آپ خاموشی کو پسند فرماتے ہیں لیکن جب گفتگو فرماتے ہیں تو گویا ہر لفظ حکمت اور علم لدنی کا شاہکار ہوتا ہے۔

بلند مراتب کے باوجود آپ مدظلہ الاقدس شہرت کے خواہشمند نہیں۔ آپ کو دنیاوی جاہ وجلال سے کوئی غرض نہیں آپ ہر وقت خاموشی سے اللہ کے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس انتہائی سادہ اور نفیس طبیعت کے مالک ہیں۔ ایثار وسخاوت آپ کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ وقت کے پابند ہیں اور بے مثال منتظم اور سرپرست ہیں۔ بچوں سے بے حد شفقت برتتے ہیں اور بہت نرمی سے گفتگو فرماتے ہیں۔ جب بچے آپ کی طرف لپکتے ہیں تو آپ محبت سے ان کو گود میں اٹھا لیتے ہیں کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس قدمِ محمد پر ہیں آپ کا ہر عمل ہر ادا سیرتِ محمدیہ کا مکمل نمونہ ہے۔

باطنی کمالات کے ساتھ ساتھ آپ ظاہری حسن وجمال میں بھی مکمل اور کامل ہیں۔ جو آپ کو دیکھتا ہے نورِ حق تعالیٰ کے جلوے اسے چہرہ مبارک سے نظریں نہیں ہٹانے دیتے آپ مدظلہ الاقدس کی پیشانی مبارک روشن اور کشادہ ہے جو آپ کی بلند شان کا ثبوت ہے چہرہ مبارک سے نور کی تجلیات ہر وقت جھلکتی ہیں آپ مدظلہ الاقدس کا قد مبارک مناسب ہے لیکن آپ محفل میں سب سے دراز قد اور نمایاں نظر آتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے جسم اقدس کا ہر عضو متوازن، مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ حسنِ ازلی کا بھی مظہر ہے۔ آپ کے ہاتھ مبارک سونے کی طرح چمکدار ہیں انگلیاں نور کی ڈلیاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھیں ہر وقت شرم وحیا کی وجہ سے جھکی رہتی ہیں لیکن جب کسی طالب پر نظر کرم پڑ جاتی ہے تو وہ نورِ معرفت سے سیر ہو جاتا ہے اور اس کے قلب کی حالت بدل جاتی ہے۔

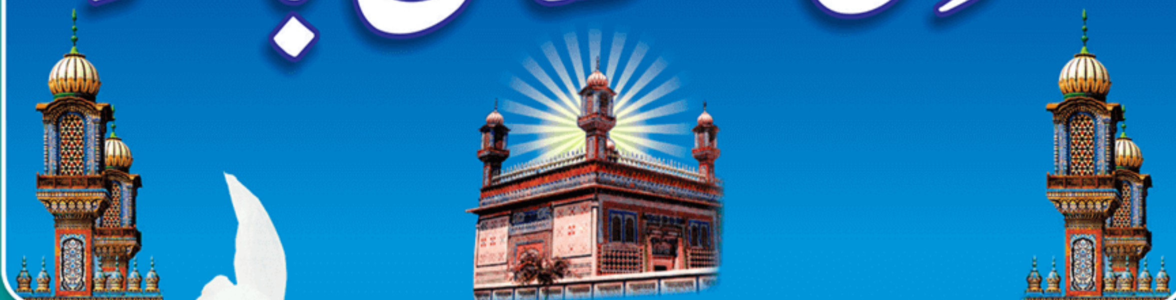
اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے نقشِ قدم پر چلنے اور حق کو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Regd. CPL # 53

Mahnama-Sultan-ul-Faqr Lahore
www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com
www.tehreek-dawat-e-faqr.com www.sultan-ul-faqr.com www.sultan-ul-faqr.tv

عرسِ سلطان باھُوؒ





سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی

عرس سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ



پروگرام

25 فروری

بروز اتوار 2018

وقت پروگرام

صبح 10:30 بجے

زیرِ صدارت

سلطان العاشقین

حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

بمقام خانقاہ سلسلہ سروری قادری ''سُلطانُ الفقر ہاؤس''

4-5/A، ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور

فون نمبر: +92-42-35436600 +92-322-4722766

زیرِ اہتمام شعبہ نشر و اشاعت تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) (پاکستان)

''سُلطانُ الفقر ہاؤس''
4-5/A، ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن
وحدت روڈ لاہور